گلدستہ احادیث



ادارہ مجددیہ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۵۹/۷)

(اور رسول جو کچھ تم کو دے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو)

گلدستۂ احادیث

یعنی

۳۴۰

تین سو چالیس احادیثِ شریفہ کا مجموعہ

جو پانچ ابواب پر مشتمل ہے: (۱) توحید (۲) رسالت
(۳) ارشاداتِ نبویؐ (۴) عبادات (۵) آخرت

مرتبہ

محمد اعلیٰ

ادارۂ مجددیہ

۲/۵ - ایچ۔ ناظم آباد ۳ نمبر کراچی

Marfat.com

نام کتاب — گلدستۂ احادیث

تعداد — ایک ہزار

مطبع

ماہ اگست سنہ ۲۰۰۱ء

ہدیہ — پچاس روپے

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مجدد۔ ۲/۵۔ ایچ۔ ناظم آباد ۳۔ کراچی

۲۔ زوار اکیڈمی پبلی کیشنز۔ الفضل ۱۔ اے/۴۷، ۱۷۔ ناظم آباد ۴۔ کراچی

۳۔

Marfat.com

فہرستِ مضامین

مقدمہ ۷

توحید ۱۱

اللہ تعالیٰ کی شانِ توحید ۱۴

نیت

اسماء الحسنیٰ ۱۲

شانِ توحید ۱۵

اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت ۱۶

اللہ تعالیٰ کی نیک بندوں پر شفقت ۱۸

قرآن کریم کی عظمت و فضیلت ۱۹

ذکر اللہ کی عظمت و برکت ۲۲

رسالت ۲۴

رسول اللہ کی شانِ رسالت

شمائلِ نبوی

دعائے خلیلؑ و نویدِ مسیحاؑ ۲۵

ولادتِ باسعادت

شجرہ شریف

اسماءِ مقدسہ ۲۶

حلیۂ مبارک ۲۸

مُہرِ نبوت ۳۱

بالوں میں کنگھی کرنا ۳۱

سرمہ لگانا۔ لباس

ہر کام میں داہنی طرف کا

اہتمام ۳۳

نعلین

انگشتری

کھانے پینے کا طریقہ ۳۴

پیالہ ۳۵

تلوار ۳۶

آرہ

خود

گفتگو ۳۷

تبسم۔ مذاق

اخلاق و عادات ۳۸

فقر پسندی ۳۹

بستر

نماز ۴۰

تلاوتِ قرآن ۴۲

روزہ

وصال ۴۳

خمر شریف ۴۴

خواب میں زیارت

جنت کا باغیچہ

زیارتِ روضۂ مطہرہ

تین مساجد کی فضیلت

ایک اہم مکتوب بطور تعزیت ۴۵

رسول اللہ پر درود و سلام ۴۷

خصوصی دعائیں ۴۸

رسول اللہ کے فضائل ۵۱

رسول اللہ دورۂ نبوت شروع کرنے اور ختم کرنے پر مامور تھے۔

رسول اللہ کی محبت ۵۲

انبیاء علیہم السلام کی بعض خصوصیات

رسول اللہ کے معجزات ۵۳

وحی

آواز کا کرشمہ

انگشتانِ مبارک سے پانی جاری ہونا

پہاڑ کا مطیع ہونا ۵۴

بت شکنی

Marfat.com

عنوان	صفحہ
ارشاداتِ نبویؐ	۵۵
اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنا	〃
اللہ تعالیٰ کی ذات میں کھوج کرنے کی ممانعت	۵۶
اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلنا	۵۶
اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی	۵۶
احادیثِ شریفہ کی تشریح و اشاعت	۵۷
آسان حساب کیلئے دعا	۵۸
ایمانِ کامل	〃
ایمان اور تقویٰ	۵۹
افضل ایمان	〃
ایمان کا پرانا ہونا	〃
اطمینان و وقار	۶۰
امانت اور وفاءِ عہد	〃
امت کیلئے جہاد کیا	〃
ب	
تجارت میں صدق	۶۱
تصاویر	〃
تعریف کرنے میں احتیاط	〃
تعریف کرنے والے کے منہ پر خاک	۶۲
تقریر کو صرف دعا پر ختم کرنا	۶۲
تقویٰ	〃
پ	
پانچ نصیحتیں	۶۳
پراگندہ لوگ	〃
ج	
جہاد۔ جھوٹ بولنا	۶۴
چھ باتوں پر جنت کا وعدہ	〃
حاکم کی اطاعت	۶۵
حج کی نیت	〃
حسد کی برائی	۶۶
حلال روزی کی تاکید	〃
خاموشی	۶۷
خوفِ خدا اور فکرِ آخرت	۶۷
خفیہ عمل کے اثرات	〃
خوش اخلاقی	۶۸
د-ذ	
دنیا کی مذمت	〃
دنیا سے تعلق	۶۹
دنیا کی حقیقت۔ دنیا اور آخرت	〃
دنیا کی محبت	۷۰
ذکر اللہ کی فضیلت	۷۰
رزق	〃
رسول اللہ ﷺ کی خوشبو	۷۱
روزہ دار کی خوشبو	〃
راضی برضا	〃
زہد۔ زہدِ نبویؐ	۷۲
زہد کی فضیلت	〃
س-ش	
سات تباہ کن گناہ	〃
سجدہ کی اہمیت	۷۳
سخت کلامی اور بدمزاجی	〃
سلام کرنے کی فضیلت	〃
سوال کرنے کی ممانعت	〃
سود کی خباثت	۷۴
شبِ قدر	〃
شراب	۷۵
شرم و حیا	〃
صبر و شکر	〃
ع-غ	
عافیت ایک بڑی نعمت ہے	۷۶
عالم بالا کا نظارہ	〃

Marfat.com

مضمون	صفحہ
غصہ کرنے کی برائی	۷۷
غیبت اور بہتان	۷۸
ف - ق	
فتنوں کا ظہور	〃
فراست و دانائی	۷۹
فرصت ضائع کرنے کا گناہ	〃
قضا و قدر	〃
م	
مال و دولت	۸۰
مالی معاملات کی نزاکت	〃
متانت و سنجیدگی	۸۱
محسنوں کا شکریہ	〃
مردوں کو رونا اور عورتوں کو مرد انہ	〃
لباس و ہیئت کی ممانعت	〃
مریض پر دم کرنے کی دعا	۸۲
مسلمانوں کو ستانے کا نتیجہ	〃
مدینہ	〃
منافقانہ اعمال	۸۳
ن - و - ہ	
نجات کا دارومدار	〃
نصیحتیں اور وصیتیں	〃
دسوسے	۷۷
ہدیہ	۷۸
عبادات	۸۸
حدیث جبرئیلؑ	۸۹
اسلام - ایمان - احسان	۹۱
ارکانِ اسلام	۹۳
مسلم اور مومن کی تعریف	۹۴
اسلام کی خوبی	〃
ایمان کی ستر شاخیں	〃
ایمان میں سب سے مضبوط عمل	۹۵
طہارت	۹۶
طہارت جزوِ ایمان ہے	〃
قضائے حاجت	〃
وضو و مسواک	۹۷
غسل	۹۸
تیمم	۹۹
اذان	۱۰۰
مسجد میں داخل ہونے اور	〃
باہر آنے کی دعا	۱۰۰
مساجد کی تعمیر اور صفائی کا حکم	〃
مساجد کو شاندار بنانے کی	۸۶
حماقت	۸۷
صلوٰۃ - اوقاتِ نماز	۱۰۱
نماز ترک کرنے کا گناہ	۱۰۲
نماز کی ادائیگی پر وعدۂ مغفرت	〃
قضا نماز کا کفارہ	〃
تحیۃ المسجد	۱۰۳
جماعت کی اہمیت	〃
نماز باجماعت کی فضیلت	〃
مؤکدہ نمازیں	〃
فجر کی سنت	۱۰۴
نمازِ وتر	〃
جمعہ کے دن کی فضیلت	۱۰۵
عیدین کی نماز	۱۰۵
نمازِ تہجد کی فضیلت	〃
صلوٰۃ التسبیح	۱۰۶
صوم - فضائلِ روزہ	۱۰۸
شبِ قدر کی دعا	۱۰۹
اعتکاف	〃
شوال کے چھ روزے	〃
زکوٰۃ و صدقات	۱۱۰

Marfat.com

مضمون	صفحہ
مال پر زکوٰۃ	۱۱۰
زیورات پر زکوٰۃ	〃
پیشگی زکوٰۃ دیسکتے ہیں	〃
مالدار کے لئے زکوٰۃ جائز نہیں	۱۱۱
زکوٰۃ وصدقات سادات کے لئے جائز نہیں	۱۱۱
اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔	〃
اعزہ پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے	〃
حج	
حج کی فضیلت	۱۱۲
حج کرنے کی تاکید	〃
حج کرنے پر عید	〃
میواقیت	۱۱۳
احرام کا لباس	〃
تلبیۂ احرام	۱۱۴
حج کرنے کی تفصیل	۱۱۵
توبہ واستغفار	۱۱۶
حقوق العباد	۱۱۷
والدین کے حقوق	〃
والدین کے انتقال کے بعد اُن کی خدمت	〃
شوہر کا حق	۱۱۸
پڑوسی کا حق	〃
یتیم کی سرپرستی	〃
مسلمان پر مسلمان کا حق	۱۱۹
محتاجوں کی خدمت	〃
آخرت	۱۲۰
علامات قیامت	〃
اسلام کا نظام ہی تمام	〃
مسلمانوں کی پستی اور گمراہ فرقوں کی یلغار	۱۲۱
یہود ونصاریٰ کی پیروی	۱۲۲
قیامت کی دس نشانیاں	۱۲۴
دجال	〃
حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۱۲۶
یاجوج ماجوج	〃
حضرت عیسیٰؑ کی تشریف	۱۲۸
حضرت عیسیٰؑ کی شادی اور اولاد	〃
حضرت عیسیٰؑ کی قبر مبارک	〃
عالم برزخ	۱۲۹
قیامت	۱۳۱
جنت	۱۳۳
شفاعت	۱۳۵
مرنے کے بعد شرمندگی	۱۳۸
جنت میں حق تعالیٰ کی دائمی رضا	۱۳۹
جنت میں دیدارِ الٰہی	۱۴۰
حوضِ کوثر	۱۴۲
دوزخ	۱۴۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وبارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔ اما بعد حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کا بے حد و بے انتہا شکر و احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو پیشِ نظر رسالہ "گلدستہ احادیث" شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

رسالہ "فیوض القرآن" کی اشاعت کے بعد عاجز کا ارادہ تھا کہ اب قرآن کریم اور اس کے ترجمے و تفاسیر کو اپنا محبوب مشغلہ بنالے، چنانچہ کئی ماہ اسی شغل میں گذر گئے لیکن واللہ غالبٌ علیٰ امرہٖ (۲۱/۱۲) اور اللہ تعالیٰ اپنے کام پر غالب ہے) کے تحت ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۹ اگست ۱۹۹۹ء بروز اتوار کی صبح جونہی یہ عاجز خواب سے بیدار ہوا تو کمرہ خوشبو سے معطر پایا، عاجز حیران رہ گیا کہ یہ خوشبو کیسی ہے اور کہاں سے آرہی ہے لیکن کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ آخر نمازِ فجر کے بعد قرآن کریم کی تلاوت سے فارغ ہو کر حسبِ معمول حضرت مولانا محمد ادریس انصاری کی مرتبہ کتاب "جواہر الحدیث" کے مطالعہ میں مشغول ہو گیا۔ اسی دوران بعض احادیث شریفہ اسقدر دلچسپ معلوم ہوئیں کہ ان کو بے اختیار نوٹ کر لیا، پھر کیا تھا بغیر سوچے سمجھے نقل کرنے کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ اسی دوران خیال آیا کہ اس کام کے لئے استخارہ کر لینا مناسب ہے لیکن ساتھ ہی یہ جملہ ذہن میں آ گیا کہ "در کارِ خیر حاجت استخارہ نیست" اور کام جاری رکھنے پر مجبور ہو گیا اور تکمیل کا فیصلہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ پر چھوڑ دیا کہ جیسا اس کو منظور ہو گا ہوتا رہے گا۔

وما توفیقی الا باللہ

Marfat.com

حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے کے بعد جس طرح اس کی ظاہری اور جسمانی تربیت کا انتظام فرمایا اسی طرح اس کی باطنی اصلاح اور روحانی تربیت کا بھی انتظام فرمادیا اور اس کے لئے حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا سلسلہ جاری کردیا، چنانچہ انھوں نے اپنے اپنے دور میں اپنی قوم کو شرعی احکام کے ساتھ ساتھ اخلاق وآداب وغیرہ کی تعلیم بھی دی اور بُرے اعمال کے نتائج سے بھی متنبہ کیا اور یہ سلسلہ ایک طویل عرصہ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے خاتم الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل اور جامع شریعت عطا فرماکر کافۃ للناس (تمام انسانوں) کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا، چنانچہ آپؐ نے شرعی احکام ومسائل اور اخلاق وآداب کے جملہ قوانین پر خود بھی عمل پیرا ہوکر ان کے فوائد وثمرات کو نہایت تفصیل سے بیان فرمایا اور بُرے اعمال سے بچنے کی ہدایت فرمائی اور ان کی جزا وسزا اور عذاب آخرت سے آگاہ فرمایا جو قرآن کریم اور احادیث شریفہ کی کتابوں میں نہایت شرح وبسط کے ساتھ مذکور ہیں اور زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں چھوڑا جس کی تفصیل موجود نہ ہو۔

احادیث شریفہ کی فضیلت واہمیت کے سلسلہ میں دو بزرگوں کے اقتباسات ملاحظہ ہوں

(۱) مولانا مناظر احسن گیلانی رحمہ اللہ کی تالیف "تدوینِ حدیث" میں "علمِ حدیث" کے متعلق سید العلما حضرت سید سلیمان ندوی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"علم القرآن اگر اسلامی علوم میں دل کی حیثیت رکھتا ہے تو علمِ حدیث شہ رگ کی، یہ شہ رگ اسلامی علوم کے تمام اعضا وجوارح تک خون پہنچا کر ہر آن اُن کے لئے تازہ زندگی کا سامان پہنچاتا رہتا ہے حتیٰ کہ آیاتِ شریفہ کا شانِ نزول اور ان کی تفسیر، احکامِ قرآن کی تشریح وتعیین، اجمال کی تفصیل، عموم کی تخصیص، مبہم کی تعیین سب علمِ حدیث کے ذریعے حاصل ہوتی ہیں۔ اسی طرح حاملِ قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور حیاتِ طیبہ اور اخلاق وعاداتِ مبارکہ اور آپؐ کے اقوال واعمال اور آپؐ کے سنن ومستحبات اور احکام وارشادات اسی علمِ حدیث کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں۔ اسی طرح خود اسلام کی تاریخ، صحابہ کرامؓ کے احوال اور ان کے اعمال واقوال اور اجتہادات واستنباطات کا خزانہ بھی اسی کے ذریعے

Marfat.com

ہم تک پہنچا ہے اسی بنا پر اگر یہ کہا جائے تو صحیح ہوگا کہ اسلام کے عملی پیکر کا صحیح مرقع اسی علم حدیث کی بدولت حسلمانوں میں ہمیشہ کے لئے موجود و قائم ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک قائم رہے گا۔" (ختم)

(۳) نیز حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب اپنی کتاب "معارف الحدیث" جلد اول ص ۱۶۵ کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں: "بعض ائمہ اور علماء محققین نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عموماً قرآن مجید سے ماخوذ و مستنبط ہوتے ہیں اور آپ کے ہر ارشاد کا مرجع و ماخذ قرآن کریم میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ ائمہ سلف میں سے حضرت سعید بن جبیرؒ اور حضرت امام شافعیؒ سے بھی یہ رائے نقل کی گئی۔ اور ہمارے علمائے متاخرین میں سے حضرت شاہ ولی اللہؒ نے بھی "خیر کثیر" میں بھی یہی رائے ظاہر فرمائی ہے، بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے اس طرح پر غور کیا تو "کتاب الصلوۃ" کی تمام احادیث کا مرجع اور ماخذ قرآن مجید میں مجھے مل گیا (لیکن یہ کام کتابی صورت میں نہ آ سکا)۔"

پیش نظر رسالہ "گلدستہ احادیث" اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے ایمانی تعلق کو تازہ اور مضبوط کرنے کے لئے اور آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کے لئے مطالعہ کیا جائے تو سبحان اللہ بیز مطالعے کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت کا دل و دماغ میں بہت زیادہ خیال رکھتے ہوئے آپ کی احادیث شریفہ کو نہایت ادب و احترام اور غور و فکر کے ساتھ پڑھا اور سنا جائے گویا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارکہ میں حاضر ہیں اور آپ ہدایت و ارشاد فرما رہے ہیں اور ہم سن رہے ہیں۔ اگر ان باتوں کا اپنے دل و دماغ میں تصور قائم کر لیا گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ قلب و روح کو اس مجلس مبارکہ کے انوار و برکات سے خیال و تصور کے مطابق ضرور فائدہ حاصل ہوگا۔ لہٰذا ہم کو چاہیے کہ قرآن کریم اور احادیث شریفہ کو اپنا محبوب ترین مشغلہ بنا لیں اور تمام برائیوں سے پاک و صاف رہیں تاکہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کے نیک بندوں میں شامل ہو سکیں۔

رسالہ ہذا کی تیاری میں "شمائل ترمذی" از شیخ الحدیث مولانا زکریا علیہ الرحمہ "ترجمان السنۃ"

Marfat.com

از حضرت مولانا سید محمد یونس عالم میرٹھی مہاجر مدنیؒ اور مولانا محمد منظور نعمانیؒ کی "معارف الحدیث" اور مولانا محمد ادریس انصاریؒ کی "جواہر الحدیث" نیز بخاری شریف وغیرہ سے استفادہ کرکے پیش نظر رسالہ "گلدستہ احادیث" مرتب کیا گیا ہے۔ عاجز کو اپنی بے علمی کی بنا پر یقین ہے کہ پیش نظر رسالہ میں بہت سی غلطیاں ہوئی ہوں گی لیکن کیا کروں کہ کسی جستجو کاوش کے بغیر قدرتی طور پر ایسے اسباب مہیا ہوتے رہے کہ کام تکمیل کو پہنچ گیا۔ الحمد للہ۔ وبنعمتہ

کہاں میں اور کہاں یہ نکہتِ گل مرے مولا یہ سب تیری مہربانی ہے

رسالہ ہذا میں جتنی غلطیاں ہوئی ہیں عاجز ان پر حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے حضور میں معافی کا خواستگار ہے اگر حق سبحانہٗ وتعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے عاجز کی غلطیوں کو درگذر فرما کر اس سعی کو قبول فرمالے تو یہ اس کا کرم بالائے کرم ہوگا۔ نیز قارئین کرام کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ جو غلطی یا ناقابلِ اصلاح جزئیات نظر آئے اس کی نشاندہی فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ نیز عاجز ان سب حضرات کا بھی ممنون ہے جنھوں نے پیش نظر رسالہ کی تیاری میں کتابیں عنایت فرمائیں اور بہترین مشوروں سے نوازا نیز تصحیح وغیرہ میں مدد فرمائی۔ عاجز ان سب کے لئے دعاگو ہے کہ حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ ان سب کو دونوں جہان میں بیش از بیش نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

عاجز اپنی سعادت اسی میں سمجھتا ہے کہ پیش نظر رسالہ کے حقوق سے دست بردار ہو جائے لہٰذا جو صاحب اس کو شائع کرنا چاہیں وہ بخوشی شائع کر سکتے ہیں۔

سبحٰن ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

طالبِ دعا

احقر محمد اعلیٰ عفی عنہ

جمعہ ۲۹ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۲ جون ۲۰۰۱ء

Marfat.com

توحید

اللہ تعالیٰ کی شانِ توحید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (الصف ۱/۶۱) جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہے ہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔"

یہ عاجز اللہ تبارک وتعالیٰ کا جسقدر بھی شکر ادا کرے کم ہے کہ اُس نے ہم کو محض اپنے فضل وکرم سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں پیدا کیا اور اس عاجز کو اسوۂ حسنہ کا انتخاب "گلدستۂ احادیث" مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ

کتبِ احادیث میں سب سے بلند درجہ بخاری شریف کو حاصل ہے "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کا شرف بھی بخاری شریف ہی کے متعلق مشہور ہے لہٰذا عاجز نے اپنی سعادت اسی میں سمجھی کہ حضرت امام بخاریؒ کی تقلید میں اور اُن کی برکات حاصل کرنے کی غرض سے اسی حدیث شریف سے بسم اللہ کروں جس سے امام بخاریؒ نے بسم اللہ کی ہے۔ سو ہو ہذا۔

(۱) تیت | حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔ (رواہ البخاری و مسلم) ۔ **سب (انسانی) اعمال کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق (جزا و سزا) ملے گی۔ پس جس کسی نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی نیت کی تو اس کی ہجرت درحقیقت اللہ تعالیٰ اور رسول ہی کی طرف ہوئی، اور جو کوئی کسی دنیاوی غرض کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے مہاجر بنا تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور رسول کے لئے نہ ہوگی بلکہ جس غرض اور نیت سے اُس نے ہجرت کی ہے (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) اسی کی طرف اس کی ہجرت سمجھی جائے گی۔" (معارف الحدیث ج ۱ ص ۵۱)**

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰى

(۲) اسماءُ الحُسنیٰ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (۷/۱۸۰) "اور اللہ تعالیٰ کے سب نام اچھے ہیں لہٰذا انہی ناموں سے اس کو پکارا کرو"۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے اسماءِ مقدسہ میں صرف "اللہ" اسم ذات ہے اور اسم اعظم بھی، اور یہ مقدس اسم قرآن کریم میں تقریباً ۲۶۹۷ جگہ آیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَّنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ (رواہ الشیخان والترمذی) بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ نام ہیں جو ان کو یاد کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا اللہ تعالیٰ یکتا ہے اور وہ طاق عدد کو پسند کرتا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (۵۹/۲۳) وہ اللہ ہی ہے جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

۱۔ الرَّحْمٰنُ (بے حد مہربان، بکثرت جگہ		۶۔ اَلْمُؤْمِنُ (امان دینے والا) ۵۹/۲۳	۷ جگہ
۲۔ الرَّحِيْمُ (نہایت رحم والا)	〃	۷۔ اَلْمُهَيْمِنُ (نگہبان)	〃 〃
۳۔ اَلْمَلِكُ (حقیقی بادشاہ) ۲/۲۴۶	۱۲ جگہ	۸۔ اَلْعَزِيْزُ (غالب بدرجہ) ۲۳/۱۰۲	۱۰ جگہ
۴۔ اَلْقُدُّوْسُ (نہایت پاکیزہ) ۵۹/۲۳، ۶۲/۱		۹۔ اَلْجَبَّارُ (سب سے زیادہ طاقتور) ۵۹/۲۳	۸ جگہ
۵۔ اَلسَّلَامُ (ہر نقص سے سلامتی والا) ۵/۱۶	تقریباً ۴۰ جگہ	۱۰۔ اَلْمُتَكَبِّرُ (بڑائی اور عظمت والا)	〃 ۳ جگہ
		۱۱۔ اَلْخَالِقُ (ہر چیز پیدا کرنے والا) ۵۹/۲۴	۸ جگہ

Marfat.com

۱۲- البارئ (پیدا کرنے والا) ۲۴/۵۹

۱۳- المصوّر (صورت بنانے والا) ۲۴/۵۹

۱۴- الغفّار (بہت بخشنے والا) ۸۲/۳۰ بکثرت

۱۵- القہّار (زبردست غلبے والا) ۳۹/۱۲ ۶ جگہ

۱۶- الوہّاب (بہت دینے والا) ۸/۳ ۳ جگہ

۱۷- الرزّاق (رزق دینے والا) ۵۸/۵۱

۱۸- الفتّاح (کھولنے والا) ۳۷/۳۴

۱۹- العلیم (بہت علم والا) ۲۹/۲ ۱۵۰ جگہ

۲۰- القابض (تنگی کرنے والا)

۲۱- الباسط (فراخ کرنے والا) ۱۴۲/۱۳ ۳ جگہ

۲۲- الخافض (پست کرنے والا) ۳/۵۶

۲۳- الرافع (بلند کرنے والا) ۳/۵۶۲

۲۴- المعزّ (عزت دینے والا)

۲۵- المذلّ (ذلت دینے والا)

۲۶- السمیع (سننے والا) ۱۲۷/۲ ۴۵ جگہ

۲۷- البصیر (دیکھنے والا) ۹۶/۱۲ ۵۰ جگہ

۲۸- الحکم (فیصلہ کرنے والا، حاکم مطلق)۔

۲۹- العدل (انصاف کرنے والا) ۹۵/۵ ۱۰۰ جگہ

۳۰- اللطیف (لطف و مہربانی کرنے والا) ۱۰۳/۶ ۱۰۷ جگہ

۳۱- الخبیر (باخبر، دانا) ۳۴۳/۲ ۴۰ جگہ

۳۲- الحلیم (بردبار، تحمل والا) ۵۷/۱۱ ۸ جگہ

۳۳- العظیم (عظمت والا) ۲۵۶/۲ ۴۰ جگہ

۳۴- الغفور (بہت بخشنے والا) ۱۷۳/۲ ۱۰۰ جگہ

۳۵- الشکور (بڑا قدردان) ۳/۱۲ ۱۳ جگہ

۳۶- العلیّ (بلند مرتبے والا) ۲۵۵/۲ ۱۰ جگہ

۳۷- الکبیر (بڑی شان والا) ۲۱۷/۲ ۳۰ جگہ

۳۸- الحفیظ (حفاظت کرنے والا) ۱۰۲/۲ ۱۰ جگہ

۳۹- المقیت (روزی دینے والا) ۸۵/۴

۴۰- الحسیب (حساب لینے والا) ۶/۴ ۳ جگہ

۴۱- الجلیل (بزرگی والا)

۴۲- الکریم (کرم کرنے والا) ۴/۲ ۲۵ جگہ

۴۳- الرقیب (نگہبان) ۱۷۵/۵ ۵ جگہ

۴۴- المجیب (قبول کرنے والا) ۶/۱۱

۴۵- الواسع (بڑی وسعت والا) ۱۱۵/۲ ۸ جگہ

۴۶- الحکیم (حکمت والا) ۳۲/۲ ۹۰ جگہ

۴۷- الودود (بڑی محبت والا) ۹۰/۱۱ ۲ جگہ

۴۸- المجید (بڑی شان والا) ۷۳/۱۱ ۳ جگہ

۴۹- الباعث (اٹھانے والا)

۵۰- الشہید (گواہ) ۱۴۷/۲ ۳۰ جگہ

۵۱- الحق (برحق ہونا۔ سچ ہونا) ۴۲/۲ ۲۰۰ جگہ

۵۲- الوکیل (بہتر بنانے کا ذمہ لینے والا) ۷۳/۲ بکثرت جگہ

۵۳- القوی (بہت طاقتور) ۷۲/۲ "

۵۴- المتین (مضبوط، قوی) ۱۸۳/۲ ۳ جگہ

۵۵- الولی (دوست، مددگار) ۱۹۱/۲

۵۶- الحمید (مستحق تعریف) ۱۲۱/۴ ۱۵ جگہ

۵۷- المحصی (ہر چیز کا شمار کرنے والا)۔

Marfat.com

۵۸- اَلْمُبْدِئُ (عدم سے وجود میں لانے والا)

۵۹- اَلْمُعِیْدُ (معدوم کو پھر موجود کرنے والا)

۶۰- اَلْمُحْیِیْ (زندہ کرنے والا) ۵/۳۰

۶۱- اَلْمُمِیْتُ (مارنے والا)

۶۲- اَلْحَیُّ (ہمیشہ زندہ) ۲۷/۳ ۲۰ جگہ

۶۳- اَلْقَیُّوْمُ (مخلوق کو تھامنے والا) ۲۵۵/۲ ۳ جگہ

۶۴- اَلْوَاجِدُ (پانے والا)

۶۵- اَلْمَاجِدُ (بزرگی اور بڑائی)

۶۶- اَلْوَاحِدُ (اکیلا) ۱۳۳/۲ بکثرت

۶۷- اَلْاَحَدُ (یگانہ) ۱/۱۱۲ ۵ جگہ

۶۸- اَلصَّمَدُ (بے نظیر بے پروا) ۲/۱۱۲

۶۹- اَلْقَادِرُ (قدرت والا) ۲۷/۶ ۷ جگہ

۷۰- اَلْمُقْتَدِرُ (ہر طرح کی قدرت والا) ۴۲/۵۴ ۳ جگہ

۷۱- اَلْمُقَدِّمُ (آگے بڑھانے والا)

۷۲- اَلْمُؤَخِّرُ (پیچھے ہٹانے والا)

۷۳- اَلْاَوَّلُ (سب سے پہلا) ۱۹/۴ ۲۰ جگہ

۷۴- اَلْاٰخِرُ (سب سے آخر) ۳/۵۷ ۵ جگہ

۷۵- اَلظَّاهِرُ (سب پر عیاں) ۳/۵۷ ۵ جگہ

۷۶- اَلْبَاطِنُ (سب سے پوشیدہ) ۳/۵۷ ۳ جگہ

۷۷- اَلْوَالِیْ (دوست، حاکم)

۷۸- اَلْمُتَعَالِیْ (مخلوق کی صفات سے بہت بلند) ۹/۱۳

۷۹- اَلْبَرُّ (احسان کرنے والا) ۱۸۹/۲ ۷ جگہ

۸۰- اَلتَّوَّابُ (توبہ قبول کرنے والا) ۳۷/۲ ۱۰ جگہ

۸۱- اَلْمُنْتَقِمُ (انتقام (بدلہ) لینے والا) ۳۲/۳۰

۸۲- اَلرَّءُوْفُ (بہت مہربان) ۵ جگہ

۸۳- اَلرَّءُوْفُ (بڑی محبت والا) ۱۰ جگہ

۸۴- مَالِكُ الْمُلْكِ (تمام مالک کا مالک) ۲۶/۳

۸۵- ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (عظمت و جلال اور انعام و اکرام والا) ۲۷/۵۵

۸۶- اَلْمُقْسِطُ (بڑا انصاف والا) ۴۳/۵ ۳ جگہ

۸۷- اَلْجَامِعُ (سب کو جمع کرنے والا) ۹/۳ ۳ جگہ

۸۸- اَلْغَنِیُّ (سب سے بے نیاز) ۲۶۳/۲ ۱۵ جگہ

۸۹- اَلْمُغْنِیُ (بے نیاز کرنے والا)

۹۰- اَلْمَانِعُ (برے کاموں سے منع کرنے والا)

۹۱- اَلضَّآرُّ (ضرر اور نقصان پہنچانے پر قادر) ۱/۵۸

۹۲- اَلنَّافِعُ (نفع پہنچانے والا)

۹۳- اَلنُّوْرُ (روشنی والا، سراپا نور علی نور) بکثرت

۹۴- اَلْهَادِیْ (ہدایت و رہنمائی کرنے والا) ۱۱۶/۱۱ ۱۲ جگہ

۹۵- اَلْبَدِیْعُ (نمونے کے بغیر ایجاد کرنے والا) ۱۱۷/۲ ۱۰۱/۶

۹۶- اَلْبَاقِیْ (ہمیشہ رہنے والا)

۹۷- اَلْوَارِثُ (ہر شے کا وارث) ۲۳۳/۲

۹۸- اَلرَّشِیْدُ (ٹھیک راہ بتانے والا) ۷۸/۱۱ ۳ جگہ

۹۹- اَلصَّبُوْرُ (صبر و تحمل والا)

(اس حدیث کو ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے ترجمان السنہ ۱۴۷)

(نیز عمدۃ الفقہ جلد ۱: اول ص ۱۶ کتاب الایمان)

Marfat.com

(۳) حضرت ابوذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اِنِّی اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيْهَا مَوْضَعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ لَوْ عَلِمْتُمْ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ عَلَى الصُّعُدَاتِ تَجْئَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى۔ قَالَ اَبُوْذَرٍّ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ شَجَرَةٌ تُعْضَدُ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)۔ میں وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چرچرا رہا ہے اور اس کو ایسا ہی کرنا چاہیے کیونکہ اس میں چار انگشت کے برابر بھی کوئی جگہ خالی نہیں جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو بہت رویا کرتے اور کم ہنستے، اور اپنے بستروں پر بیبیوں سے لطف اندوز نہ ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف جنگلوں میں شور مچاتے ہوئے نکل جاتے ابوذرؓ فرماتے ہیں: اے کاش میں ایک درخت ہوتا (جو چرنے سے) کاٹ دیا جاتا (کہ حساب کا خطرہ نہ رہتا)۔ (از ترجمان السنہ ج ۲ ص ۲۳۰)

(۴) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهٗ يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهٗ النَّارُ لَوْ كَشَفَهَا لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ كُلَّ شَیْءٍ اَدْرَكَهٗ بَصَرُهٗ ثُمَّ قَرَأَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (اتمن ج ۲ ص ۲۰ رواہ احمد و مسلم وابن ماجہ) اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے اور نہ سونا اس کی شان کے مناسب ہے میزان عمل کو نیچے کرتا ہے اور بلند کرتا ہے، اس کے اور مخلوق کے درمیان نور کا حجاب ہے اگر وہ یہ حجاب اٹھا دے تو اس کی ذات کے انوار جہاں تک نظر جائے سب کو جلا کر خاک کر دیں۔ اس کی تائید میں حضرت ابوعبیدہؓ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) جب موسیٰ آگ کے نزدیک پہنچے تو ندا آئی، آگ میں جو تجلی ہے وہ مبارک اور جو ہستیاں اس کے اردگرد ہیں وہ مبارک اور پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات جو سب جہانوں کا رب ہے۔" (ترجمان السنہ ج ۲ ص ۲۰۶)۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت

(۵) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ (بخاری شریف پ۳۰ ص۱۲۷۳ حدیث ۲۲۷۴) ۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کرلی لوح میں یہ لکھدیا کہ "میری رحمت میرے غضب سے بڑھی ہوئی ہے"۔ یہ تحریر اس کے سامنے عرش پر موجود ہے"۔ چنانچہ سورۂ انعام پ۷ ع۱۲ میں ہے كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ : اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنے اوپر رحمت واجب کرلی۔ نیز پ۶ ع۵ ، پ۷ ع۱۰ ، پ۱۱ ع۱۳ (وغیرہ) پ۹ ع۱۵ ، پ۱۰ ع۷ ۔

(۶) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا :۔ يَقُوْلُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ جُزْءًا وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيْبَهٗ (بخاری شریف پ۲۷ ص۹۳۸ ۹۹) "اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے اس میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے اور ایک حصہ کو زمین میں نازل کیا مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے وہ اسی ایک حصے کے سبب سے ہے یہاں تک کہ گھوڑا جو تکلیف پہنچنے کے خوف سے اپنے بچے کے اوپر سے اپنے کُر اٹھا لیتا ہے"۔ (اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان ننانو ۹۹ حصوں کو رحمت کے اس ایک حصے سے پورا کرکے (پوری سو رحمتوں سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔ (ترجمان السنہ ج۵ ص۳۷)

(۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے ایک حدیثِ قدسی میں فرمایا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا

وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ (رواہ البخاری) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی میری طرف سے اس کے لئے اعلانِ جنگ ہے میرا بندہ کسی اور عمل سے جو مجھے پسند ہو میرا قرب اتنا حاصل نہیں کرتا جتنا کہ اس عمل سے جو میں نے اس پر فرض کیا ہے (یعنی) میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ کام کرتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے کوئی سوال کرے گا تو میں اس کو عطا کروں گا اور اگر وہ میری پناہ میں آنا چاہے گا تو میں اس کو اپنی پناہ میں لے لوں گا اور مجھے کسی کام کرنے میں جو مجھے کرنا ہے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مؤمن کی روح قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے اس لئے کہ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور مجھے اس کا دلگیر ہونا گوارا نہیں ہوتا لیکن موت اس کے لئے ناگزیر ہوتی ہے۔" (ترجمان السنہ ج ۴ ص ۱۴۱)

(۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِي مَشْيًا أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً: کہ جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک گز قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ایک گز قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک باع (دونوں ہاتھوں کا پھیلاؤ) قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔" (بخاری شریف پ ۳۰ ب ۱۲۸ حدیث ۲۳۸۳)

(۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي: میں اپنے بندے کے اس گمان کے نزدیک ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔ (بخاری شریف پ ۳۰ ب ۱۲۶ حدیث ۲۳۵۲)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی نیک بندوں پر شفقت

(۱۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز تیار کر رکھی ہے جس کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سُنا اور نہ ہی کسی شخص کے قلب پر اس کا اثر گذرا۔ (اسی کے مثل سورۂ رحمٰن ۵۵/۵۶ میں ہے (بخاری شریف ۲۳۴۵)

(۱۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یَقُوْلُ اللّٰهُ اِذَا اَرَادَ عَبْدِیْ اَنْ یَّعْمَلَ سَیِّئَةً فَلَا تَکْتُبُوْهَا عَلَیْهِ حَتّٰی یَعْمَلَهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاکْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا وَاِنْ تَرَکَهَا مِنْ اَجْلِیْ فَاکْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ یَعْمَلْهَا فَاکْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاکْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِائَةٍ: اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو جبتک وہ اس پر عمل نہ کرلے اس کا گناہ نہ لکھو، اور اگر وہ اس پر عمل کرلے تو ایک گناہ لکھ لو۔ اور اگر وہ اس کو میری وجہ سے چھوڑ دے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ لو، اور جب کوئی نیکی کا ارادہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ اس پر عمل کرلے تو دس گنا سے سات سو گنا تک (اجر) لکھ لو۔ (بخاری شریف ۲۳۴۸ تا ۱۲۶۶ تا ۱۲۶۹/۶)

(۱۲) حضرت اسماء بن یزیدؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سُنا ہے: یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا (الزمر ۳۹/۵۲) اے میرے بندو! جنھوں نے اپنے نفسوں (جانوں) پر زیادتی کی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ وہ سب گناہ بخش سکتا ہے اور کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ (اس حدیث کو احمد و ترمذی نے روایت کیا) (ازترجمان السنۃ ۵)

Marfat.com

قرآن کریم کی عظمت و فضیلت

(۱۳) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ (رواہ الترمذی والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان) ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن نے (جس کے پڑھنے سے) مشغول رکھا میرے ذکر سے اور مجھ سے سوال اور دعا کرنے سے، میں اُس کو اُن سے افضل عطا کروں گا جو سائلوں اور دعا کرنے والوں کو عطا کرتا ہوں، اور دوسرے اور کلاموں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے کلام کو ویسی ہی عظمت و فضیلت حاصل ہے جیسی اپنی مخلوق کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کو ہے (حوالہ احادیث ج ۵ ص ۳۴۲)

(۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ایک دن فرمایا، يَقُوْلُ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَاُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ، وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ، وَهُوَ صِرَاطُهُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ، هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا "اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ، مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَعَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (رواہ الترمذی والدارمی)

آگاہ ہو جاؤ! ایک بڑا فتنہ آنے والا ہے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اُس فتنہ سے

شر سے نجات حاصل کرنے کا کیا ذریعہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا "کِتَابُ اللّٰہ" اس میں تم سے پہلی اُمتوں کے (سبق آموز) واقعات ہیں، اور اس میں تمہارے بعد کی اطلاعات ہیں اور تمہارے درمیان جو مسائل پیدا ہوں قرآنِ کریم میں اُن کا حکم اور فیصلہ موجود ہے وہ قولِ فیصل ہے، اس میں فضول باتیں اور یاوہ گوئی نہیں ہے، جو کوئی جابر و سرکش اُس کو چھوڑ دے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو توڑ کر رکھ دے گا، اور جو کوئی ہدایت کو قرآنِ کریم کے علاوہ تلاش کرے گا اس کے حصے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف گمراہی آئے گی، قرآن ہی حَبْلُ الْمَتِیْن ہے (یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا مضبوط وسیلہ ہے) اور محکم نصیحت اور وہی صراطِ مستقیم ہے، جس کے اتباع سے خیالات کجی سے محفوظ رہتے ہیں اور زبانیں اس کو گڑبڑ نہیں کر سکتیں اور صاحبِ علم کبھی اس کے علم سے سیر نہیں ہوں گے (یعنی قرآن میں تدبر غور و فکر کا عمل اور اس کے حقائق و معارف کی تلاش کا سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا) اور وہ کثرتِ مزاولت سے کبھی پرانا نہیں ہوگا (یعنی وہ جتنا زیادہ پڑھا جائے گا اور اس میں جتنا زیادہ تفکر و تدبر کیا جائے گا اسی قدر اس کے لطف و لذت میں اضافہ ہوگا) اور اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ قرآن کریم کی یہ شان ہے کہ جب جنات نے اس کو سنا تو بے اختیار کہنے لگے: اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ (سورۃ الجن ۷۲/۱-۲) "ہم نے قرآن سنا جو عجیب ہے رہنمائی کرتا ہے بھلائی کی پس ہم اُس پر ایمان لے آئے"۔ جس نے قرآنِ کریم کے موافق بات کہی اُس نے سچی بات کہی اور جس نے قرآنِ کریم پر عمل کیا وہ مستحقِ اجر و ثواب ہے اور جس نے قرآنِ کریم کے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل و انصاف سے کام لیا، اور جس نے قرآنِ کریم کی طرف دعوت دی اس کو صراطِ مستقیم کی ہدایت نصیب ہوگئی"۔ (از معارف الحدیث ج ۵ حدیث ۳۵)۔

(۱۵) حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (رواہ البخاری) تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے"۔

(از معارف الحدیث ج ۵ حدیث ۳۶)

Marfat.com

(۱۶) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ "الٓمٓ" حَرْفٌ، اَلِفٌ حَرْفٌ، لَامٌ حَرْفٌ، وَمِيْمٌ حَرْفٌ، (رواہ الترمذی والدارمی) جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا اُس نے ایک نیکی حاصل کی اور یہ ایک نیکی اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق دس نیکیوں کے برابر ہے، الٓمٓ جو کہ ایک جملہ ہے (میں یہ نہیں کہتا کہ م الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے (اس طرح الٓمٓ پڑھنے پر تیس نیکیوں کے برابر ثواب ملے گا)۔

(اللہ تعالیٰ کا یہ کریمانہ قانون واضح طور پر سورۃ انعام ۱۶۰/۶ میں بھی موجود ہے: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا "جو کوئی ایک نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لئے اس جیسی دس نیکیوں کے برابر (اجر) دیا جائے گا)" (معارف الحدیث ج ۵ حدیث ۴۰)

(۱۷) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ اِلَى اللهِ بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ (رواہ الحاکم وابوداؤد وجامع ترمذی) کہ تم لوگ اللہ جل شانہ کی طرف رجوع اور اس کا تقرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے جو خود حضرت حق سبحانہٗ سے نکلی ہے یعنی "قرآن کریم"۔ (ترجمان السنہ ج ۴ ص ۱۷۵ ـ ۱۳۵۵)

(۱۸) ـــــــــ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ (رواہ بخاری ومسلم) جس نے قرآن کریم میں مہارت حاصل کر لی ہو (اور اس کی وجہ سے وہ اس کو حفظاً ناظرہ بے تکلف پڑھتا ہو) وہ معزز اور وفادار اور فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو کوئی قرآن کریم (اچھا یاد اور رواں نہ ہونے کی وجہ سے زحمت اور مشقت کے ساتھ) اس طرح پڑھتا ہو کہ اس میں اٹکتا ہو تو اس کو دوہرا اجر ملیں گے ایک تلاوت کا دوسرے زحمت و مشقت کا۔"

(معارف الحدیث ج ۵ ـ ۴۳)

Marfat.com

ذکر اللہ کی عظمت و برکت

حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کا ایسے حد و بے شمار شکر و احسان ہے کہ اُس نے محض اپنے فضل و کرم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت و تعلیم کا ہر شعبہ محفوظ رکھنے کا اہتمام فرمایا جو آپ کی نبوت و رسالت کی روشن دلیل ہے، ان میں سب سے اہم حضرتِ حق سبحانہ و تعالیٰ کی معرفت و محبت اور خشیت، ذکر و دعا اور استغفار ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک پر جاری ہوئے اور آپ نے امت کو تعلیم و تلقین فرمائے چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (سورۃ انفال ۴۵/۸) "اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ" نیز ارشاد ہے:- وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ (العنکبوت ۴۵/۲۹) "اور اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑھ کر ہے" اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل قرآن کریم میں بکثرت وارد ہیں نیز قرآنِ کریم اور احادیثِ شریفہ سے واضح طور پر ثابت ہے کہ تمام اعمال کی روح "ذکر اللہ" ہے۔

(۱۹) حضرت ابوہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ (رواہ مسلم) جب بھی اور جہاں بھی بیٹھ کر کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو لازمی طور پر فرشتے ہر طرف ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور اُن کو گھیر لیتے ہیں اور رحمتِ الٰہی اُن پر چھا جاتی ہے اور ان کو اپنے سایے میں لے لیتی ہے اور اُن پر سکینت کی کیفیت نازل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ مقربین میں اُن کا ذکر کرتا ہے"

(از معارف الحدیث ج ۱ ص ۱)

(۲۰) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِّنْ أَنْ تَلْقَوْا

Marfat.com

عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ) کیا میں تم کو وہ عمل بتاؤں جو تمہارے تمام اعمال میں بہتر اور تمہارے مالک کی نگاہ میں پاکیزہ تر ہے اور تمہارے درجوں کو دوسرے تمام اعمال سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور راہِ خدا میں سونا چاندی خرچ کرنے سے بھی زیادہ اس میں خیر ہے اور جہاد سے بھی زیادہ تمہارے لئے اس میں خیر ہے جس میں تم اپنے دشمنوں کو اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتار دو اور وہ تم کو ذبح کر دیں اور شہید کر دیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ! ایسا عمل ضرور بتایئے۔ آپ نے فرمایا وہ عمل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ (معارف ج ۵ ص ۶)

(یہ حدیث شریف درحقیقت "وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ" ۲۹/۴۵ کی تشریح ہے)

۲۱) حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ تمام کلموں میں یہ چار کلمے افضل ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (صحیح مسلم۔ از معارف الحدیث ج ۵ ص ۱۴)

۲۲) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (رواہ مسلم والبخاری) "کیا میں تم کو وہ کلمہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟ میں نے عرض کیا، ہاں ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا وہ یہ ہے: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" (از معارف الحدیث ج ۵ ص ۲۶)

(۲۳) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (رواہ احمد) "جنت کی کنجی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی شہادت دینا ہے۔" (ترجمان السنہ ج ۲ ص ۲۹۷)

(۲۴) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ۔ (رواہ احمد وابویعلیٰ) "اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنا زیادہ اس طرح کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں۔" (معارف الحدیث ج ۵ ص ۱۱)

Marfat.com

رسالت

رسول اللہ ﷺ کی شانِ رسالت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ اما بعد حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کس قدر شفقت ومحبت سے ارشاد فرماتا ہے: لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ (آل عمران ۶۴/۳) "بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا کہ اُن کے لئے اُنہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو اُن کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے (نیز سورہ انبیاء ۱۰۷/۲۱)۔

پیشِ نظر رسالہ پر کام شروع کرتے ہی قدرتی طور پر خیال آیا کہ احادیث شریفہ کی جمع وتدوین میں سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا اور عظمت وبزرگی سے متعلق احادیث شریفہ ہوں اس کے بعد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل ہونے چاہئیں کیونکہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

تاکہ ہر شخص اپنے اپنے ذوق وشوق کے مطابق اپنے دل ودماغ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا مدنظر پیشِ نظر رکھ کر آپ کی مجالسِ شریفہ کے انوار وبرکات سے لطف اندوز ہو سکے اور احادیث شریفہ کے فیوض سے اپنے تاریک وخستہ دلوں کے لئے انوار حاصل کر سکے، لہٰذا شمائلِ نبویہ سے متعلق چند احادیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔

Marfat.com

دعائے خلیلؑ و نویدِ مسیحاؑ

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب خانہ کعبہ کی تعمیر میں مصروف تھے اُس وقت آپؑ نے دعا فرمائی تھی: رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ (البقرہ ۱۲۹/۲) اے ہمارے رب! ان (اہلِ مکہ) ہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو اُن پر تیری آیات تلاوت کرے اور اُن کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور اُن (کے نفس) کا تزکیہ کرے بیشک تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔ نیز حضرت عیسیٰؑ نے اپنے بعد آپؐ کی آمد کی بشارت دی (۶/۶۱)

چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور آپ ہی کے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، اور آپ کو بچپن ہی سے عظیم ترین اخلاق سے متصف فرمایا، عادات و شمائل میں اپنی قدرت سے علیحدہ، اور لہو و لعب سے مجتنب، شرک و کفر سے متنفر رکھا اور صدق و صفا، احسان و سلوک کا مظہر بنایا، اور جملہ عاداتِ رذیلہ سے مبرا رکھا، غرضکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمام مخلوق پر آپ کو فوقیت اور فضیلت عطا فرمائی اور ہر اعتبار سے آپ کو نورٌ علیٰ نور بنایا۔ مولانا حالی کا مشہور شعر ملاحظہ ہو ؎

ولادت باسعادت

حضراتِ مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سالِ ولادت "عام الفیل" تھا (یعنی جس سال ابرہہ ہاتھیوں کا لشکر لے کر خانہ کعبہ کی بے حرمتی کے لئے آیا تھا) اسی طرح دوشنبہ (پیر) کے دن اور ربیع الاول کے مہینے میں بھی اتفاق ہے، البتہ تاریخ میں اختلاف ہے کہ ربیع الاول کی ۹ تاریخ تھی یا ۱۲۔

شجرہ آپ کا شجرۂ نسب بھی ملاحظہ ہو: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ[1] بن عبدالمطلب[2] بن ہاشم[3] بن عبدمناف[4] بن قصیٰ[5] بن کلاب[6] بن مرہ[7] بن کعب[8] بن لوی[9] بن غالب[10] بن فہر[11] بن مالک[12] بن نضر[13] بن کنانہ[14] بن خزیمہ[15] بن مدرکہ[16] بن الیاس[17] بن مضر[18] بن نزار[19] بن معد[20] بن عدنان۔ اور عدنان حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں مشہور ہیں۔

Marfat.com

اسماءِ مقدسہ

بعض بزرگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماءِ مقدسہ بھی بڑی تحقیق و کاوش سے جمع کئے ہیں جن میں "محمدؐ" اور "احمدؐ" کو ذاتی اور باقی اسماء کو صفاتی لکھا ہے، جن کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے

(۱) مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ ذات جس میں بکثرت خصائلِ حمیدہ، فضائلِ جمیلہ اور اوصافِ پسندیدہ ہوں۔ نیز آپ سے پہلے کوئی اس نام سے موسوم نہیں ہوا۔ آپ کا اسمِ گرامی قرآنِ کریم میں چار جگہ آیا ہے: ۱۴۴/۳، ۴۰/۳۳، ۲/۴۷، ۲۹/۴۸۔ نیز قرآن کریم کی ایک سورۃ کا نام بھی "محمدؐ" ہے۔

(۲) اَلْحَمِدُ (۶/۶۱) بہت تعریف کئے گئے۔

(۳) اُمِّیٌّ (۱۵۷/۷، ۱۵۸) بے پڑھے لکھے۔

(۴) اَمِیْنٌ (۶۸/۷) امانتدار (بکثرت آیا ہے)

(۵) بَشِیْرٌ (۱۹/۵) خوشخبری دینے والے۔ "

(۶) حَقٌّ (۸۳/۳) سچائی والے۔ "

(۷) خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ (۴۰/۳۳) تمام انبیاؑ کے بعد آنے والے۔

(۸) دَاعٍ (۴۶/۷) (اللہ تعالیٰ کی طرف) دعوت دینے والے

(۹) رَحْمَۃٌ (۱۵۷/۷) رحمت مہربان (بکثرت آیا ہے)

(۱۰) رَحِیْمٌ (۱۲۸/۹) نہایت رحم والے۔ "

(۱۱) رَسُوْلٌ (۴۴/۲) رسول، پیغامبر۔ "

(۱۲) رَءُوْفٌ (۲۸/۹) بڑا مہربان۔ "

(۱۳) سِرَاجٌ (۴۶/۳۳) چراغ (کئی جگہ آیا ہے)۔

(۱۴) شَاهِدٌ (۱۷/۱۱) گواہ۔ (۱۵) شَهِیْدٌ (۲۸۲/۲) گواہ

(۱۶) طٰهٰ (۱/۲۰) حروفِ مقطعات۔

(۱۷) عَبْدُ اللّٰهِ (۱/۷۲) اللہ تعالیٰ کا بندہ، بکثرت آیا

(۱۸) عَزِیْزٌ (۱۲۸/۹) عزت والے، زبردست۔

(۱۹) کَرِیْمٌ (۴/۸۲) بزرگی والے۔

(۲۰) مُبَشِّرٌ (۱۰۵/۲) خوشخبری دینے والے۔

(۲۱) مُدَّثِّرٌ (۱/۷۴) کھاف اوڑھنے والے۔

(۲۲) مُذَکِّرٌ (۲۱/۸۸) نصیحت کرنے والے۔

(۲۳) مُزَّمِّلٌ (۱/۷۳) چادر اوڑھے ہوئے۔

(۲۴) مُنْذِرٌ (۴۵/۷۹) ڈرانے والے۔

(۲۵) نَبِیٌّ (۶۸/۳) خبر دینے والے۔

(۲۶) نَذِیْرٌ (۱۹/۵) ڈرانے والے (بکثرت آیا ہے)۔

(۲۷) نِعْمَۃٌ (۲۲/۲۹) انعام، احسان۔

(۲۸) هَادِیٌ (۸۱/۲۷) رہنما۔ راستہ دکھانے والے۔

(۲۹) یٰسٓ (۱/۳۶) حروفِ مقطعات۔

.....

نیز بعض محدثین نے صفات و القاب کے اعتبار سے بھی اسماءِ مقدسہ جمع کئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔ تاج

(۳۰) اَبُو الْقَاسِمْ (؟) کے باپ۔ (۳۱) اَلْخَلِیْلُ (انبیاؑ کے

(۳۲) اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ (پرہیزگاروں کے پیشوا۔

(۳۳) جَامِعٌ (جمع کرنے والے۔ (۳۴) جَوَادٌ (فیاض، سخی)

(۳۵) حَاشِرٌ (سب سے پہلے حق تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہونے والے

حاشرؐ

Marfat.com

(۳۶) حَافِظٌ (حفاظت کرنے والے۔

(۳۷) حَامِدٌ (حق تعالیٰ کی تعریف کرنے والے۔

(۳۸) حَبِیْبُ اللّٰہِ (اللہ تعالیٰ کے دوست۔

(۳۹) حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ (مومنوں کے لئے حریص۔

(۴۰) حَقِّیٌّ (تحقیق کرنے والے۔ (۴۱) حَفِیْظٌ (حفاظت کرنیوالے

(۴۲) حَکِیْمٌ (حکمت و دانائی والے)۔

(۴۳) خَلِیْلٌ (دلی دوست۔ (۴۴) رَشِیْدٌ (ہادی و رہنما)

(۴۵) سَابِقٌ (سبقت لے جانے والے۔

(۴۶) سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ۔ (رسولوں کے سردار۔

(۴۷) شَفِیْعٌ (سفارش کرنیوالے (۴۸) شَفِیْقٌ (مہربانی کرنیوالے

(۴۹) شَکُوْرٌ (بہت شکر کرنے والے۔

(۵۰) صَاحِبُ الشَّفَاعَۃِ (شفاعت کرنے والے۔

(۵۱) صَاحِبُ مَقَامِ مَحْمُوْدٍ (مقام محمود والے۔

(۵۲) صَادِقٌ (سچے، راستباز

(۵۳) صَالِحٌ (نیکوکار) (۵۴) صِدِّیْقٌ (سچائی، نیکنامی

(۵۵) صَفِیُّ اللّٰہِ (اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ)۔

(۵۶) طَاہِرٌ (پاک صاف) (۵۷) طَیِّبٌ (پاکیزہ، حلال)

(۵۸) عَادِلٌ (انصاف کرنے والے)۔

(۵۹) عَاقِبٌ (بعد میں آنے والے۔

(۶۰) فَاتِحٌ (کھولنے والے۔ (۶۱) قَاسِمٌ (تقسیم کرنیوالے

(۶۲) قَوِیٌّ (طاقتور) (۶۳) کَامِلٌ (پورا، مکمل۔

(۶۴) کَلِیْمُ اللّٰہِ (اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے والے۔

(۶۵) مَامُوْنٌ (امن والے) (۶۶) مُبِیْنٌ (ظاہر کرنیوالے)

(۶۷) مُبَلِّغٌ (تبلیغ کرنے والے۔

(۶۸) مَتِیْنٌ۔ (مضبوط، قوی، محکم)

(۶۹) مُجْتَبٰی (برگزیدہ، پسندیدہ)

(۷۰) مُجِیْبٌ (قبول کرنے والے)

(۷۱) مُخْتَارٌ (اختیار و قدرت والے)

۷۲۔ مَحْمُوْدٌ۔ تعریف کئے ہوئے۔

۷۳۔ مُرْتَضٰی۔ پسندیدہ۔

۷۴۔ مُشْفِقٌ۔ مہربانی کرنے والے۔

۷۵۔ مِصْبَاحٌ۔ چراغ۔ قندیل

۷۶۔ مُصْطَفٰی۔ برگزیدہ۔

۷۷۔ مُطَہَّرٌ۔ پاک کیا ہوا۔

۷۸۔ مُطِیْعٌ۔ اطاعت کرنے والے۔

۷۹۔ مِفْتَاحٌ۔ کنجی۔

(۸۰) مُقْتَصِدٌ۔ درمیانی راہ چلنے والے۔

(۸۱) مُقَدَّسٌ۔ پاک و پاکیزہ

(۸۲) مُکَرَّمٌ۔ بزرگ۔

۸۳۔ مَنْصُوْرٌ۔ مدد دیئے گئے۔

۸۴۔ مُنِیْرٌ۔ روشن۔ منور۔

۸۵۔ نَاصِحٌ۔ نصیحت کرنے والے۔

۸۶۔ نَاصِرٌ۔ مددگار۔

(۸۷) وَکِیْلٌ۔ کارساز۔

(۸۸) وَلِیٌّ۔ دوست۔ مددگار۔

۸۹۔ یَتِیْمٌ۔ جس کے والد کا انتقال ہو گیا ہو۔

Marfat.com

حلیۂ مبارک

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال اور شان و کمال کو کما حقہ بیان کرنا اس عاجز کے لئے قطعاً ناممکن ہے البتہ جسقدر کہ حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بزرگانِ عظام نے تحریر فرمایا ہے صرف ان حضرات کے مضامین سے اخذ کر کے اپنی ہمت و استطاعت کے مطابق چند احادیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔

(۲۵) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبْعَۃً وَلَیْسَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَکَانَ شَعْرُہٗ لَیْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰی یَتَکَفَّأُ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد تھے، قد نہ زیادہ طویل تھا نہ پست، نہایت خوبصورت معتدل بدن والے تھے، آپؐ کے بال نہ پیچیدہ تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی اور گھنگریالا پن تھا، نیز آپؐ کا رنگ گندمی تھا، جب آپؐ راستہ چلتے تو آگے کو جھکے ہوئے چلتے۔" (شمائل ترمذی صفحہ ۲)

(۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِیَّتَیْنِ اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاہُ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کے دانت مبارک کچھ کشادہ تھے ان میں کسی قدر ریخیں تھیں گنجان نہ تھے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کلام فرماتے تو ایک نور سا اُن میں سے ظاہر ہوتا جو دانتوں کے درمیان سے نکلتا تھا۔

(شمائل ترمذی صفحہ ۲ ع ۱۴)

(۲۷) حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک دریافت کیا کیونکہ ماموں صاحب آپؐ کے حلیہ مبارک کو اکثر بڑی وضاحت سے بیان کیا کرتے تھے چنانچہ ماموں صاحب نے فرمایا: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا یَتَلَأْلَأُ وَجْھُہٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ اَطْوَلُ مِنَ الْمَرْبُوْعِ وَاَقْصَرُ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِیْمُ الْھَامَۃِ رَجِلُ الشَّعْرِ اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِیْقَتُہٗ فَرَقَھَا

وَاِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ اِذَا هُوَ وَفَّرَهٗ اَزْهَرُ اللَّوْنِ وَاسِعُ
الْجَبِيْنِ اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغُ مِنْ غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ
الْغَضَبُ اَقْنَى الْعِرْنِيْنِ لَهٗ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ يَحْسَبُهٗ مَنْ لَّمْ يَتَاَمَّلْهُ اَشَمَّ
كَثُّ اللِّحْيَةِ سَهْلُ الْخَدَّيْنِ ضَلِيْعُ الْفَمِ مُفَلَّجُ الْاَسْنَانِ دَقِيْقُ الْمَسْرُبَةِ
كَاَنَّ عُنُقَهٗ جِيْدُ دُمْيَةٍ فِيْ صَفَاءِ الْفِضَّةِ مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ
سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيْضُ الصَّدْرِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ
اَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُوْلُ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِيْ كَالْخَطِّ عَارِيَ
الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ اَشْعَرُ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَاَعَالِيَ
الصَّدْرِ طَوِيْلُ الزَّنْدَيْنِ رَحْبُ الرَّاحَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلُ الْاَطْرَافِ
اَوْقَالَ سَائِلُ الْاَطْرَافِ خُمْصَانُ الْاَخْمَصَيْنِ مَسِيْحُ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُوْ عَنْهُمَا الْمَاءُ
اِذَا زَالَ زَالَ قَلْعًا يَخْطُوْ تَكَفِّيًا وَيَمْشِيْ هَوْنًا ذَرِيْعُ الْمِشْيَةِ اِذَا مَشٰى كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ
صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا خَافِضُ الطَّرْفِ نَظَرُهٗ اِلَى الْاَرْضِ اَكْثَرُ مِنْ نَظَرِهٖ
اِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوْقُ اَصْحَابَهٗ وَيَبْدَءُ مَنْ لَّقِيَ بِالسَّلَامِ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیۂ مبارک کے متعلق فرمایا کہ آپ خود اپنی ذات والا صفات کے اعتبار سے بھی شاندار تھے اور دوسروں کی نظروں میں بھی بڑے رتبے والے تھے، آپ کا چہرۂ مبارک چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا تھا، آپ کا قد مبارک متوسط قد والے آدمی سے کچھ زیادہ تھا لیکن زیادہ طویل قد والے سے پست تھا۔ سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔ بال مبارک کسی قدر بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر سر کے بالوں میں اتفاقاً خود بخود مانگ نکل آتی تو مانگ کو رہنے دیتے ورنہ آپ خود مانگ نکالنے کا اہتمام نہ فرماتے جس زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک زیادہ ہو جاتے تو کان کی لو سے متجاوز ہو جاتے تھے، آپ کا رنگ مبارک نہایت چمکدار تھا اور پیشانی مبارک کشادہ آپ کے ابرو خمدار باریک اور گنجان تھے اور دونوں ابرو جدا جدا تھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہ تھے اور دونوں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر جاتی تھی۔ آپ کی ناک مبارک بلندی مائل تھی اور اس پر ایک چمک اور نور تھا ابتدا میں دیکھنے والا آپ کو بڑی ناک والا سمجھتا

Marfat.com

لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا کہ حسن و چمک کی وجہ سے بلند معلوم ہوتی ہے ورنہ فی نفسہ زیادہ بلند نہیں ہے۔ آپؐ کی ڈاڑھی مبارک بھرپور اور گنجان بالوں والی تھی۔ چشم مبارک کی پتلی نہایت سیاہ تھی، اور رخسار مبارک ہموار اور پُرگوشت تھے۔ آپؐ کا دہن مبارک اعتدال کے ساتھ فراخ تھا، آپؐ کے دندان مبارک آبدار تھے اور اُن میں سے سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا فصل بھی تھا، سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک دھاری تھی، آپؐ کی گردن مبارک ایسی خوبصورت اور درمیانی درجہ کی تھی جیسا کہ مورتی کی گردن تراشی ہوئی ہوتی ہے اور رنگ میں چاندی جیسی صاف اور خوبصورت تھی۔ آپؐ کے سب اعضا نہایت معتدل اور پُرگوشت تھے اور بدن گٹھا ہوا تھا۔ پیٹ اور سینہ مبارک ہموار تھا لیکن سینہ فراخ اور چوڑا تھا، آپؐ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان قدرے زیادہ فصل تھا۔ جوڑوں کی ہڈیاں قوی اور کلاں تھیں۔ کپڑا اتارتے کی حالت میں آپؐ کا بدن مبارک روشن و چمکدار نظر آتا تھا۔ ناف اور سینے کے درمیان بالوں کی ایک باریک دھاری تھی، اس دھاری کے علاوہ دونوں چھاتیاں اور پیٹ مبارک بالوں سے خالی تھا البتہ دونوں بازوؤں کاندھوں اور سینہ مبارک کے بالائی حصے پر بال تھے، آپؐ کی کلائیاں دراز تھیں اور ہتھیلیاں فراخ، پیر ہتھیلیاں اور دونوں قدم گداز پُرگوشت تھے، ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں تناسب کے ساتھ لانبی تھیں، آپؐ کے تلوے قدرے گہرے تھے اور قدم ہموار تھے اُن کے صاف ستھرا ہونے کی وجہ سے اُن پر پانی نہیں ٹھہرتا تھا فوراً ڈھل جاتا تھا۔ آپؐ جب چلتے تو قوت سے قدم اُٹھاتے اور آگے کو جھک کر چلتے قدم زمین پر آہستہ پڑتا، زور سے نہیں پڑتا تھا، آپؐ تیز رفتار تھے اور کشادہ قدم رکھتے، چھوٹے چھوٹے قدم نہیں رکھتے تھے۔ جب آپؐ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا گویا کہ پستی میں اُتر رہے ہیں۔ جب کسی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن سے پھر کر توجہ فرماتے، آپؐ کی نظر نیچی رہتی تھی، آپؐ کی نگاہ بہ نسبت آسمان کے زمین کی طرف زیادہ رہتی تھی، آپؐ کی عادت شریفہ عموماً گوشہ چشم سے دیکھنے کی تھی (یعنی غایت شرم و حیا کی وجہ سے کسی کو پوری آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے تھے) چلتے وقت صحابہؓ کو اپنے آگے کر دیتے تھے اور آپؐ پیچھے چلتے تھے جس سے ملاقات ہوتی سلام کرنے میں خود ابتدا فرماتے تھے"۔

(از شمائل ترمذی صفحہ ۱۵)

Marfat.com

مہرِ نبوت (۲۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہرِ نبوت کو آپ کے دونوں موڈھوں کے درمیان دیکھا جو سُرخ رسولی جیسی تھی اور مقدار میں کبوتر کے انڈے جتنی تھی۔ (شمائل ص۲۳ ع۲)

بالوں میں کنگھی کرنا (۲۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰى كَأَنَّ ثَوْبَهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سرِ مبارک پہ اکثر تیل استعمال فرماتے تھے اور اپنی ڈاڑھی مبارک میں اکثر کنگھی کیا کرتے تھے اور اپنے سرِ مبارک پہ ایک کپڑا ڈال لیا کرتے تھے جو تیل کے کثرتِ استعمال سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کہ تیل کا کپڑا ہو۔ (شمائل ص۳۶ ع۲)

سُرمہ لگانا (۳۰) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَالِثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے قبل ہر آنکھ میں تین سلائی اثمد سرمہ کی لگایا کرتے تھے۔ (شمائل ص۴۶ ع۲)۔

(۳۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اثمد کا سرمہ ضرور لگا لیا کرو وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے اور پلکیں بھی خوب اُگاتا ہے۔ (شمائل ترمذی ص۴۶ ع۳)

لباس (۳۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے كَانَتْ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصَ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑوں میں قمیص (کُرتے) کو زیادہ پسند فرماتے تھے۔ (شمائل ص۴۸ ع۱)

(۳۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا

Marfat.com

صُنِعَ لَہٗ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کپڑا پہنتے تو اظہارِ شکر و مسرت کے طور پر اس کا نام لیتے، مثلاً اللہ تعالیٰ نے یہ کُرتہ مرحمت فرمایا یا ایسے ہی عمامہ چادر وغیرہ، پھر یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اے اللہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں اور اس کپڑے کے پہنانے پر تیرا ہی شکر ہے یا اللہ تجھ ہی سے اس کپڑے کی بھلائی چاہتا ہوں اور ان مقاصد کی بھلائی اور خوبی چاہتا ہوں جن کے لئے یہ کپڑا بنایا گیا اور تجھ ہی سے اس کپڑے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور ان چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جن کے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے۔" (شمائل ترمذی ص ۵۱ ع ۷)

(۳۴) حضرت انسؓ سے روایت ہے: کَانَ اَحَبَّ الثِّیَابِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَھَا الْحِبَرَۃُ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں حبرہ (چادر) کا پہننا بہت پسند تھا۔ (رواہ البخاری و مسلم) (از معارف الحدیث ج ۶ ص ۳۰۵ ع ۲۹۴)

(۳۵) حضرت عمرو بن حریثؓ سے روایت ہے یَقُوْلُ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ وَقَدْ اَرْخٰی طَرَفَیْھَا بَیْنَ کَتِفَیَّ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر (خطبہ دیتے ہوئے) دیکھا اس وقت آپؐ سیاہ رنگ کا عمامہ زیبِ سر فرمائے ہوئے تھے اور اس کا کنارہ (شملہ) آپؐ نے پشت پر دونوں کاندھوں کے درمیان لٹکا رکھا تھا۔ (رواہ مسلم) (از معارف الحدیث ج ۶ ص ۳۰۷ ع ۲۹۷)

(۳۶) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ قَلَنْسُوَۃً بَیْضَاءَ (رواہ الطبرانی فی الکبیر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارکہ سفید ٹوپی زیبِ سر فرمانے کی تھی۔ (معارف ج ۶ ص ۳۰۸ ع ۲۹۸)

(۳۷) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عَلَیْکُمْ بِالْبَیَاضِ مِنَ الثِّیَابِ لِیَلْبَسْھَا اَحْیَاؤُکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ فَاِنَّھَا مِنْ خِیَارِ ثِیَابِکُمْ۔ سفید کپڑوں کو استعمال کرو، یہ بہترین لباس میں سے ہے۔ سفید کپڑا ہی زندگی کی حالت میں پہننا چاہئے اور سفید کپڑے ہی میں مُردوں کو دفن کرنا چاہئے۔ (شمائل ترمذی ص ۵۶ ع ۱۳)

Marfat.com

ہر کام میں داہنی طرف کا اہتمام

(۳۸۸) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ قَمِیْصًا بَدَأَ بِاَیَامِنِہٖ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کُرتہ پہنتے تو دائیں جانب سے شروع کرتے۔ (رواہ الترمذی) (معارف الحدیث ۶ ص ۳۰۹ ح ۳۰۰)

(۳۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ التَّیَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ تَرَجُّلِہٖ وَتَنَعُّلِہٖ وَطُہُوْرِہٖ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجب کنگھی کرتے، جوتہ پہنتے، یا وضو کرتے تو اعضاء دھونے میں دائیں طرف سے ابتدا کیا کرتے تھے (شمائل ترمذی ص ۱۰۷ ح ۶۵)

(۳۹۰) حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ قُلْتُ لِاَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ کَیْفَ کَانَتْ نَعْلُ نَعْلَیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہُمَا قِبَالَانِ: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین کیسے تھے؟ انھوں نے کہا کہ ہر ایک جوتے میں دو دو تسمے ہوتے تھے۔ (شمائل ترمذی ص ۶۴ ح ۱)

(۳۹۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لَا یَمْشِیَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدٍ لِیُنْعِلْہُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیُحْفِہِمَا جَمِیْعًا (ایک جوتہ پہن کر کوئی نہ چلے، یا تو دونوں (جوتے) پہن کر چلے یا دونوں نکال دے۔ (شمائل ص ۶۴ ح ۷)

انگشتری

(۳۹۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی کِسْرٰی وَقَیْصَرَ وَالنَّجَاشِیِّ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّہُمْ لَا یَقْبَلُوْنَ کِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَتُہٗ فِضَّۃٌ وَنَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسریٰ و قیصر اور نجاشی کی طرف تبلیغی خطوط لکھنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے عرض کیا کہ یہ لوگ مُہر کے بغیر خطوط قبول نہیں کرتے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی جس کا حلقہ چاندی کا تھا اور اس میں محمد رسول اللہ (اس طرح) منقوش تھا (شمائل ص ۲۹ ح ۶) نیز آپؐ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

Marfat.com

(۴۳) رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتے

کھانے پینے کا طریقہ اور سیدھے ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھانا شروع کرتے۔ (زاد المعاد ماسبۃ رسول)

(۴۴) حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا یَقُوْلُ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ فَمَا زَالَتْ تِلْکَ طِعْمَتِیْ بَعْدُ۔ کہ میں ایک بچہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں تھا اور میرا ہاتھ پیالہ میں چاروں طرف پڑتا تھا اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لڑکے اللہ کا نام لے (بسم اللہ پڑھ) اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور جو تیرے قریب ہے اس میں سے کھا، چنانچہ اس کے بعد سے میں اسی طرح کھاتا ہوں۔ (بخاری باب ۲۲۶ حدیث ۳۴۳ ج ۳)

(۴۵) حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے ایسی تعریف جس کی کوئی انتہا نہیں جو پاک اور بابرکت ہے۔ (شمائل ترمذی ص ۱۴۷ ج ۲)

(۴۶) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَّذْکُرَ اسْمَ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلٰی طَعَامِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ کہ جب کوئی شخص کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کھانے کے درمیان جس وقت بھی یاد آجائے بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ کہہ لے۔ (شمائل ترمذی ص ۱۴۵ ج ۲)

(۴۷) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والے کئی کئی رات پے در پے بھوک کی حالت میں گزار دیتے تھے کہ رات کو کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تھا اکثر آپ کی غذا جَو کی روٹی ہوتی تھی (کبھی گیہوں کی روٹی بھی مل جاتی تھی) (شمائل ص ۱۱۵ ج ۲)

(۴۸) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ یَوْمَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر میں کبھی جَو کی روٹی سے دو دن پے در پے پیٹ نہیں بھرا۔ (شمائل ترمذی ص ۱۱۸ ج ۲)

Marfat.com

حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۴۹) یَاْکُلُ بِاَصَابِعِہِ الثَّلٰثِ وَیَلْعَقُھُنَّ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرمانے کی تھی اور (بعد میں) ان (انگلیوں) کو چاٹ لیا کرتے تھے۔ اور دوسری حدیث شریف میں ہے کہ آپ نے کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا (شمائل ص ۱۱۲)

(۵۰) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ، کہ سرکہ بھی اچھا سالن ہے۔ (شمائل ص ۱۲۰)

(۵۱) حضرت ابواسیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُلُوا الزَّیْتَ وَادَّھِنُوْا بِہٖ فَاِنَّہٗ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ: زیتون کا تیل کھانے میں بھی استعمال کرو اور مالش کرنے میں بھی، اس لئے کہ بابرکت درخت کا تیل ہے۔" (شمائل ص ۱۲۲)

(۵۲) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہُ الدُّبَّاءُ وَاَنِّیْ بِطَعَامٍ اُدْعِیْ لَہٗ فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُہٗ فَاَضَعُہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ لِمَا اَعْلَمُ اَنَّہٗ یُعْجِبُہٗ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو (کا سالن) بہت مرغوب تھا، ایک مرتبہ آپ کے پاس کھانا لایا یا آپ کسی دعوت میں تشریف لے گئے جس میں کدو (کا سالن) تھا، چونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ کو کدو مرغوب ہے اس لئے اس کے ٹکڑے ڈھونڈ کر آپ کے سامنے کر دیتا۔ (شمائل ص ۱۲۳)

(۵۳) حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو کھجور کے ساتھ کھاتے تھے۔ (شمائل ص ۱۲۹)

(۵۴) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز تازہ کھجوروں کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی ص ۱۲۹)۔

(۵۵) پیالہ — حضرت ثابتؓ کہتے ہیں اَخْرَجَ اِلَیْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِیْظًا مُضَبَّبًا بِحَدِیْدٍ فَقَالَ یَا ثَابِتُ ھٰذَا قَدَحُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حضرت انسؓ نے ہم کو لکڑی کا ایک موٹا پیالہ جس میں لوہے کے تیر لگے ہوئے تھے نکال کر دکھایا اور فرمایا اے ثابتؓ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی پینے کا پیالہ ہے۔ (شمائل ص ۱۲۴)

Marfat.com

(۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لقد سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من هذا القعب الشراب كله الماء والنبيذ والعسل واللبن۔ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پیالے میں تمام انواع کی چیزیں (مثلاً) پانی شہد، نبیذ، دودھ
اور سب چیزیں پلائی ہیں۔ (شمائل ترمذی ص ۱۴۸ ع ۲)

(۵۷) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: کان احب الشراب
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلو البارد: رسول اللہ علیہ وسلم کو پینے
کی سب چیزوں میں میٹھی اور ٹھنڈی چیز مرغوب تھی۔ (شمائل ص ۱۵۳ ع ۱)

(۵۸) حضرت انس بن مالک نے روایت ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ
کان یتنفس فی الاناء ثلاثا اذا شرب ویقول هو امرأ وارویٰ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طریقے سے پینا زیادہ خوشگوار
اور خوب سیراب کرنے والا ہے۔ (شمائل ص ۱۵۸ ع ۵)

(۵۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
نهی ان یشرب الرجل قائما: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینا منع فرمایا۔ (ص ۲۸۱ ع ۲)

(۶۰) حضرت انس سے روایت ہے کہ کان قبیعة سیف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من فضة: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی نوک چاندی
کی تھی۔

تلوار

(۶۱) حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
علیہ یوم احد درعان قد ظاهر بینهما: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے دن دو زرہیں پہنے ہوئے تھے
احد کے موقع پر دو زرہیں پہنی تھیں۔ (شمائل ص ۱۵۸ ع ۲)

(۶۲) حضرت سائب بن مالک سے روایت ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دخل مکة وعلی رأسه المغفر فلما نزعه جاءه رجل فقال ابن
خطل متعلق باستار الکعبة فقال اقتلوه: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا جب آپ نے اس کو اتارا تو ایک آدمی آیا اور
کہنے لگا ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔

Marfat.com

عرض کیا ایک خلال کیے کے پردے سے لپٹا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا وہ جس والوں میں سے ہیں اس کو قتل کردو۔ (شمائل ص ۱۶۵ ع ۱)

گفتگو

(۶۳) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو تم لوگوں کی طرح مسلسل جلدی جلدی نہیں ہوتی تھی بلکہ ہر مضمون دوسرے مضمون سے ممتاز ہوتا تھا اور سننے والے اچھی طرح ذہن نشین کر لیتے تھے۔ (شمائل ص ۱۶۵ ع ۱)

(۶۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت ہے: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض مرتبہ کلام کو (حسب ضرورت) تین تین مرتبہ دہراتے تاکہ سننے والے اچھی طرح سمجھ لیں۔ (شمائل ص ۱۶۶ ع ۲)

تبسم

(۶۵) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تبسم کرنے والا نہیں دیکھا۔ (شمائل ص ۱۶۹ ع ۲)

(۶۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ (رواہ البخاری) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے کبھی پوری طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے دہن مبارک کا اندرونی حصہ نظر آجائے۔ یہ تبسم غرباء کے ساتھ زیادہ تھا۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۲ ج ۲ ص ۱۸۸)

مزاق

(۶۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک مرتبہ فرمایا اے دو کان والے۔ (شمائل ترمذی ص ۱۷۶ ع ۱)

(۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ۔

Marfat.com

کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کی درخواست کی، آپ نے فرمایا
ایک اونٹنی کا بچہ تم کو دیں گے۔ سائل نے عرض کیا کہ حضور میں بچہ کو لیکر کیا کروں گا۔ حضورؐ نے فرمایا
ہر اونٹ کسی نہ کسی اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔" (شمائل ترمذی ص ۱۷ ع ۲)۔

اخلاق وعادات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شہرۂ آفاق ہیں، خود
حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا وَاِنَّكَ
لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (سورہ القلم ۶۸ ع ۲) "اور بیشک تم بہت بڑے اخلاق پر ہو"۔ شمائلِ ترمذی
میں آپؐ کے اخلاق سے متعلق چند احادیث شریفہ درج کی جاتی ہیں:-

(۶۹) حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم
عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ
وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ
النَّاسِ خُلُقًا وَلَا مَسِسْتُ خَزًّا وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ اَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ کہ میں دس سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں رہا لیکن آپؐ نے کبھی کسی بات پر مجھے اُف تک نہیں فرمایا، نہ کسی کام کے کرنے پر
یہ فرمایا کہ ایسا کیوں کیا اور اسی طرح نہ کبھی کسی کام کے نہ کرنے پر یہ فرمایا ہو کہ یہ کیوں نہیں کیا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے اعتبار سے تمام دنیا سے بہتر تھے۔ (اسی طرح خلقت کے
اعتبار سے بھی بہترین تھے حتیٰ کہ) کبھی کوئی ریشمی کپڑا یا خالص ریشم یا کوئی اور نرم چیز ایسی نہیں چھوئی
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو۔ اور کبھی کسی قسم کا مشک یا کوئی عطر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھا۔ (شمائل ص ۳۰۱ ع ۳)

(۷۰) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: اِنَّهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ
السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو طبعاً فحش گو تھے نہ
بتکلف فحش بات فرماتے تھے، نہ بازاروں میں چلا کر باتیں کرتے تھے، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں

Marfat.com

رہتے تھے بلکہ معاف کر دیتے تھے اور اس کا ذکر بھی نہ فرماتے تھے۔ (شمائل ص ۳۰۴ ح ۵)

مبالغہ آمیز تعریف (۲۷) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُطْرُوْنِیْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰی عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُهٗ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری ایسی مبالغہ آمیز تعریف جو حد سے زیادہ ہو نہ کرو، جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم کی تعریف میں مبالغہ کیا (کہ ان کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہی بنا دیا) میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اس لئے مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہا کرو۔" (شمائل ترمذی ص ۲۸ ح ۱)

فقر پسندی (۲۸) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰكِنْ أَشْبَعُ یَوْمًا وَأَجُوْعُ یَوْمًا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَیْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ (رواہ احمد والترمذی) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے یہ بات رکھی کہ میرے لئے مکہ کی وادی کو سونا بنا دے اور سونے سے بھر دے میں نے عرض کیا کہ نہیں اے میرے رب! میں اپنے لئے نہیں مانگتا بلکہ میں (پسند کرتا ہوں کہ) ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں اور ایک دن بھوکا رہوں، جب مجھے بھوک لگے تو تجھ کو یاد کروں اور تیرے سامنے گریہ وزاری کروں۔ اور جب مجھے کھانا مل جائے اور پیٹ بھر جائے تو میں تیری حمد اور شکر ادا کروں۔" (معارف الحدیث ج ۳ ص ۴۵)

بستر (۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَنَامُ عَلَیْهِ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهٗ لِیْفٌ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کرنے کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔" (شمائل ص ۲۷۸ ح ۱)

(۳۰) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِیْ جَسَدِهٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ آمَرْتَنَا أَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِیْ وَالدُّنْیَا وَمَا أَنَا وَالدُّنْیَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا (رواہ احمد والترمذی وغیرہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ

Marfat.com

چٹائی پر سو رہے تھے جب اُٹھے تو آپؐ کے جسم مبارک پر چٹائی کے نشانات موجود تھے۔ یہ دیکھ کر ابنِ مسعودؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اجازت ہو تو ہم آپؐ کے لئے ایک بچھونا (گدا) تیار کرا دیں؟ آپؐ نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا کام۔ میری اور دنیا کی مثال تو بس اُس مسافر کی سی ہے جو درخت کے سایے کے نیچے ذرا سی دیر کے لئے بیٹھے پھر اس کو چھوڑ کر چل دے۔ (ترجمان السنہ ج ۳ ص ۳۹۲ تا ۳۹۷)

(۷۵) حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ قَالَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ فِي أَهْلِ الْقُبُوْرِ (رواہ البخاری) ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کا بعض حصہ (شفقت کے انداز میں) پکڑ کر فرمایا، دنیا میں اس طرح بسر کرو جیسا کہ تم ایک مسافر ہو اور مسافر بھی وہ جو منزل تک پہنچنا چاہتا ہو اور اپنے نفس کو ایسا سمجھو جیسے قبر کا مُردہ۔ (ترجمان السنہ ج ۳ ص ۱۲۸)

(۷۶) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ (رواہ الترمذی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چپل (جوتے) خود درست فرمالیا کرتے تھے اور اپنے کپڑے خود ہی لیتے اور گھر میں اسی طرح سب کام کرتے جیسا کہ تم سب لوگ کرتے ہو۔ اور فرماتی تھیں کہ آپ بھی ایک بشر ہی تھے اپنے کپڑوں کی جوئیں تلاش کر لیتے یا اپنی بکری کا دودھ نکال لیتے اور اپنی ضروریات کو خود انجام دے لیتے۔ (ترجمان السنہ ج ۳ ص ۲۳۶ تا ۲۳۹)

نماز

(۷۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے: قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی طویل نماز پڑھتے کہ آپؐ کے قدم مبارک ورم آجاتا۔ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ آپ اتنی طویل نماز پڑھتے ہیں (کہ پائے مبارک ورم کر آتے ہیں) حالانکہ آپؐ کے سب گناہ اولین و آخرین معاف ہو چکے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (شمائل ص ۲۱۶ تا ۲۱۷)

Marfat.com

(۷۸) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّکْبِیْرِ وَالْقِرَأَۃَ بِالْحَمْدِ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَکَانَ اِذَا رَکَعَ لَمْ یُشْخِصْ رَأْسَہٗ وَلَمْ یُصَوِّبْہُ وَلٰکِنْ بَیْنَ ذٰلِکَ وَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَائِمًا وَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ السَّجْدَۃِ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا وَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ التَّحِیَّۃَ وَکَانَ یَفْتَرِشُ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَیَنْصِبُ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی وَکَانَ یَنْہٰی عَنْ عُقْبَۃِ الشَّیْطَانِ وَیَنْہٰی اَنْ یَّفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَیْہِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَکَانَ یَخْتِمُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّسْلِیْمِ (رواہ مسلم)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ سے نماز شروع کرتے تھے اور قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے کرتے تھے اور جب آپ رکوع میں جاتے تو سر مبارک نہ تو اوپر کی جانب اُٹھاتے اور نہ نیچے کی جانب جھکاتے بلکہ درمیانی حالت میں رکھتے تھے (یعنی بالکل کمر کے متوازی) اور رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو سجدے میں اس وقت تک نہ جاتے جبتک کہ سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے، اور جب سجدے سے سر مبارک اُٹھاتے تو جبتک بالکل سیدھے نہ بیٹھ جاتے دوسرا سجدہ نہیں کرتے اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے تھے اور اس وقت اپنے بائیں پاؤں کو نیچے بچھا لیتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے اور اس بات سے بھی منع فرماتے تھے کہ آدمی (سجدے میں) اپنی کلائیاں (کہنیوں تک) زمین پر رکھے جس طرح درندے اپنی کلائیاں زمین پر بچھا کے بیٹھتے ہیں اور آپ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ کہہ کر نماز ختم فرماتے تھے" (معارف الحدیث ج ۳ ص ۱۶۶)

(نماز اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے اس میں جتنا حق تعالیٰ کی حضوری کا تصور کیا جائے گا اور اتباع رسول میں آپ کے قیام و قعود اور رکوع و سجود کو جتنا ملحوظ رکھا جائے گا اسی قدر نماز نور علیٰ نور ہوگی)

Marfat.com

تلاوت (۷۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یُقَطِّعُ قِرَاءَتَہٗ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ثُمَّ یَقِفُ ثُمَّ یَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ یَقِفُ وَکَانَ یَقْرَءُ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوتِ (قرآن) میں ہر آیت کو علیحدہ علیحدہ اس طرح پڑھتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پر ٹھہرتے پھر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پر وقف کرتے پھر مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ پر وقف کرتے۔ (شمائل ترمذی ص ۲۶۵ ع ۳)

(۸۰) حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ وَفِیْ جَوْفِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُکَاءِ۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپ کے سینے سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے ہانڈی سے جوش کے وقت آواز نکلتی ہے۔ (شمائل ص ۲۷ ع ۱)

روزہ (۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ فِیْ شَھْرٍ اَکْثَرَ مِنْ صِیَامِہٖ فِیْ شَعْبَانَ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِیْلًا بَلْ کَانَ یَصُوْمُہٗ کُلَّہٗ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (رمضان المبارک کے علاوہ) شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا، شعبان کے مہینے میں آپ اکثر روزے رکھتے تھے بلکہ (تقریباً) تمام مہینے کے روزے رکھتے تھے۔ (شمائل ص ۲۵۳ ع ۵)

(۸۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَصُوْمُ مِنْ غُرَّۃِ کُلِّ شَھْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَقَلَّمَا کَانَ یُفْطِرُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھا کرتے تھے اور جمعہ کے دن بہت کم افطار فرماتے تھے۔ (شمائل ص ۲۵۱ ع ۶)

(۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ۔ کہ حق تعالیٰ جل شانہ کی بارگاہِ عالی میں پیر اور جمعرات کے دن (بندوں کے) اعمال پیش کئے جاتے ہیں، میرا دل چاہتا ہے کہ میرے اعمال روزہ کی حالت میں پیش ہوں (از شمائل ترمذی ص ۲۵۷ ع ۱)

Marfat.com

وصال

(۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار نصیب ہوا اس کی صورت یہ تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں دوشنبہ کے دن صبح کی نماز کے وقت دولتکدہ کا پردہ اُٹھایا تاکہ صحابہؓ کی نماز کا آخری معائنہ فرمائیں، اس وقت آپ کا چہرہ انور صفائی اور چمک دمک میں گویا مصحف شریف کا ایک پاک صاف ورق تھا صحابہ کرامؓ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتدا میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے (صحابہؓ آپ کو دیکھ کر اس خوشی میں پیچھے ہٹنے لگے کہ شاید آپؐ تشریف لا رہے ہیں) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو، اور اسی دن آپؐ کا دوشنبہ کو وصال ہوگیا۔ (شمائل ص ۳۵۵ ع ۱)

(۸۵) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِيْ اَوْ قَالَتْ اِلٰى حِجْرِيْ فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُوْلَ فِيْهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت میں نے آپؐ کو اپنے سینے پر سہارا دے رکھا تھا کہ آپؐ نے پیشاب کے لئے طشت منگایا اور پیشاب سے فراغت حاصل کی اس کے بعد پھر وصال ہوگیا۔ (شمائل ص ۳۵۶ ع ۲)

(۸۶) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْ قَالَ عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وصال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک پیالہ میں پانی رکھا ہوا تھا کہ اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار ہاتھ ڈالتے تھے اور چہرۂ مبارک پر پھیرتے تھے اور اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ الٰہی میں دعا فرما رہے تھے کہ یا اللہ موت کی شدائد پر میری امداد فرما۔ (شمائل ص ۳۵۷ ع ۳)

Marfat.com

عمر شریف (۸۷) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رونق افروز رہے اور تیرہ سال میں آپ پر وحی نازل ہوتی رہی، اس کے بعد مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے اور تریسٹھ ۶۳ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ (شمائل ص ۳۵۰ ۱)

(۸۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال تریسٹھ ۶۳ سال کی عمر میں ہوا۔ (شمائل ص ۳۵۱ ۲)

خواب میں زیارت (۸۹) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقۃً مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔ (شمائل ص ۳۸۶ ۱)

جنت کا باغیچہ (۹۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ۔ (رواہ البخاری و مسلم) میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں کا ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔ (معارف ج ۴ ص ۲۹۱ ۲۱۷)

زیارت روضۂ مطہرہ (۹۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان والطبرانی) جس شخص نے حج کیا اور اس کے بعد میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (معارف الحدیث ج ۴ ص ۲۹۳ ۲۱۹)

تین مساجد کی فضیلت (۹۲) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ

Marfat.com

مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ هٰذَا۔ (رواہ البخاری وغیرہ)
دنیا میں صرف تین مسجدیں ہیں جن کے علاوہ کسی مسجد کے لئے سامانِ سفر نہ باندھا جائے
مسجدِ حرام[1] مسجدِ اقصیٰ[2] اور یہ میری مسجد[3]۔ (معارف الحدیث ج ۴ ص ۲۹۲ تا ۲۹۸)

(۹۳) حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ
اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلٰوةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلٰوةٍ فِیْ هٰذَا۔
(رواہ احمد)۔ میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے، اور مسجد حرام کی ایک نماز میری اس مسجد کی سو نمازوں سے افضل ہے۔ (معارف ج ۴ ص ۲۹۰ تا ۲۹۵)

(۹۴) ایک اہم مکتوب بطور "تعزیت نامہ"

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کے ایک لڑکے کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے نام یہ تعزیت نامہ لکھوایا:—

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی مُعَاذِ بْنِ
جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَیْكَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْكَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ رَزَقَنَا وَاِیَّاكَ
الشُّكْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِیْئَةِ
وَعَوَارِیْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ اللّٰهُ بِهٖ فِیْ غِبْطَةٍ تَسُرُّ وَقَبَضَهُ
مِنْكَ بِاَجْرٍ كَبِیْرٍ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدٰی اِنِ احْتَسَبْتَهُ فَاصْبِرْ
وَلَا یُحْبِطُ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا یَرُدُّ مَیِّتًا
وَلَا یَدْفَعُ حَزَنًا وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ قَدْ، وَالسَّلَامُ۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر الملاوسط)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد مہربان نہایت رحم والا
اللہ تعالیٰ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے معاذ بن جبل کے نام۔
تم پر سلامتی ہو۔ میں سب سے پہلے اس اللہ تعالیٰ کی تم سے حمد بیان کرتا ہوں

Marfat.com

جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (بعد ازاں) دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس صدمہ کا اجر عظیم دے اور تمہارے دل کو صبر عطا فرمائے، اور ہم کو اور تم کو اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی توفیق دے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری جانیں اور ہمارے اموال اور ہمارے اہل و عیال یہ سب اللہ تعالیٰ کے مبارک عطیے ہیں اور اُس کی عطا کی ہوئی امانتیں ہیں (اس اصول کے مطابق تمہارا لڑکا بھی اللہ تعالیٰ کی امانت تھا) اللہ تعالیٰ نے جب تک چاہا خوشی اور عیش کے ساتھ تم کو اس سے نفع اٹھانے اور دل بہلانے کا موقع دیا اور جب اس کی مشیت ہوئی اپنی اس امانت کو تم سے واپس لے لیا اور (اب) وہ تم کو اس کا بڑا اجر دینے والا ہے۔ اگر تم نے ثواب اور رضاءِ الٰہی کی نیت سے صبر کیا تو تم کو اللہ تعالیٰ کی خاص نوازش اور اس کی رحمت اور اس کی طرف سے تم کو ہدایت کی بشارت ہے، پس اے معاذ! صبر کرو ایسا نہ ہو کہ جزع و فزع تمہارے اجر کو ضائع کر دے اور پھر تم کو ندامت ہو (کہ صدمہ بھی ہوا اور اجر سے بھی محرومی رہی)۔ اور یقین رکھو کہ جزع و فزع سے مرنے والا واپس نہیں آتا اور نہ ہی اس سے دل کا رنج و غم دور ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم صادر ہو چکا ہے وہ ہو کر رہے گا بلکہ یقیناً سو (حکم) ہو چکا ہے۔ والسلام

(قرآن کریم میں مصائب پر صبر کرنے والوں کو تین چیزوں کی بشارت دی گئی ہے ارشاد ہے: اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (البقرہ ۱۵۷) ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص نوازش اور عنایت ہوگی اور وہ رحمت سے نوازے جائیں گے اور وہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔" رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے اس تعزیت نامہ میں ہر اُس صاحبِ ایمان بندے کے لئے تعزیت و نصیحت اور تسلی و تشفی کا پورا پورا سامان موجود ہے جس کو کوئی رنج و غم پہنچے وہ اس ایمان افروز نصیحت سے سکون حاصل کرے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاص نوازش اور رحمت و ہدایت کی بشارت ہے)

(از معارف الحدیث ج ۲ ص ۳۰۴ تا ۳۰۷)

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام

حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے بعض انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بڑی تعریف فرمائی ہے لیکن کسی کی امت سے یہ نہیں فرمایا کہ میں تمہارے پیغمبر پر درود وسلام بھیجا ہوں تم بھی بھیجو۔ یہ اعزاز صرف رحمۃ للعالمین سید الکونین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ سورۃ احزاب ۵۶/۳۳ میں ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود وسلام بھیجا کرو۔ لہٰذا ہم کو چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ آپ پر درود وسلام بھیجیں۔ اس سلسلہ میں درود ابراہیمی درج ذیل ہے:۔

(۹۵) حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جب ہم نماز میں آپ پر درود بھیجیں تو کس طرح پڑھا کریں؟ اس کے جواب میں آپؐ نے درود ابراہیمی تلقین فرمایا (یعنی التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کے بعد اس طرح پڑھو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (صحیح بخاری ومسلم)

اے اللہ! اپنی خاص عنایت اور رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ اور حضرت محمدؐ کے گھر والوں پر جیسی کہ تو نے عنایت اور رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کے گھر والوں پر، تو حمد وستائش کا سزاوار اور عظمت و بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! اپنی خاص برکتیں نازل فرما حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کے گھر والوں پر جیسے کہ تو نے خاص برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیمؑ پر اور حضرت ابراہیمؑ کے گھر والوں پر، تو ہی حمد وستائش کے لائق ہے اور عظمت و بزرگی والا ہے۔ (معارف الحدیث ج ۳ ص ۲۹۵ تا ۲۹۸)

(۹۶) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ (رواہ مسلم)

(از معارف الحدیث ج ۵ ص ۲۹۲)

Marfat.com

خصوصی دعائیں

(حالتِ نماز میں درود شریف پڑھنے کے بعد اور سلام سے پہلے دعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیماً بھی ثابت ہے اور عملاً بھی چاہیے)

(۹۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔
(رواہ مسلم) جب تم میں سے کوئی آخری تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے (۱) جہنم کے عذاب سے۔ (۲) قبر کے عذاب سے۔ (۳) زندگی اور موت کی آزمائش سے۔ (۴) اور دجال کے شر سے۔ (از معارف الحدیث ج ۳ ص ۱۶۷)

(۹۸) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرما دیجئے جو میں نماز میں مانگا کروں؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا یوں عرض کیا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (رواہ البخاری و مسلم) اے اللہ! میں نے تو اپنے اوپر بہت ہی ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی نہیں جو گناہوں کو بخش سکتا ہو اور معافی دے سکتا ہو، پس اے میرے اللہ! تو محض اپنی طرف سے اور اپنے فضل و کرم سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اور بس تو ہی بہت بخشنے والا اور بہت رحم فرمانے والا ہے۔ (از معارف الحدیث ج ۳ ص ۱۶۹)

سلام کے بعد ذکر اور دعا:۔

(۹۹) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ کلمۂ استغفار پڑھتے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے پھر اس کے بعد کہتے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (مسلم) اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے اور تیرے ہی ہاتھ میں سلامتی ہے، تو ہی برکت والا ہے، اے بزرگی اور بڑائی والے،

تعظیم تشریح از (صحیح مسلم) از معارف الحدیث ج ۳ ص ۱۷۴)

Marfat.com

(۱۰۰) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے فرمایا: مجھے تجھ سے محبت ہے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے بھی آپ سے محبت ہے آپ نے فرمایا تو اس محبت ہی کی بنا پر میں تجھ سے کہتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ضرور کیا کرو اور کبھی اس کو نہ چھوڑو: رَبِّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (رواہ احمد والبوداؤد والنسائی) اے میرے رب! میری مدد فرما اور مجھے توفیق دے اپنے ذکر کی اور اپنے شکر کی اور اپنی اچھی عبادت کی"۔ (از معارف الحدیث ج ۳ ص ۱۷۳)

(۱۰۱) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ کہا کرتے تھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (رواہ البخاری ومسلم) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا اور یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی حکومت اور فرمانروائی ہے اور وہی حمد و ستائش کا مستحق ہے اور ہر چیز پر اسی کی قدرت ہے اے اللہ! جو کچھ تو کسی کو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جس چیز کے نہ دینے کا تو فیصلہ کرلے کوئی اس کو دینے والا نہیں، اور کسی سرمایہ دار کو اس کا سرمایہ تجھ سے مستغنی نہیں کرسکتا (یعنی بڑے سے بڑا سرمایہ دار اور صاحب جاہ و عظمت بھی ہر آن تیرے ہی کرم کا محتاج ہے) (معارف الحدیث ج ۳ ص ۱۷۵)

(۱۰۲) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعوذ کے یہ کلمات سکھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بخل اور کنجوسی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں نکمی عمر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنوں سے اور قبر کے عذاب سے"۔ (از معارف الحدیث ج ۳ ص ۱۷۶)

Marfat.com

(۱۰۳-) حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اس طرح دعا کرتے) اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُکَ الْحَقُّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَاَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ (رواہ احمد والشیخان ومالک والثلاثۃ)

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، زمین و آسمان اور جو مخلوق اس میں ہے رب کا تو نور تو ہی ہے اور تمام تعریفیں صرف تیرے ہی لئے ہیں، زمین و آسمان اور جو مخلوق اس میں ہے رب کا قائم رکھنے والا بھی صرف تو ہی ہے اور تمام تعریفیں بھی صرف تیرے ہی لئے ہیں، تو سچا ہے اور تیرا قول بھی سچا ہے، تیرا وعدہ بھی سچا ہے اور تیری ملاقات بھی سچی ہے، جنت حق ہے دوزخ حق ہے اور قیامت کا آنا بھی حق ہے اے اللہ! میں تیرا ہی مطیع ہوا تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی بھروسہ کیا۔ تیری ہی طرف متوجہ ہوا، تیری ہی طاقت سے اپنے دشمن کا مقابلہ کیا اور تیری ہی طرف فیصلہ کے لئے رجوع کیا۔ لہٰذا میرے گناہ جو میں کر چکا اور جو بعد میں کروں، جو پوشیدہ کئے اور جو ظاہر طور پر کئے سب بخش دے تو ہی میرا معبود ہے تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں۔ (از ترجمان السنۃ ج ۱ ص ۳۶۲ ع ۲۹)

دعا کی عظمت

(۱۰۴-) حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (سورۂ مومن ع ۷) "دعا عین عبادت ہے"۔ اس کے بعد آپؐ نے سند کے طور پر یہ آیت پڑھی۔ "تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو (مانگو) میں قبول کروں گا اور تم کو دوں گا" اور جو لوگ میری عبادت سے روگردانی کریں گے ان کو ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں جانا ہوگا۔ (مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، ابن ماجہ وغیرہ (از معارف ج ۵ ص ۷۱)

(۱۰۵-) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ: دعا عبادت کا مغز ہے۔ (رواہ الترمذی) (از معارف الحدیث ج ۵ ص ۷۲)

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کے فضائل و مناقب

رسول اللہ کی نبوت (۱۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے آپ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن یا رسول اللہ! آپ کو نبوت کب ملی؟ آپ نے فرمایا اس وقت ملی جبکہ حضرت آدمؑ ابھی روح و جسم کے درمیان تھے (یعنی ان میں روح نہیں پھونکی گئی تھی۔ (از ترجمان السنہ ج ۱ ص ۱۱۴ ح ۳۷۹)

رسول اللہ دورۂ نبوت شروع کرنے اور ختم کرنے پر مامور تھے (۱۰۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مرفوع روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: جعلت امتک ھم الاخرون وھم الاولون (الی قولہ) جعلتک اول النبیین خلقا و اخرھم (الی قولہ) وجعلتک فاتحا وخاتما (اخرجہ ابو نعیم) (اے رسول) تیری امت کو میں نے سب سے آخر میں بھیجا ہے اور وہ حساب میں سب سے پہلے ہوگی۔ اور میں نے تجھ کو نبیوں میں سب سے پہلے پیدا کیا اور سب سے آخر میں بھیجا۔ میں نے تجھ کو فاتح یعنی دورۂ نبوت شروع کرنے والا بنایا اور تجھ ہی کو اس کا ختم کرنے والا بنایا ہے۔ (از ترجمان السنہ ج ۱ ص ۱۱۶ ح ۳۸۴)

رسول اللہ کے فضائل (۱۰۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قال فضلت علی الانبیاء وبست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون (رواہ مسلم والبخاری)۔ انبیاء علیہم السلام پر مجھ کو چھ فضیلتیں عطا ہوئی ہیں (۱) مجھے مختصر کلمات معانی کثیرہ کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔ (۲) دشمن پر رعب ڈال کر میری مدد کی گئی ہے۔ (۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا ہے۔ (۴) تمام زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والا بنا دی گئی ہے (۵) تمام مخلوق کی طرف مجھ کو (نبی بنا کر) بھیجا گیا ہے۔ (۶) انبیاء کا سلسلہ میری ذات پر ختم کر دیا گیا ہے۔ (ترجمان السنہ ج ۱ ص ۱۲۵ ح ۳۹۳)

Marfat.com

(۱۰۹) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-
اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ (رواہ مسلم)
قیامت کے دن جس نبی کے ماننے والے سب سے زیادہ ہوں گے وہ میں ہوں اور جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے کے لئے دستک دے گا وہ بھی میں ہوں گا۔ (ترجمان السنہ ج ۳ ص ۱۱۹)

رسول اللہ کی محبت (۱۱۰) حضرت انسؓ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (متفق علیہ) تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے لئے اس کے اپنے بیٹے، باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔ (از ترجمان السنہ ج ۱ ص ۷۷)

انبیاء علیہم السلام کی بعض خصوصیات

(۱۱۱) حضرت اوس بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ (رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی وغیرہ)
تمہارے سب دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے، اسی دن حضرت آدمؑ پیدا کئے گئے اسی دن ان کی وفات ہوئی۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی میں صور کی آواز سے لوگوں پر بیہوشی طاری ہوگی لہٰذا اسی دن میں تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے راوی کہتا ہے کہ صحابہؓ نے تعجب سے دریافت کیا یا رسول اللہ ہمارا درود بھلا آپ کے سامنے کس طرح پیش ہوگا جبکہ آپ کا جسم اطہر تو مٹی میں مل چکا ہوگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاءؑ کے اجسام پر کوئی اثر کرے۔ (ترجمان السنہ ج ۳ ص ۱۰۶ تا ۲۹۳)

(۱۱۲) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِہِمْ یُصَلُّوْنَ (رواہ ابویعلیٰ والبزار) انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ (از ترجمان السنہ ج ۳ ص ۱۷۱ تا ۳۰۸)

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

معجزات خواہ کتنے ہی بیسار قیاس کیوں نہ ہوں مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے، اور اس کی مشیت و ارادہ کے بغیر ان کا صدور ہرگز ناممکن ہے۔ تیز آپ کا سب سے بڑا اور زندہ رہنے والا معجزہ چشمۂ آفتابِ عالم جگمگا اٹھا وہ یہی قرآن عظیم ہے

(ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۱۷۱) باقی چند معجزات ملاحظہ ہوں:۔

وحی (۱۱۳) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَامِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیٌّ اِلَّا اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَامِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُهٗ وَحْیًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَیَّ فَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۴۶ فی کتاب نزول الوحی) انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس کو خاص خاص ایسے معجزات عطا نہ ہوئے ہوں جن کی مناسبت کی وجہ سے لوگ ان پر ایمان لائے ہیں مگر جو خاص معجزہ مجھ کو عطا ہوا ہے وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل فرمائی اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں اتباع کرنے والوں کی سب سے زیادہ تعداد میری امت کی ہوگی۔ (از ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۳۵۲)

آواز کا کانوں تک پہنچنا (۱۱۴) حضرت عبدالرحمٰن بن معاذؓ سے روایت ہے کہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَفُتِحَتْ اَسْمَاعُنَا وَفِیْ لَفْظٍ فَفَتَحَ اللّٰهُ اَسْمَاعَنَا حَتّٰى اِنْ كُنَّا لَنَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ وَنَحْنُ فِیْ مَنَازِلِنَا (رواہ ابن سعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ہمارے سامنے خطبہ دیا تو اس کو سننے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے کان اس طرح کھول دیئے تھے کہ ہم تمام حجاج جہاں جہاں بیٹھے ہوئے تھے آپ کی آواز سب وہیں سن رہے تھے۔" (از ترجمان السنۃ ج ۳ ص ۱۰۲)

انگشتانِ مبارک سے پانی جاری ہونا (۱۱۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم تو معجزات کو برکت سمجھتے تھے اور تم ان کو خوف کی چیز سمجھتے ہو۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، پانی کی کمی ہوگئی: فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِیْهِ مَاءٌ قَلِیْلٌ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَى الطُّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ

رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ (رواہ البخاری) آپ نے فرمایا تلاش کرو کسی کے پاس کچھ پانی ہو تو لے آؤ۔ لوگ ایک برتن لے آئے جس میں تھوڑا سا پانی تھا آپ نے اس برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈالا اور فرمایا آؤ اور وضو کے لئے پانی لو اور اللہ تعالیٰ کی برکت حاصل کرو۔ (عبداللہ کہتے ہیں کہ) میں نے بچشم خود دیکھا کہ آپ کی انگلیوں سے پانی چشمے کی طرح پھوٹ رہا ہے۔ اور آپ کے عہد مبارک میں ایسا بھی ہوتا تھا کہ ہم کھانا کھایا کرتے تھے اور کھانے کی تسبیح (کی آواز) اپنے کانوں سے سنا کرتے تھے۔ (از ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۱۳۷)

پہاڑ کا مطیع ہونا (۱۱۶) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَ اسْكُنْ وَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ (رواہ البخاری) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) احد پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر و عمر اور عثمانؓ تھے، تو پہاڑ ہلنے لگا آپ نے اس پر پاؤں مار کر فرمایا کہ ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔" (از ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۱۳۴)

بت شکنی (۱۱۷) حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ سِتُّونَ وَثَلَاثُ مِائَةِ نُصُبٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ (رواہ البخاری وغیرہ) کہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو اس وقت بیت اللہ شریف کے ارد گرد تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت رکھے ہوئے تھے آپ اپنے ہاتھ کی لکڑی سے ان کی طرف اشارہ کرتے اور فرماتے جاتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ فاکہی کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ کی لکڑی بت کو لگتی بھی نہ تھی اور وہ خود بخود گر کر نیچے آ پڑتا تھا۔

(از ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۲۴۴ ـ ۱۴۱۸)

Marfat.com

ارشاداتِ نبوی

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی النبی الامی الذی لانبی بعدہٗ، اما بعد حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ارشاد فرماتا ہے: یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا ۝ (الاحزاب ۴۵ تا ۴۷/۳۳) "اے نبی! بلاشبہ ہم نے تم کو گواہ بنا کر خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف اسی کے حکم سے بلانے والا اور ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا۔ اور مؤمنوں کو بشارت دیدو کہ (یہ) ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔"

اب "ارشاداتِ نبوی" کے عنوان کے تحت چند احادیث حروفِ تہجی کے اعتبار سے ملاحظہ ہوں:۔

(الف)

اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنا (۱۱۸) حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ (رواہ ابوداؤد) "بندوں کے اعمال میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ محبت ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو، اور وہ بغض وعداوت ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔" (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۳۶ ـــ ۱۹۷)

(۱۱۹) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ (رواہ مسلم) ـــ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کہاں ہیں میرے وہ بندے جو میری عظمت وجلال کی وجہ سے آپس میں الفت ومحبت

Marfat.com

رکھے گا؟ آج جبکہ میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے میں اپنے ان بندوں کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا۔" (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۴۱)

اللہ تعالیٰ کی ذات میں کھوج کرید کی ممانعت

(۱۲۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قَالَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا، مَنْ خَلَقَ كَذَا، حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ" (رواہ الثلاثہ) ــــ شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا اور فلاں کو کس نے بنایا؟ حتیٰ کہ یہ کہتا ہے کہ (بتاؤ) تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب یہاں تک معاملہ پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہیے اور خاموش ہو جانا چاہیے۔" (رواہ الثلاثہ) ــــ (ترجمان السنۃ ج ۱ ص ۳۱)

اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلنا

(۱۲۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ تُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔ (رواہ ابن ماجہ) جس مومن بندہ کی دونوں آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو نکلیں اگرچہ وہ آنسو مکھی کے پر کی برابر ہو، پھر اس آنسو کا کچھ حصہ اس کے چہرے کے کسی حصے پر گر جائے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔" (از جواہر الحدیث ص ۱۶۱ ج ۱)

اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی

(۱۲۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قَالَ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ (رواہ الشیخان وغیرہ)۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے داہنے دستِ مبارک میں زمین کو لے گا اور آسمانوں کو لپیٹ کر فرمائے گا کہ میں ہی بادشاہ ہوں، اب زمین کے بادشاہ کدھر ہیں۔"

(از ترجمان السنۃ ج ۱ ص ۲۳۲)

Marfat.com

(۱۲۳) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب قصوروار ہو مگر جس کو میں چاہوں بچالوں پس مجھ سے بخشش طلب کیا کرو میں تم کو بخش دوں گا، جو شخص یہ جانتا ہے کہ مجھے بخشش کی طاقت ہے پھر مجھ سے بخشش مانگتا ہے تو میں اس کو بخش دیتا ہوں اور کوئی پروا نہیں کرتا، تم سب گمگردہ راہ ہو مگر جس کو میں چاہوں راہ دکھا دوں پس مجھ سے ہدایت مانگا کرو میں تم کو ہدایت دوں گا، تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں بے نیاز کردوں پس مجھ سے مانگو میں تم کو بے نیاز کردوں گا، اگر تمہارے اگلے پچھلے (ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جن اور انسان، چھوٹے بڑے، مرد و عورت) زندہ اور مردہ تر اور خشک سب مل کر میرے بندوں میں سب سے زیادہ متقی القلب بندہ کی طرح ہو جائیں تو بھی میری سلطنت میں مچھر کے پر کی برابر کوئی کمی نہیں آسکتی، اور اگر سب کے دل متقی سے متقی انسان کی طرح ہو جائیں تو بھی میری سلطنت میں مچھر کے پر کی برابر زیادتی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر تمہارے اول و آخر زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب مجتمع ہو جائیں اور ان میں کا ہر سائل مجھ سے وہ مانگے جو اس کی انتہائی آرزو ہو پھر ان میں ہر سائل کو میں اس کی منہ مانگی مراد دیدوں تو بھی میرے خزانے میں کچھ کمی نہ آئے گی جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص سمندر کے کنارے سے گذرے اور اس میں سوئی ڈبو کر نکال لے (تو سمندر میں کوئی کمی نہیں آئے گی) اسی طرح میری سلطنت میں بھی کچھ کمی نہیں آتی اس لئے کہ میں سخی ہوں بزرگی والا ہوں، بے نیاز ہوں، میری بات یہی بخشش اور میری بات میں میرا عذاب ہے جب میں کسی چیز کے کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو بس یہ کہدیتا ہوں کہ (کُنْ فَیَکُوْنَ) موجود ہو جا، وہ موجود ہو جاتی ہے۔" (رواہ احمد و مسلم و ترمذی) (از ترجمان السنۃ ج ۱ ع ۲۴ ص ۲۹۹)

احادیث شریفہ کی نشر و اشاعت (۱۲۴) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ۔ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا خُلَفَائُکَ۔ قَالَ اَلَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ وَیَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَ یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ" (رواہ الطبرانی) — "اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما" ہم نے کہا یا رسول اللہ! آپ کے خلفا کون ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔" (یعنی جو لوگ میرے بعد

Marfat.com

(۱۲۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَیْرُ فَقِیْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰی مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ (رواہ الترمذی وابوداؤد عن زید بن ثابتؓ)

اللہ تعالیٰ اپنے اس بندہ کو شاد و شاداب رکھے جو میری بات سنے پھر اُسے یاد کرلے اور محفوظ رکھے اور دوسروں تک اس کو پہنچائے پس بہت سے لوگ فقہ (علم دین) کے حامل ہوتے ہیں مگر خود فقیہ نہیں ہوتے، اور بہت سے علمِ دین کے حامل اس کو ایسے بندوں تک پہنچا دیتے ہیں جو اُن سے زیادہ فقیہ ہوں۔ (معارف الحدیث ج ۲ مقدمہ ص ۲۴)

آسان حساب کے لئے دعا (۱۲۶) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ اپنی بعض نمازوں میں یہ دعا کیا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْیَسِیْرُ؟ قَالَ اَنْ یَّنْظُرَ فِیْ کِتَابِهٖ فَیَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ یَوْمَئِذٍ یَا عَائِشَةُ هَلَكَ: (رواہ احمد) —— اے اللہ! میرے اعمال کا حساب آسان لینا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آسان حساب کیا ہے اور اس کی صورت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ آسان حساب کی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنی کتاب میں دیکھ لے پھر اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرما دے۔ بات یہ ہے کہ اس دن جس کی کتاب دیکھ کر اس حساب میں پوچھ گچھ کی جائے تو (سمجھ لو) اے عائشہؓ وہ ہلاک ہو گیا۔" (از جواہر الحدیث ص ۲۲۷ ج ۲۳۴)

ایمانِ کامل (۱۲۷) حضرت عمرو بن جمعہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: یَقُوْلُ لَا یَسْتَحِقُّ الْعَبْدُ صَرِیْحَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یُحِبَّ لِلّٰهِ وَیُبْغِضَ لِلّٰهِ فَاِذَا اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَحَقَّ الْوِلَایَةَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی: (رواہ احمد) —— بندہ کا ایمان اس وقت تک خالص اور کامل نہیں ہو سکتا جبتک کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے دوستی اور اسی کے لئے دشمنی کرنے کا عادی نہ ہو جائے پھر جب وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے تو اب اس کا مستحق

Marfat.com

ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی ولایت سے نواز دے۔" (از ترجمان السنۃ ج ۲ ص ۵۱۱)

ایمان اور تقویٰ (۱۲۸) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: یَقُوْلُ الْاِسْلَامُ عَلَانِیَۃٌ وَالْاِیْمَانُ فِی الْقَلْبِ قَالَ ثُمَّ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ اِلٰی صَدْرِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ ثُمَّ یَقُوْلُ التَّقْوٰی ھٰھُنَا

(رواہ احمد والبزار وابو یعلی وابن ابی شیبہ وسندہ جید) ــــ کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے اور ایمان اس اعتقاد کا نام جو دل میں ہے، اس کے بعد آپؐ نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ فرمایا، راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا تقویٰ اس جگہ ہے۔"

(از ترجمان السنۃ ج ۲ ص ۹۶ ـ ۳۴۵)

افضل ایمان (۱۲۹) حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اَفْضَلَ الْاِیْمَانِ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ اللّٰہَ مَعَکَ حَیْثُمَا کُنْتَ (رواہ الطبرانی) ــــ سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تم اس بات کا یقین رکھو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو۔" (از ترجمان السنۃ ج ۳ ص ۵۰۸)

نیز قرآن کریم کا ارشاد ہے: وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ (الحدید ۵۷/۴) وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو۔

ایمان کا پرانا ہونا (۱۳۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ..... ایمان تمہارے سینوں میں اسی طرح پرانا اور کمزور ہو جاتا ہے جس طرح کپڑا پرانا ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کو از سر نو تازہ اور مستحکم کر دے۔" (از ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۳۶۸ ـ ۱۱۵)

ایمان کا پرانا ہونا

(۱۳۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جَدِّدُوْا اِیْمَانَکُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ نُجَدِّدُ اِیْمَانَنَا قَالَ اَکْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اخرجہ الحاکم فی کتاب التوبہ) ــــ ایمان کی تجدید کر لیا کرو۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ! ایمان کی تجدید کس طرح کریں؟ آپؐ نے فرمایا کہ کثرت کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا کرو۔" (از ترجمان السنۃ ج ۲ ص ۶۵ ـ ۳۶۹)

Marfat.com

اطمینان ووقار (۱۳۲) حضرت عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَالَ عَلَيْكُمْ بِالسَّمْتِ الْحَسَنِ وَالسَّمْتِ السُّوْءِ وَالْاِقْتِصَادِ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ (رواہ الترمذی) — اچھی سیرت اور اطمینان ووقار سے اپنے کام انجام دینے کی عادت اور میانہ روی نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ (از معارف) الحدیث ج ۲ ص ۲۳۴ ۱۷۱

امانت اور وفاءِ عہد (۱۳۳) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خطبہ ایسا کم دیا ہوگا جس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ: لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) — جس شخص میں امانت نہیں اس کا ایمان بھی کچھ نہیں اور جس میں وفاءِ عہد نہیں اس کا دین بھی کچھ نہیں۔ (از ترجمان السنۃ ج ۳ ص ۲۵۳ ۵۶۵)

اُمّت کیلئے مبارکباد (۱۳۴) حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طُوْبٰى لِمَنْ اٰمَنَ بِيْ وَرَاٰنِيْ مَرَّةً وَطُوْبٰى لِمَنْ اٰمَنَ بِيْ وَلَمْ يَرَنِيْ مِائَةَ مَرَّةٍ (رواہ احمد) جس شخص نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کیلئے تو ایک بار مبارکباد، اور جس نے مجھے نہیں دیکھا اور پھر ایمان لایا اس کیلئے بار بار مبارکباد (از ترجمان السنۃ ج ۲ ص ۲۵۲)

(ت)

تجارت میں صدق (۱۳۵) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ (رواہ الترمذی والدارمی والدارقطنی) — سچا اور امانت دار سوداگر انبیاء و صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (معارف الحدیث ج ۲ ص ۳۶۲ ۱۹۷)

(۱۳۶) حضرت عبید بن رفاعہؓ اپنے والد رفاعہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

قَالَ التُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَ بَرَّ وَ صَدَقَ (رواہ الترمذی وابنِ ماجہ والدارمی) ـــــ تاجر لوگ قیامت کے دن بدکار اٹھائے جائیں گے (یعنی بدکاروں کی جیسا حشر ہوگا) سوائے اُن تاجروں کے جنھوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ (نیکی) اور حُسنِ سلوک اور سچائی کو برتا ہوگا۔ (اسحاف الجدیث ج۲ ص ۲۶۳ ح ۱۹۸)

تصاویر (۱۳۷) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے ہاں ایک پردہ تھا جس پر پرندوں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں اس کو دیکھ کر رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یَا عَائِشَةُ حَوِّلِيْهِ فَاِنِّيْ اِذَا رَاَيْتُهٗ ذَكَرَتُ الدُّنْيَا (رواہ احمد) ـــــ اے عائشہؓ! اس پردے کو ہٹا دو اور اس کو درمیان سے ہٹا دو، اس لئے کہ جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو دنیا کے سامان نظر میں آجاتے ہیں (جو میرے پروردگار کے نزدیک مذموم و قبیح ہے) (از جواہر الحدیث ص ۳۷ ج ۲)

(۱۳۸) حضرت ابنِ مقاتل، عبداللہ، معمر، زہری، عبیداللہ بن عبداللہ، حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ابو طلحہؓ کو فرماتے ہوئے سُنا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ تَمَاثِيْلُ (بخاری شریف ج۱ ص ۴۵۸ ـــ کمر ۲۹) کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور جاندار وں کی تصویر ہو۔

(۱۳۹) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تصاویر کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کو تم نے بنایا ہے اب اس میں جان ڈالو۔ (بخاری شریف باب ۱۲۸۵)۔

تعریف کرنے میں احتیاط کرنی چاہئے (۱۴۰) حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب نے ایک دوسرے صاحب کی تعریف (اور بہت زیادہ مبالغہ کیا) تو آپؐ نے فرمایا: فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِيْكَ ثَلٰثًا۔ ـــ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ اِنْ كَانَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذٰلِكَ وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا (رواہ البخاری ومسلم) ـــــ کہ تم نے اپنے اس بھائی کی گردن کاٹ دی (یعنی ایسا کام کیا جس سے وہ ہلاک ہو جائے) یہ بات آپؐ نے تین مرتبہ فرمائی۔ (پھر فرمایا) جو کوئی تم میں سے (کسی بھائی کی) تعریف کرنا

Marfat.com

ضروری ہی سمجھے اور اس کو تعریف کا مستحق سمجھے تو یوں کہے کہ میں فلاں بھائی کے بارے میں ایسا گمان کرتا ہوں اور اس کا حساب کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے (یعنی صحیح حقیقت کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے) اور ایسا نہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی جیسی پاکیزگی کا کسی پر حکم لگائے (یعنی کسی کے حق میں ایسی بات نہ کہے جو اللہ تعالیٰ کی مقدس شان کے برابر ہو) (معارف الحدیث ج ۶ ص ۱۹۲ ع ۱۷۶)

تعریف کرنے والے کے منہ پر خاک (۱۴۱-) حضرت مقداد رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ (رواہ مسلم) ـــــ جب تم مداحین (زیادہ تعریف کرنے والوں) کو دیکھو تو ان کے منہ پر خاک ڈال دو۔ (از معارف الحدیث ج ۶ ص ۱۷۶)

تقدیر کو صرف دعا ہی پلٹ سکتی ہے (۱۴۲-) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا یَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ یُصِیْبُهُ (رواہ ابن ماجہ) ـــــ تقدیر کو کوئی چیز پلٹ نہیں سکتی مگر صرف دعا، اور مقررہ عمر میں کوئی شے زیادتی نہیں کر سکتی مگر نیکی، اور یقیناً آدمی گناہوں کی شامت سے کبھی رزق سے بھی محروم ہو جاتا ہے (ترجمان السنۃ ج ۳ ص ۹۴)

بالتقویٰ (۱۴۳-) حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: قَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَیْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰی (رواہ احمد) ـــــ تم کو اپنی ذات سے نہ کسی گورے کے مقابلے میں بڑائی حاصل ہے نہ کسی کالے کے مقابلے میں، البتہ تقویٰ یعنی خوفِ خدا کی وجہ سے تم کسی کے مقابلے میں بڑے ہو سکتے ہو۔ (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۶۱) اسی حقیقت کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے: اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ (الحجرات ۴۹/۱۳) بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں مکرم (عزت والا) وہی ہے جو متقی ہے۔

(۱۴۴-) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ (رواہ مسلم) ـــــ بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو اور تمہارے

Marfat.com

اموال کو نہیں دیکھتا ولیکن تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔
(جو تقویٰ کا محل ہے)"۔ (از جواہر الحدیث ص ۶۱۶ ح ۱۲۶)

اور بعض کتابوں میں اس طرح ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اعمال کو نہیں دیکھتا ولیکن تمہارے دلوں کو اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔

(۱۲۵) حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ (رواہ مسلم) ـــــ اللہ تعالیٰ اُس متقی دولت مند بندہ سے محبت کرتا ہے جو (تقویٰ اور دولت مندی کے باوجود) غیر معروف اور پوشیدہ رہتا ہو"۔ (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۱۶ ح ۷۲)

پ

پانچ نصیحتیں (۱۲۶) حضرت عمرو بن میمونؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ (رواہ الترمذی) ـــــ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جان لو: یعنی اپنی جوانی کو سخت بڑھاپے سے پہلے، اپنی تندرستی کو بیماری سے پہلے اور تونگری کو فقر اور تنگی سے پہلے، اور اپنے وقت کی فراغت کو مشغول ہونے سے پہلے، اور اپنی زندگی کو مرنے سے پہلے غنیمت جان لو۔ (از جواہر الحدیث ص ۱۵ ح ۱۷)

پراگندہ لوگ (۱۲۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ (رواہ مسلم) بہت سے پراگندہ بالوں والے گرد و غبار میں میلے کچیلے جن کو دروازوں پر دھکے دے جائیں اگر وہ (کسی کام کے لئے) اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا کردے گا"۔
(از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۲۷ ح ۷۸)

اسیران جہاں را بحقارت منگر — تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

Marfat.com

ج

جہاد (۱۴۸) اسمٰعیل، مالک، ابوالزناد، اعرج حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ بِاَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرْجِعَهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ (رواہ البخاری ۱۲۵۹ ، ۲۳۰۵) ـــــ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور صرف اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی غرض سے اور اس کے کلمات کی تصدیق کے لئے گھر سے نکلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس بات کا ضامن ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے یا اس کو اپنے گھر کی طرف اجر یا غنیمت کے ساتھ لوٹا دے۔" (از بخاری شریف)

جھوٹ بولنا (۱۴۹) حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وَيْلٌ لِّمَنْ يُّحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهٗ وَيْلٌ لَّهٗ۔" (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والدارمی) ـــــ اس شخص پر افسوس صد افسوس ہے جو صرف اتنی بات کے لئے جھوٹ بولتا ہے کہ لوگوں کو خوش کر دے اور ان کو ذرا ہنسا دے۔" (ترجمان السنہ ج ۳ ـــ ۸۵۴)

(۱۵۰) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ اَمْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ" (رواہ البخاری ومسلم) ـــــ جس شخص نے حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی مسلمان کا مال لے لے تو قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کی پیشی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک اور ناراض ہوگا۔" (معارف الحدیث ج ۳ ـــ ۲۰۳)

جنت کا وعدہ (۱۵۱) حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قَالَ اضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِّنْ

Marfat.com

اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ (رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان) ——— تم چھ باتوں کے ضامن ہو جاؤ اور ان کی ذمہ داری لے لو تو میں تمہارے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں ——

(وہ چھ باتیں یہ ہیں): جب بات کرو تو ہمیشہ سچ بولو۔ جب کسی سے وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو۔ جب کوئی امانت تم کو سپرد کی جائے تو اس کو ٹھیک ٹھیک واپس کر دو۔ اور حرام کاری سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ اور جن چیزوں کی طرف نظر کرنے سے منع کیا گیا ہے ان کی طرف سے آنکھیں بند کر لو۔ اور جن موقعوں پر ہاتھ روکنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں ہاتھ روک لو۔" (از معارف الحدیث ج ۳ ص ۱۹۶)

(ح)

حاکم کی اطاعت (۱۵۲) حضرت ابو النعمان، حماد بن زید حضرت ابو عثمان، ابو رجاء العطاردی، حضرت ابن عباس، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً (بخاری شریف کتاب الفتن ج ۳ ص ۱۹۳۶)

——— جو شخص اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اس کو ناپسند ہو تو اس کو چاہیئے کہ صبر سے کام لے اس لئے کہ جو شخص جماعت سے اگر ایک بالشت بھی جدا ہوا اور مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔"

حج کی نیت (۱۵۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَحُجُّ أَغْنِيَاءُ أُمَّتِي لِلنُّزْهَةِ وَأَوْسَاطُهُمْ لِلتِّجَارَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ وَفُقَرَاؤُهُمْ لِلْمَسْأَلَةِ (خرجہ ابو الفرج گذا فی ام القری للحافظ محب الطبری) ———

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ میری امت کے مالدار لوگ سیر و تفریح کی نیت سے حج کرینگے اور درمیانہ درجہ کے لوگ تجارت کیلئے اور قاری ریا و شہرت کیلئے اور فقیر بھیک مانگنے کے لئے۔ (جواہر الحکم ج ۱ ص ۶)

Marfat.com

حسد کی برائی (۱۵۴) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ: (رواہ ابوداؤد) ــــ تم حسد کے مرض سے بہت بچو، حسد آدمیوں کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۳۰)

حلال روزی کی تاکید (۱۵۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طَلَبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ: (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) ــــ حلال روزی حاصل کرنے کی کوشش کرنا فرض کے بعد فریضہ ہے۔ (معارف الحدیث ج ۷ ص ۴۵)

(خ)

خاموشی (۱۵۶) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَمَتَ نَجَا (مسند احمد، جامع ترمذی، مسند دارمی، شعب الایمان للبیہقی) ــــ جو خاموش رہا وہ نجات پاگیا۔ (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۸۰)

(۱۵۷) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر غفاریؓ سے فرمایا: یَا اَبَاذَرٍّ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ ھُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّھْرِ وَاَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ؟ قَالَ قُلْتُ بَلٰی، قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھِمَا (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) کہ میں تم کو ایسی دو خصلتیں بتادوں جو پیٹھ پر بہت ہلکی اور میزان میں بہت بھاری ہیں؟ ابوذرؓ نے عرض کیا ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا خاموش رہنے کی عادت اور حسن اخلاق۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضے میں میری جان ہے مخلوق کے اعمال میں یہ دونوں چیزیں بے مثل ہیں۔ (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۸۲)

(۱۵۸) حضرت علی بن حسینؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ (رواہ الترمذی وغیرہ) ــــ کہ آدمی کے اسلام کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار باتوں کا مشغلہ قطعاً چھوڑ دے۔ (از جواہر الحکم ج ۳ ص ۵۴)

Marfat.com

خوفِ خدا اور فکرِ آخرت (۱۵۹) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا (رواہ البخاری) ــــ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر (اللہ تعالیٰ کے قہر و جلال اور قیامت کے ہولناک احوال کے متعلق وہ سب) تم کو معلوم ہو جائے جو مجھ کو معلوم ہے تو تمہارا ہنسنا بہت کم ہو جائے اور رونا بہت بڑھ جائے۔ (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱)

(۱۶۰) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی شَابٍّ وَّھُوَ فِی الْمَوْتِ فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُکَ قَالَ اَرْجُو اللّٰہَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنِّیْ اَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبٍ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَا یَرْجُوْ وَاٰمَنَہٗ مِمَّا یَخَافُ (رواہ الترمذی) ــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس اس کے آخری وقت میں تشریف لے گئے (جبکہ وہ اس دنیا سے رخصت ہونے والا تھا) آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ اس وقت تم خود کو کس حال میں پاتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میرا یہ حال ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید بھی رکھتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی مجھے اپنے گناہوں کی سزا اور عذاب کا بھی ڈر ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا یقین جانو جس دل میں امید اور خوف کی یہ دونوں کیفیتیں ایسے عالم میں (موت کے وقت) جمع ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ ضرور عطا فرمائے گا جس کی اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے اور اس عذاب سے ضرور اس کو محفوظ رکھے گا جس کا اس کے دل میں خوف و ڈر ہے۔" (از معارف الحدیث ج ۳ ص ۱۱)

خفیہ عمل کے اثرات (۱۶۱) حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ کَانَتْ لَہٗ سَرِیْرَۃٌ صَالِحَۃٌ اَوْ سَیِّئَۃٌ اَظْھَرَ اللّٰہُ مِنْھَا رِدَاءً یُعْرَفُ بِہٖ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان و مشکوٰۃ) ــــ جس کوئی خفیہ عمل کریگا خواہ وہ نیک ہو یا بد اللہ تعالیٰ اس کے اثرات اس کے چہرہ پر ظاہر کر دے گا جس کی وجہ سے وہ عوام و خواص میں شناخت کر لیا جائیگا کہ وہ نیک ہے یا بد۔

(ثمرات الحکم ص ۱۰۸ ج ۲)

Marfat.com

خوش اخلاقی (۱۶۲) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا (رواہ البخاری فی الادب المفرد و مسلم) "تم میں سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں"۔ (واضح رہے کہ ایمان کے بغیر اخلاق تو کسی عمل کا حتیٰ کہ عبادات کا بھی کوئی اعتبار نہیں) (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۰۱)

(۱۶۳) حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا قَالَ اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ: (رواہ ابوداؤد والترمذی) ——— قیامت کے دن مومن کی میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزنی اور بھاری چیز جو رکھی جائے گی وہ اس کے اچھے اخلاق ہوں گے"۔ (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۰۳)

(۱۶۴) حضرت امام مالکؒ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ آپؐ نے فرمایا قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ: (رواہ فی الموطا و رواہ احمد عن ابی ہریرۃؓ) ——— میں اس لئے تو بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقی خوبیوں کو کمال تک پہنچا دوں"۔ (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۰۷)

(د)

بیباکی مذمت (۱۶۵) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ھَلْ مِنْ اَحَدٍ یَمْشِیْ عَلَی الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاہُ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کَذٰلِکَ صَاحِبُ الدُّنْیَا لَا یَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) ——— کیا کوئی شخص ایسا ہو سکتا ہے کہ پانی پر چلے لیکن اس کے پاؤں نہ بھیگیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا تو کوئی شخص بھی نہیں ہو سکتا پھر آپؐ نے فرمایا تو پھر یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ آدمی مالدار ہو اور پھر گناہوں سے بچ سکے"۔

(از جواہر الحدیث ص ۱۳۲)

Marfat.com

دُنیا سے بے تعلقی (۱۶۶) حضرت ابوہریرہؓ اور ابوطلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْعَبْدَ یُعْطٰی زُهْدًا فِی الدُّنْیَا وَ قِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ یُلَقَّی الْحِکْمَةَ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)
جب تم کسی اللہ کے بندے کو دیکھو کہ اس کو دنیا سے بے تعلقی اور کم گوئی کی عادت نصیب ہوگئی ہے تو اس کے پاس جاکر بیٹھا کرو کیونکہ اس کے دل میں حق تعالیٰ کی جانب سے حکمت اور دینی فلاح کی باتیں ڈالی جائیں گی (جن سے تمہارے قلوب بھی روشن ہوجائیں گے۔

(از جواہر الحکم ج ۱ ع ۱۷ ص ۴۲)

دنیا کی حقیقت (۱۶۷) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر آدمی کے پاس مال کے بھرے ہوئے دو میدان ہوں تو وہ تیسرے کی اور خواہش کرے گا۔ آدمی کا پیٹ تو بس قبر کی مٹی سے بھرے گا (یعنی مال و دولت کی بھوک کا خاتمہ بس قبر میں جاکر ہوگا) اور اللہ تعالیٰ اس بندے پر عنایت اور مہربانی کرتا ہے جو اپنا رُخ اور اپنی توجہ اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف کرلے۔

(رواہ البخاری و مسلم)

(از معارف الحدیث ج ۲ ع ۴۱)

دنیا اور آخرت (۱۶۸) حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور اپنے اس خطبہ میں ارشاد فرمایا: اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَاْکُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ اَجَلٌ صَادِقٌ وَّیَقْضِیْ فِیْهَا مَلِکٌ قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَیْرَ کُلَّهٗ بِحَذَافِیْرِهٖ فِی الْجَنَّةِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ کُلَّهٗ بِحَذَافِیْرِهٖ فِی النَّارِ اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰی حَذَرٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ مُعْرَضُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِکُمْ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ: (رواہ الشافعی)
سن لو اور یاد رکھو کہ دنیا ایک عارضی اور وقتی سودا ہے، جو فی الوقت حاضر اور نقد ہے (اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں) اس میں ہر نیک و بد کا حصہ ہے اس سے سب کھاتے ہیں، اور سن لو کہ آخرت مقررہ وقت پر آنے والی ہے یہ ایک سچی اٹل حقیقت ہے، اور سب کچھ قدرت رکھنے والا شہنشاہ اسی میں (لوگوں کے اعمال کے مطابق جزا اور سزا کا) فیصلہ کرے گا۔
(اللہ سبحانہٗ تعالیٰ)

Marfat.com

یاد رکھو کہ ساری خیر اور خوشگواری اور اس کی تمام قسمیں جنت میں ہیں، اور سارا شر اور دکھ اور اس کی تمام قسمیں دوزخ میں ہیں ——— پس خبردار، خبردار (جو کچھ کرو) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کرو۔ اور یقین کرو کہ تم اپنے اپنے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کئے جاؤ گے پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی وہ بھی اس کو پالے گا۔" (معارف الحدیث ج ۲ ع ۳۴)

(۱۶۹) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ (رواہ مسلم) ——— "دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔" (از معارف الحدیث ج ۲ ع ۲۸)

دنیا کی محبت (۱۷۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: قَالَ لَا یَزَالُ قَلْبُ الْکَبِیْرِ شَابًّا فِیْ اِثْنَیْنِ فِیْ حُبِّ الدُّنْیَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ (رواہ البخاری و مسلم) "بڑے آدمی کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے: ایک دنیا کی محبت اور دوسری لمبی لمبی تمنائیں۔" (از معارف الحدیث ج ۲ ع ۴۰)

(۱۷۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ کہتا ہے میرا مال، حالانکہ اس کے مال میں سے جو اس کا ہے وہ بس تین ہی چیزیں ہیں ایک وہ جو اس نے کھا کے ختم کر دیا، دوسرا وہ جو پہن کر پرانا کر ڈالا، اور تیسرا وہ جو اس نے راہِ خدا میں دیا اور اپنی آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا، اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ دوسروں کے لئے چھوڑ جانے والا ہے اور یہاں سے ایک دن رخصت ہونے والا ہے۔ (رواہ مسلم) (از معارف الحدیث ج ۲ ع ۴۳)

(ذ)

ذکر اللہ کی فضیلت (۱۷۲) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: مَفَاتِیْحُ الْجَنَّۃِ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (رواہ احمد) ——— "لا الٰہ الا اللہ" کی شہادت دینا جنت کی کنجی ہے۔" (معارف الحدیث ج ۱ ع ۱۴)

(۱۷۳) حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ مَاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ (رواہ مسلم

Marfat.com

جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ یقین کے ساتھ جانتا تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں تو وہ جنت میں جائے گا۔" (معارف الحدیث ج ۱ ص ۱۶۱)

(ر)

رسول اللہ کی خوشبو (۱۷۴) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْلُکْ طَرِیْقًا فَیَتْبَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّہٗ قَدْ سَلَکَہٗ مِنْ طِیْبِ عَرَقِہٖ فَقَالَ مِنْ رِیْحِ عَرَقِہٖ۔ (رواہ الدارمی) جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی راستے سے گذرتے پھر آپ کے بعد کوئی دوسرا شخص اسی راستے سے گذرتا تو وہ ضرور پہچان لیتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر اس طرف سے ہوا ہے کیونکہ آپؐ کی خوشبو سے راستہ معطر ہو جاتا تھا۔ (از ترجمان السنہ ج ۳ ص ۳۱۱، ۳۱۳، ۱۰۸۳)

روزہ دار کی خوشبو (۱۷۵) آدم، شعبہ، محمد بن زیاد حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر عمل کے لئے ایک کفارہ ہوتا ہے اور روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں اور روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔ (بخاری شریف ص ۲۳۸۵ / ۹۱۹)

راضی برضا (۱۷۶) حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ (رواہ احمد) ــــ جو شخص تھوڑے سے رزق پر اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ اس سے تھوڑے عمل پر راضی ہو جائیگا۔ (از جواہر الحکم ص ۳۶ / ۱۰)

(ز)

زاہدوں کی صحبت (۱۷۷) حضرت ابوہریرہؓ اور ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی بندہ کو اس حال میں دیکھو کہ اس کو زہد یعنی دنیا کی طرف سے بے رغبتی اور کم سخنی (کی صفت) اللہ تعالیٰ نے نصیب فرمائی ہے تو اس کے پاس اور اس کی صحبت میں رہا کرو کیونکہ جس بندے کا یہ حال ہوتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکمت کا القاء ہوتا ہے۔" (شعب الایمان للبیہقی) (از معارف الحدیث ج ۳ ص ۵۴)

Marfat.com

زہد نبوی (۱۷۸) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرتے تھے کہ: اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ (رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان وابن ماجہ) ــــ اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت ہی دنیا سے اُٹھا اور مسکینوں کے گروہ میں میرا حشر فرما۔" (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۶۱)

زہد کی فضیلت (۱۷۹) حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا زَھِدَ عَبْدٌ فِی الدُّنْیَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ فِیْ قَلْبِہٖ وَاَنْطَقَ بِھَا لِسَانَہٗ وَبَصَّرَہٗ عَیْبَ الدُّنْیَا وَدَاءَھَا وَدَوَاءَھَا وَاَخْرَجَہٗ مِنْھَا سَالِمًا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) ــــ کہ جو بندہ بھی زہد اختیار کرے گا (یعنی دنیا کی رغبت دل سے نکال دے گا) تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے دل میں حکمت پیدا فرما دے گا اور اس کی زبان پر بھی حکمت جاری کر دے گا اور دنیا کے عیوب اور اس کی بیماریاں اور پھر ان کا علاج معالجہ بھی اس کو آنکھوں سے دکھا دے گا اور اس کو سلامتی کے ساتھ دنیا سے نکال کر جنت میں پہنچا دے گا۔" (معارف الحدیث ج ۲ ص ۵۶)

(س)

سات تباہ کن گناہ (۱۸۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ! قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھُنَّ قَالَ اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبَا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ: (رواہ البخاری ومسلم) ــــ سات مہلک اور تباہ کن گناہوں سے بچو (صحابہؓ نے عرض کیا) یا رسول اللہ! وہ سات کون کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کسی کو) شریک کرنا، جادو کرنا، کسی شخص کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جہاد میں (کفر اسلام کا) ساتھ چھوڑ کر بھاگ جانا، پاکدامن خواتین پر زنا کی تہمت لگانا۔" (از معارف الحدیث ج ۷ ص ۱۰۶)

Marfat.com

سجدہ کی اہمیت (۱۸۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ (رواہ مسلم) ـــــ نماز میں جہاں بندہ اپنے رب سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے وہ سجدہ کی حالت ہے لہٰذا یہاں پہنچکر دعا مانگنے میں کوئی کسر نہ چھوڑو۔" (از جواہر الحکم ج ۱ ص ۲۷ ع ۳)

سخت کلامی اور بدمزاجی (۱۸۲) حضرت حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ (رواہ ابوداؤد) ـــــ سخت گو اور درشت خو آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔" (از معارف الحدیث ج ۲ ع ۱۵۹ ص ۲۲۵)

سلام کرنے کی فضیلت (۱۸۳) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ السَّلَامَ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَضَعَہٗ اللّٰہُ فِی الْاَرْضِ فَاَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ (رواہ البخاری فی الادب المفرد) ـــــ "سلام" اللہ تعالیٰ کے اسماءِ مبارکہ میں سے ایک اسم ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں نازل فرمایا ہے لہٰذا تم "سلام" کا باہم بکثرت استعمال کرو۔" (از ترجمان السنہ ج ۲ ع ۴۵۷)

(۱۸۴) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ (رواہ مسلم) ـــــ تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک کہ صاحب ایمان نہ ہو جاؤ اور تم کامل مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ تم میں باہم محبت نہ ہو جائے۔ کیا میں تم کو ایک ایسی بات نہ بتادوں کہ اگر اس پر عمل کرنے لگو تو تم میں باہم محبت پیدا ہو جائے وہ بات یہ ہے کہ تم اپنے درمیان سلام کو رواج دو۔" (از معارف الحدیث ج ۱ ع ۳۸)

سوال کرنے کی ممانعت (۱۸۵) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا وَھُوَ یَشْتَرِطُ عَلَیَّ اَنْ لَّا اَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا

Marfat.com

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ (رواہ احمد)

اور مجھ سے یہ شرط کی کہ دیکھو کسی سے سوال نہ کرنا میں نے کہا قبول ہے پھر آپؐ نے فرمایا اگر تمہارے ہاتھ سے کوڑا گر جائے تو اپنا کوڑا بھی نہ مانگنا، یہاں تک کہ (سواری سے) اتر کر خود اس کو اٹھا لینا۔" (از ترجمان السنہ ج ۲ ص ۶۴۸)

سود کی خباثت

(۱۸۶) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبٰوا فَإِنْ لَّمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهٖ وَيُرْوٰى مِنْ غُبَارِهٖ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ)

کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ہر شخص سود کھانے والا ہوگا (کوئی بھی اس سے محفوظ نہ رہے گا) اگر خود سود نہ بھی کھاتا ہوگا تو اس کے بخارات یا اس کا غبار ضرور اس کے اندر پہنچے گا۔ (از ترجمان السنہ ج ۴ ص ۱۵۲)

(ش)

شبِ قدر

(۱۸۷) حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ إِنِّيْ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَإِنَّهٗ تَلَاحٰى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ (تیسیر الباری صحیح بخاری حدیث ۴۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے حجرے سے) باہر تشریف لائے (تاکہ لوگوں کو بتائیں کہ وہ کونسی رات ہے) اسی اثنا میں دو مسلمان آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا میں تو اس لئے آیا تھا کہ تم کو شبِ قدر سے آگاہ کر دوں لیکن فلاں فلاں آدمی آپس میں جھگڑنے لگے تو وہ بات (میرے دل سے) نکال دی گئی اور شاید اسی میں کچھ تمہارے لئے بہتری ہو لہٰذا شبِ قدر کو (رمضان کی) ستائیسویں انتیسویں اور پچیسویں شب میں تلاش کرو۔"

(اس حدیث شریف میں دو مسلمانوں کے جھگڑنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ شبِ قدر کا تعین بھلا دیا گیا لہٰذا معلوم ہوا کہ جب بھی مسلمان آپس میں لڑیں گے تو اس کے اثرات بہت خراب ہوں گے)۔

Marfat.com

شراب | (۱۸۸) حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) ——— شراب اُمّ الخبائث (گناہوں کی ماں) ہے، اور عورتیں شیطان کے شکار (اسباب آلات) ہیں، اور دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے ——— (از جواہر الحدیث ص ۳۷)

شرم وحیا | (۱۸۹) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا کَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ وَمَا کَانَ الْحَیَاءُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ (رواہ الترمذی) فحش اور بے حیائی جس چیز میں بھی پیدا ہو جائے اس کو عیب دار اور بدنما کر دیتی ہے اور شرم وحیا جس چیز میں پیدا ہو جائے اس کو خوشنما بنا دیتی ہے۔ (ترجمان السنہ ج ۴ ص ۴۶۵)

(ص)

صبر وشکر | (۱۹۰) حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیْرٌ وَلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّاءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ (رواہ مسلم) ——— بندۂ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کے ہر معاملے اور ہر حال میں اس کے لئے خیر ہی خیر ہے، اگر اس کو خوشی اور راحت و آرام پہنچے تو وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لئے خیری خیر ہے اور اگر اس کو کوئی دکھ اور رنج پہنچتا ہے تو وہ اس کو بھی اپنے حکیم وکریم رب کا فیصلہ اور اس کی مشیت یقین کرتے ہوئے اسی پر صبر کرتا ہے اور یہ صبر بھی اس کے لئے سراسر خیر اور موجب برکت ہوتا ہے۔" (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۲۳۷)

(۱۹۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ کسی جانی یا مالی مصیبت میں مبتلا ہوا اور وہ کسی سے اس کا اظہار کرے اور لوگوں سے شکوہ شکایت کرے تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا۔" (معجم اوسط طبرانی) (از معارف الحدیث ج ۷ ص ۲۳۸)

Marfat.com

(ع)

عافیت ایک بڑی نعمت ہے (۱۹۲) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے ایک سال بعد تقریر کرتے ہوئے) فرمایا کہ اس سے پہلے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے ہمارے سامنے کھڑے ہوئے تھے یہ کہہ کر ابوبکرؓ زار و قطار رونے لگے (پھر کہا کہ) آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا: وَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ ــــ (رواہ احمد، نسائی، حمیدی) ــــ کہ اللہ تعالیٰ سے اپنی خطاؤں کی معافی مانگو اور اپنے لئے عافیت طلب کیا کرو کیونکہ ایمان و یقین کے بعد "عافیت" سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔" (از ترجمان السنۃ ج ۴، ۲۶۲ ص ۱۵)

عالم بالا کا نظارہ (۱۹۳) حضرت محمد بن صالح انصاریؒ بیان کرتے ہیں کہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ كَيْفَ اَصْبَحْتَ يَا عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ؟ قَالَ اَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ قَوْلٍ حَقِيْقَةً فَمَا حَقِيْقَةُ قَوْلِكَ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَظْلَمَتْ نَفْسِيْ مِنَ الدُّنْيَا وَاَسْهَرْتُ لَيْلِيْ وَاَظْمَأْتُ هَوَاجِرِيْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى عَرْشِ رَبِّيْ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَهْلِ النَّارِ يَصْطَرِخُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتَ فَالْزَمْ - (رواہ ابوبکر بن ابی شیبہ) ــــ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عوف بن مالکؓ سے ملاقات ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا یا عوف بن مالکؓ کہو کیا حال ہے؟ انھوں نے عرض کیا بفضلہ تعالیٰ سچا اور پکا مومن ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قول کی کچھ حقیقت ہوا کرتی ہے تم اپنے اس قول کی حقیقت بیان کرو کہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنے نفس کو دنیا سے آزاد کر لیا ہے، شب کو بیدار رہتا ہوں اور دوپہر کی گرمی پیاسا بسر کرتا ہوں، (یعنی روزہ دار رہتا ہوں) مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں اپنے رب کا عرش اپنی

Marfat.com

آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں (جنت و دوزخ کا اس درجہ یقین ہے) گویا جنتی میری آنکھوں کے سامنے ایک دوسرے سے ملاقات کر رہے ہیں اور دوزخی (عذاب میں) چیختے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ٹھیک بات پہچان گئے یا یہ فرمایا کہ تم کو صحیح بات بتادی گئی تو اسی کیفیت کو قائم رکھا۔" (ترجمان السنہ ج ۲ ص ۲۶۷)

(جب ایک صحابی کا یہ حال ہو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیات کا کیا حال ہوگا سبحان اللہ۔)

(غ)

غصہ کرنے کی برائی (۱۹۴) حضرت یعزبن حکیم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الْغَضَبَ لَیُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ: (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) ——— "غصہ ایمان کی حلاوت کو اس طرح برباد کر دیتا ہے جیسا ایلوا شہد کو۔" (ترجمان السنہ ج ۲ ص ۳۶۲)

(۱۹۵) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ قَائِمٌ فَلْیَجْلِسْ فَاِنْ ذَھَبَ عَنْہُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْیَضْطَجِعْ: (مسند احمد و جامع الترمذی) ——— جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور اگر وہ کھڑا ہو تو چاہئے کہ وہ بیٹھ جائے پس اگر بیٹھنے سے غصہ دور ہو جائے تو فبہا اور اگر غصہ باقی رہے تو لیٹ جائے۔" (از معارف الحدیث ج ۳ ص ۱۶۳، ۲۲۹)

(۱۹۶) حضرت سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَالَ مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَھُوَ یَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُّنْفِذَہٗ دَعَاہُ اللّٰہُ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُخَیِّرَہٗ فِیْ اَیِّ الْحُوْرِ شَاءَ: (رواہ الترمذی و ابوداؤد) ——— جو شخص اپنے غصہ کو پی جائے حالانکہ اس میں اتنی طاقت اور قوت ہے کہ وہ اپنے غصے کے تقاضے کو پورا کر سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے اس کو بلا کر اختیار دے گا کہ حوران جنت میں سے جس حور کو چاہے اپنے لئے منتخب کر لے۔" (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۶۷، ۲۳۲)

Marfat.com

غیبت اور بہتان (۱۹۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ؟ قَالُوْا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَھَتَّہٗ (رواہ مسلم) ——— کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسولؐ ہی کو زیادہ علم ہے، آپؐ نے فرمایا تمہارا اپنے کسی بھائی کا اس طرح تذکرہ کرنا جو اس کو ناگوار ہو (یہی غیبت ہے) کسی نے عرض کیا کہ حضرت اگر میں اپنے بھائی کی ایسی برائی کروں جو واقعۃً اس میں موجود ہو، آپؐ نے فرمایا غیبت تو جب ہی ہوگی جبکہ وہ برائی اس میں موجود ہو اور اگر اس میں وہ برائی اور عیب موجود ہی نہیں تو پھر یہ بہتان ہوا۔" (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۹۱ تا ۲۵۵)

(ف)

فتنوں کا دور (۱۹۸) حضرت مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاھًا: (رواہ ابوداؤد) ——— جو شخص فتنوں سے محفوظ رہا وہ بڑا خوش نصیب ہے (یہ تین بار فرمایا) اور جو شخص اس میں پھنس گیا پھر اس نے صبر کیا تو اس کے کیا ہی کہنے۔" (ترجمان السنہ ج ۲ ص ۵۲۹ تا ۱۳۰)

(۱۹۹) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ صَمَّاءُ بَکْمَاءُ عَمْیَاءُ مَنْ اَشْرَفَ لَھَا اِسْتَشْرَفَتْ لَہٗ وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِیْھَا کَوُقُوْعِ السَّیْفِ (رواہ ابوداؤد) ——— قریب ہے کہ ایسا فتنہ ظاہر ہوگا جو بہرا، گونگا اور اندھا ہوگا (یعنی حق سننے حق کہنے اور حق دیکھنے کی اس دور میں صلاحیت نہیں رہے گی) جو اس کو دیکھے گا اور اس پر جھانکے گا یعنی اس کے قریب ہوگا تو یہ فتنہ بھی اس کے قریب ہو جائے گا۔ اور اس میں

زبان کھولنا اور دراز کرنا ایسا ہوگا جیسے تلوار کا چلانا۔" (جواہر الحدیث ج ۲ ص ۱۹۸ تا ۱۹۳)

فراست و دانائی (۲۰۰) حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ۔ (الحجر ۷۵/۱۵) (رواہ الترمذی) ——— مومن کی فراست سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے، اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: بیشک اس میں بہت بڑی نشانی ہے شناخت کرنے والوں کے لئے۔

(ترجمان السنۃ ج ۲ ص ۲۳۲ تا ۲۳۴)

(ق)

قرضہ ادا نہ کرنے کا گناہ (۲۰۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ۔ (رواہ مسلم) ——— شہید ہونے والے مومن مرد کے تمام گناہ (راہِ خدا میں شہید ہونے کی وجہ سے) بخش دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔" (کہ وہ معاف نہیں ہوتا)۔

(معارف الحدیث ج ۷ ص ۹۳)

قضا و قدر (۲۰۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ (مسجد میں بیٹھے ہوئے) قضا و قدر کے مسئلے میں بحث مباحثہ کر رہے تھے کہ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے (اور ہم کو یہ بحث کرتے ہوئے دیکھا) تو آپؐ بہت غضبناک ہوئے یہاں تک کہ آپؐ کا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رخسار پر انار نچوڑ دیا گیا ہے، پھر آپؐ نے فرمایا: فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ (رواہ الترمذی) ——— کیا تم کو یہی حکم کیا گیا ہے، کیا میں تمہارے لئے یہی پیام لایا ہوں (کہ تم قضا و قدر کے مسئلہ میں بحث کرو) خبردار تم سے پہلی امتیں اسی وقت ہلاک ہوئیں جبکہ انھوں نے اس مسئلہ میں بحث و بحث کو اپنا طریقہ بنا لیا۔ میں تم کو قسم دیتا ہوں اور تم پر لازم کرتا ہوں کہ

Marfat.com

اس مسئلہ میں ہرگز حجت اور بحث نہ کیا کرو۔" (از معارف الحدیث ج ۱ ص ۱۷۳ تا ۱۷۶)

(۴)

مال و دولت (۲۰۳) حضرت جبیر بن نفیرؒ تابعی سے روایت ہے کہ وہ بطریق ارسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: مَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِينَ وَلَكِنْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ، وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ (الحجر ۹۹/۱۵)

(رواہ فی شرح السنۃ) ——— مجھ کو ایسی وحی نہیں کی گئی کہ میں مال جمع کروں اور سوداگروں اور تاجروں میں سے ہو جاؤں اور لیکن مجھے وحی کی گئی ہے کہ تم اپنے رب کی خوبیاں بیان کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔ (نیز) اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہو حتیٰ کہ تمہارے پاس یقینی بات (موت) آجائے۔" (معارف الحدیث ج ۲ ص ۸۵ تا ۸۷)

(۲۰۴) حضرت کعب بن عیاضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ ارشاد فرماتے تھے: إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ

(رواہ الترمذی) ——— ہر امت کے لئے کوئی خاص آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کے لئے خاص آزمائش مال ہے۔" (معارف الحدیث ج ۲ ص ۳۷ تا ۳۷)

مال اور موت (۲۰۵) حضرت محمود بن لبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ (رواہ احمد) ———

کہ دو باتیں ایسی ہیں جن کو ابنِ آدم بُرا سمجھتا ہے، ایک موت ہے جس کو وہ پسند نہیں کرتا حالانکہ مومن کے لئے فتنے میں مبتلا ہونے سے موت بہتر ہے، اور دوسری چیز مال کی قلت ہے ابنِ آدم اس کو بھی پسند نہیں کرتا حالانکہ مال کی قلت اس کے حساب میں سہولت کا سبب ہے۔" (از جواہر الحکم ص ۳۶ تا ۱۱)

مالی معاملات کی تراکت (۲۰۶) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ عَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ: (رواہ الترمذی) ـــــ قیامت کے دن (بارگاہ الٰہی میں پیشی کے وقت) آدمی کے پاؤں اپنی جگہ سے سرک نہ سکیں گے جبتک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں پوچھ گچھ نہ کرلی جائے۔ ایک یہ کہ اس کی پوری زندگی کے بارے میں (سوال کیا جائے گا کہ) کن کاموں میں مشغول رکھا۔ اور دوسرے یہ کہ اس کی جوانی کن مشغولوں میں گذری۔ اور تیسرے اور چوتھے یہ کہ مال و دولت کہاں سے اور کن طریقوں سے حاصل کیا اور اس کو کن کاموں میں صرف کیا۔ اور پانچواں سوال یہ ہوگا کہ جو کچھ علم حاصل تھا اس پر کتنا عمل کیا۔" (معارف الحدیث ج ۷ ص ۲۷)

متانت اور میانہ روی (۲۰۷) حضرت عبداللہ بن سرجسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ: (رواہ الترمذی) ـــــ اچھا طور و طریق متانت اور میانہ روی ہے نبوت کا چوبیسواں جزء ہے

(از ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۲۰۶ تا ۲۰۳)

محسنوں کا شکریہ ادا کرنا (۲۰۸) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ۔ (رواہ احمد والترمذی)۔ ـــــ جس کسی نے احسان کرنے والے شخص کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔ (از معارف الحدیث ج ۷ ص ۱۷۴)

مردوں کو زنانہ اور عورتوں کو مردانہ لباس و ہیئت کی ممانعت (۲۰۹) ـــــ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ۔ (رواہ البخاری) ـــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اُن مردوں پر جو (شکل و ہیئت اور لباس میں) عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر بھی

Marfat.com

جو (شکل و ہیئت اور لباس میں) مردوں کی مشابہت کریں۔" (معارف الحدیث ج ۲ ص ۲۸۱)

مریض پر دم کرنے کی دعا: (۳۱۰) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا داہنا ہاتھ اس کے جسم پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا (رواہ البخاری و مسلم)

اے تمام انسانوں کے رب! اس بندے کی تکلیف دور فرما اور شفا عطا فرما تو ہی شفا دینے والا ہے پس تیری ہی شفا شفا ہے ایسی کامل شفا عطا فرما کہ بیماری بالکل نہ رہے۔"

(از معارف الحدیث ج ۳ ص ۴۴۹ ع ۳۰۵)

مسلمانوں کو ستانے کا نتیجہ: (۳۱۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے فرمایا: يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَتَبَّعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ۔ (رواہ الترمذی)

اے وہ لوگو جو زبان سے اسلام لائے ہو اور ان کے دلوں میں ابھی پوری طرح ایمان داخل نہیں ہوا۔ مسلمانوں کو نہ ستاؤ اور ان کو عار دلانے سے شرمندہ کرنے اور ان کے پوشیدہ عیبوں کے پیچھے پڑنے سے باز رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پوشیدہ عیبوں کے پیچھے پڑے گا اور اس کو بدنام و رسوا کرنا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ وہ بھی اس کے پیچھے پڑ جائے گا اور جس کے عیوب کے پیچھے اللہ تعالیٰ پڑ جائے وہ ضرور رسوا ہو کر رہے گا اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی چھپا ہوا نہ ہو۔ (از معارف الحدیث ج ۳ ص ۳۴۹ تا ۳۴۷)

محروم از رحمت: (۳۱۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اس کے لئے رحمت سے محرومی ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور اُن چیزوں کے جن کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق اور واسطہ ہے، اور سوائے عالم اور متعلم کے۔ (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ) (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۳۰)

Marfat.com

منافقانہ اعمال (۲۱۳) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ ——

(رواہ البخاری ومسلم) ——— کہ چار عادتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ چاروں جمع ہو جائیں تو وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اس کا حال یہ ہے کہ اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے اور وہ اسی حال میں رہے گا جب تک کہ وہ اس عادت کو نہ چھوڑے ——— وہ چار عادتیں یہ ہیں: کہ جب اس کو کسی امانت کا امین بنایا جائے تو اس میں خیانت کرے، جب باتیں کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب کسی سے جھگڑا اور اختلاف ہو تو بدزبانی کرے۔ (از معارف الحدیث ج ۱ ص ۵۲)

(ن)

نجات کا دار و مدار (۲۱۴) حضرت ابوبکر صدیقؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِيْ نَحْنُ فِيْهِ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَهُوَ لَهٗ نَجَاةٌ: (اخرجہ ابویعلی والعقیلی والدارقطنی) یا رسول اللہ ہمارے دین میں مدارِ نجات کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ پس یہی اس کے لئے مدارِ نجات ہے۔ (ترجمان السنہ ج ۲ ص ۲۹۲ ح ۴۸)

نصیحتیں اور وصیتیں

۲۱۵ حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔ (رواہ احمد والترمذی والدارمی) ———

کہ تم جہاں اور جس حال میں ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (تقویٰ اختیار کرو) اور برائی کے بعد نیکی کرو وہ اس کو مٹا دے گی اور اللہ کے بندوں کے ساتھ اچھا خلق سے پیش آؤ۔

معارف الحدیث ج ۲ ص ۸۵ ح ۳۴

Marfat.com

(۲۱۶-) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِیَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ تَقْوَى اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَ
الْعَلَانِیَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِی الْغِنَا وَالْفَقْرِ، وَاَمَّا
الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِیَ اَشَدُّهُنَّ
(رواہ البیہقی فی شعب الایمان) ــــ کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو نجات دلانے والی ہیں اور تین چیزیں ایسی ہیں جو ہلاک کرنے والی ہیں۔ پس نجات دلانے والی تین چیزیں تو یہ ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کا خوف خلوت اور جلوت میں، دوسرے حق بات کہنا خوشی میں اور غصہ میں اور تیسرے میانہ روی خوشحالی اور تنگدستی میں۔ اور ہلاک کرنے والی تین چیزیں یہ ہیں: خواہش نفس جس کی پیروی کی جائے۔ اور وہ بخل جس کی اطاعت کی جائے۔ اور آدمی کی خود پسندی کی عجلت اور یہ ان سب میں زیادہ سخت ہے۔" (از معارف الحدیث ۲ ص ۸۷)

(۲۱۷-) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی۔ فرمایا یَا مَعْشَرَ کَلِمَاتٍ: قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَ
اِنْ قُتِّلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَ
مَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً
مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ
وَاِیَّاكَ وَالْمَعْصِیَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِیَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَ
اِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِیْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰى
عِیَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَاَخِفْهُمْ فِی اللّٰهِ۔
(رواہ احمد) ــــ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اگرچہ تم قتل کر دیئے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ اور اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو۔ اگرچہ وہ تم کو حکم دیں کہ اپنے اہل و عیال اور مال و منال چھوڑ کر نکل جاؤ۔ اور فرض نماز قصداً کبھی چھوڑو کیونکہ جس نے ایک فرض نماز قصداً ترک کی اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا عہد اور ذمہ نہیں رہا۔ اور ہرگز کبھی شراب نہ پیو کیونکہ شراب تو ہر فحش کی جڑ بنیاد ہے۔ اور تمام گناہوں سے بچو کیونکہ گناہ کی وجہ سے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا غصہ نازل ہوتا ہے۔ اور جہاد کے معرکے سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگنا اگرچہ دشمنوں کے پشتے لگ رہے ہوں۔ اور جب تم کسی جگہ لوگوں کے ساتھ رہتے ہو اور وہاں (کسی وبائی مرض کی وجہ سے) موت کا بازار گرم ہو جائے تو تم وہیں قیام رکھنا۔ اور اپنے اہل و عیال پر اپنی استطاعت اور حیثیت کے مطابق خرچ کرنا۔ اور ادب سکھانے کے لئے ان پر سختی بھی کرنا۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ سے ڈراتے رہنا۔" (معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۵۴ تا ۹۷)

(۲۱۸) حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بعد آپ نے ایک طویل حدیث بیان کی (جس کو یہاں بیان نہیں کیا گیا) اسی سلسلۂ کلام میں حضرت ابوذرؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وصیت فرمایئے، آپؐ نے فرمایا: قَالَ اُوْصِیْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَّكَ فِي الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِيْ! قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِّلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ قُلْتُ زِدْنِيْ! قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ زِدْنِيْ، قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا. قُلْتُ زِدْنِيْ! قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔ قُلْتُ زِدْنِيْ! قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَّفْسِكَ: (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) ——— میں تم کو وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے تقوی کی کیونکہ یہ تقویٰ بہت زیادہ آراستہ کرنے والا ہے تمہارے سارے کاموں کو ——— ابوذرؓ نے مزید عرض کیا کہ حضرت اور وصیت فرمایئے آپؐ نے فرمایا تم قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ کیونکہ یہ تلاوت اور ذکر ذریعہ ہو گا آسمان میں تمہارے ذکر کا اور اس زمین میں تمہارے لئے نور ہو گا ——— ابوذرؓ نے مزید عرض کیا کہ حضرت مجھے کچھ اور نصیحت فرمایئے! آپؐ نے فرمایا: زیادہ خاموش رہنے اور کم بولنے کی عادت ڈالو کیونکہ یہ عادت شیطان کو دفع کرنے والی اور دین کے معاملے میں تم کو مدد دینے والی ہے۔ ابوذرؓ نے مزید عرض کیا کہ مجھے کچھ اور نصیحت فرمایئے؟ آپؐ نے فرمایا زیادہ ہنسنا چھوڑ دو کیونکہ یہ عادت

Marfat.com

دل کو مُردہ کر دیتی ہے اور آدمی کے چہرے کا نور جاتا رہتا ہے۔ ابو ذرؓ نے مزید عرض کیا کہ حضرت مجھے کچھ اور نصیحت فرمائیے؟ آپؐ نے فرمایا ہمیشہ حق اور سچی بات کہو اگرچہ لوگوں کو ناگوار ہو۔ ابو ذرؓ نے مزید عرض کیا کہ حضرت مجھے کچھ اور نصیحت فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرو۔ ابو ذرؓ نے مزید عرض کیا کہ حضرت مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا تم جو کچھ اپنے نفس اور اپنی ذات کے بارے میں جانتے ہو چاہیے کہ وہ تم کو دوسروں کے عیبوں کے پیچھے پڑنے سے باز رکھے۔" (از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۵۹)

(۲۱۹۰) حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھ کو کوئی مختصر نصیحت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا

إِذَا قُمْتَ فِي صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاجْمَعِ الْإِيَاسَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ۔ (رواہ احمد)

جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہو تو ایسی نماز پڑھو جیسا کہ رخصت ہونے والا آدمی آخری نماز پڑھتا ہے۔ اور ایسی بات زبان سے نہ نکالو جس پر کل کو معذرت کرنی پڑے۔ اور دوسروں کے پاس جو مال ہے اس کی طمع اپنے دل میں نہ رکھنا۔" (جواہر الحکم ج ۱ ص ۲۳)

(یہ مختصر نصائح انسانی معاش و معاد کی خوشحالی کے لئے کافی ہیں۔)

(۲۱۹۱) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن مجید کی آیت: وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ (المؤمنون ۶۰) "اور وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ کہ دیتے ہیں اور ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں" کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ أُولٰئِكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ: (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

اے میرے صدیق کی بیٹی، نہیں، بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے وہ خدا ترس بندے ہیں جو

Marfat.com

روزے رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ وخیرات کرتے ہیں اور اس کے باوجود وہ اس (اللہ تعالیٰ) سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی یہ عبادتیں قبول نہ کی جائیں۔ یہی لوگ بھلائیوں کی طرف تیزی سے دوڑتے ہیں۔" (معارف الحدیث ج ۲ ص ۳۸)

(۹)

وسوسے (۲۲۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِہٖ صُدُوْرُھَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِہٖ اَوْ تَکَلَّمْ۔ (رواہ البخاری ومسلم) بیشک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دل کے بُرے خیالات اور وسوسوں کو معاف کر دیا ہے ان پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا جبتک کہ ان پر عمل نہ ہو اور زبان سے نہ کہا جائے۔" (از معارف الحدیث ج ۱ ص ۵۶)

(۸)

ھدیہ

(۲۲۲) حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قَالَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یُّعْطِیَ عَطِیَّۃً ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْھَا اِلَّا الْوَالِدُ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَہٗ وَمَثَلُ الَّذِیْ یُعْطِیْ الْعَطِیَّۃَ ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْھَا کَمَثَلِ الْکَلْبِ اَکَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِہٖ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ) کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی کو کوئی چیز عطیہ کے طور پر دے پھر اس کو واپس لے لے۔ ہاں اگر باپ اپنی اولاد کو کچھ دے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے (یعنی اس کے لئے واپسی کی گنجائش ہے کیونکہ اولاد پر باپ کا ہر طرح کا حق ہے)۔ اس کے بعد آپؐ نے ہدیہ اور عطیہ کی واپسی کی قباحت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہدیہ اور عطیہ دے کر واپس لے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے کہ اس نے ایک چیز کھائی یہاں تک کہ جب خوب پیٹ بھر گیا تو اس نے اس کو قے کر کے نکال دیا پھر اپنی اس قے ہی کو کھانے لگا۔

(معارف الحدیث ج ۷ ص ۱۰۹)۔

Marfat.com

عبادات

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ النبی الکریم

اما بعد حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے جب کام شروع کیا تو بخاری شریف کی پہلی حدیث "انما الاعمال بالنیات" کی اہمیت کے پیش نظر "توحید" کا باب اسی حدیث سے شروع کیا گیا اور اب "عبادات" کے باب میں سب سے زیادہ موزوں دراہم "حدیث جبرئیل" معلوم ہوئی جس سے امام مسلمؒ نے "مسلم شریف" کی بسم اللہ کی ہے لہذا عبادات کے بیان کو اسی حدیث سے شروع کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔

اور حسنِ اتفاق ملاحظہ ہو کہ یہ دونوں حدیثیں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں جن میں حضرت عمرؓ کی خصوصی شان نظر آتی ہے، اگرچہ آپ کی شان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بڑی اہمیت رکھتا ہے "لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (رواہ الترمذی) اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے سبحان اللہ (ترجمان السنۃ ج ۱ ص ۱۶۶)۔

"حدیث جبرئیل" سے متعلق حضرت مولانا ابو محمد بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنی علیہ الرحمہ ترجمان السنۃ جلد اول ص ۵۷۶ کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"حافظ ابن رجب حنبلی فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام کی اس حدیث میں تمام علوم اسلامیہ کا خلاصہ موجود ہے، فقہاء کا موضوع عبادات ومعاملات ہیں، ان تمام مسائل کا مفہوم لفظ "اسلام" میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا، جنت، دوزخ، تقدیر اور قیامت پر یقین رکھنا متکلمین کا موضوع ہے

Marfat.com

اور یہ تمام مباحث لفظ "ایمان" میں داخل ہیں۔ اور توکل، رضا، صبر اور بقیہ مقاماتِ عشرہ وغیرہ عرفاء کا موضوع ہیں اور یہ سب مقامات "احسان" کے ابواب ہیں، لہٰذا اندازہ کیجئے کہ یہ حدیث کتنی عظیم الشان مرتبہ رکھتی ہے اسی لئے اس حدیث شریف کو "اُمّ السنۃ" کہتے ہیں:۔

حدیث جبرئیل

(۲۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا، قَالَ صَدَقْتَ، قَالَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْاَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ؟ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ، قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ؟ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ؟ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِہَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا وَاَنْ تَرٰی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ، قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ۔ (رواہ مسلم)

(ترجمہ) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم (صحابہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوا جس کے کپڑے نہایت سفید، بال بہت زیادہ سیاہ تھے اور اس پر سفر کی کوئی علامت بھی نہ تھی (جس کی وجہ سے ہم اس کو مسافر سمجھتے) اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا تھا

Marfat.com

یہاں تک کہ وہ آپؐ کے اتنا قریب آ بیٹھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں زانوؤں پر رکھ دیئے اور کہا: اے محمدؐ! مجھے بتایئے "اسلام" کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اس کے رسول ہیں، نماز صحیح طور پر قائم کرنا، زکوٰۃ کو ادا کرنا، رمضان شریف کے روزے رکھنا اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ شریف کا حج ادا کرنا۔ اُس نے کہا تم نے صحیح کہا۔ راوی کو اس پر تعجب ہوا کہ اس نے (پہلے تو آپؐ سے دریافت کیا پھر (خود ہی) آپؐ کی تصدیق بھی کر دی (گویا کہ وہ واقف کار ہے) پھر کہنے لگا اچھا ایمان کے متعلق بتایئے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اور قیامت کے دن پر ایمان لانا، اور اس بات پر یقین رکھنا کہ بُرا بھلا جو کچھ ہے سب نوشتۂ تقدیر کے مطابق ہے۔ اس نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔ پھر اس نے کہا اچھا بتایئے احسان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح (محویت کے ساتھ) عبادت کرنا گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو، اگرچہ حقیقۃً تم اس کو نہیں دیکھ سکتے لیکن (یہ خیال رکھو) وہ تو تم کو حقیقۃً دیکھ ہی رہا ہے (یعنی اسقدر خشوع و خضوع سے عبادت کرنا جتنا کہ علم صحیح کا تقاضا ہے) ــــ پھر اس نے قیامت کے متعلق سوال کیا (کہ کب آئیگی) آپؐ نے فرمایا جس سے دریافت کرتے ہو اس کا تو وہ خود بھی سائل سے زیادہ عالم نہیں۔ پھر اس نے کہا کہ اچھا اس کی کچھ علامات ہی بیان کریں؟ آپؐ نے فرمایا کہ لونڈی اپنے آقا کو جنے گی، اور پیادہ پا، ننگے، محتاج، بکریوں کے چرانے والے بلند عمارتوں میں اکڑتے نظر آئیں گے ــ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا اور میں نے کچھ توقف کیا۔ اس کے بعد آپؐ نے خود ہی فرمایا، اے عمرؓ! جانتے ہو کہ یہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ جبرئیلؑ تھے، اس لئے آئے تھے کہ تم کو تمہارا دین سکھائیں۔"

اس حدیث کو پانچ کتابوں نے روایت کیا ہے۔ لو وایک روایت میں اتنی باتیں زیادہ ہیں

Marfat.com

کہ قیامت کا علم ان پانچ باتوں میں داخل ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا
پھر آپ نے (سورۂ لقمان کی ۳۴/۳۱) یہ آیت تلاوت فرمائی (راجع اللہ عندہ علم الساعۃ الخ)
جب وہ شخص پشت پھیر کر واپس چلا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ اس کو واپس بلا لاؤ۔
وہ گئے تو ان کو کہیں نظر نہیں آیا۔ تب آپؐ نے فرمایا وہ جبرئیل تھے لوگوں کو دین سکھانے
کے لئے تشریف لائے تھے۔ (ترجمان السنہ ۲/۲۴۰، معارف الحدیث ۲/۲۱۹، بخاری شریف ج ۱ ص ۱۱ تا ۱۲)

اب اس حدیث جبرئیل کی مختصر تشریح بھی ملاحظہ فرمائیں جو معارف الحدیث ۲/۲۱۹ تا ۲۲۰ سے ماخوذ ہے

(۱) "اسلام" کے اصل معنی ہیں "اپنے آپ کو کسی کے سپرد کر دینا" اور مکمل اس کے تابع فرمان ہو جانا۔ "رسولوں کے لائے ہوئے دین کا نام اسی لئے اسلام ہے کہ اس میں بندہ اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کی مکمل اطاعت کو اپنا دستورِ زندگی بنا لیتا ہے۔ غرضکہ "اسلام" ابواب ہے اور عبادات و اعمال کے خلاصہ کا نام ہے

(۲) "ایمان" کے اصل معنی رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے اسلامی قوانین کو سچ مان لینا ہے۔ یعنی آدمی کے مؤمن ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ تمام چیزوں اور حقیقتوں پر ایمان لائے جو اللہ تعالیٰ کے رسول، اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے ہیں اور ان پر مکمل اور پختہ عزم کے ساتھ مستقل طور پر کاربند ہو جائے۔ لہٰذا "ایمان" جملہ ابواب عقائد کا خلاصہ ہے۔

(۳) احسان بھی اسلام و ایمان کی طرح خاص دینی اور بالخصوص قرآنی اصطلاح ہے چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ (البقرہ ۲/۱۱۲) ہاں جس نے اپنے چہرے (سر) کو خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دیا اور وہ محسن (احسان کرنے والا) بھی ہو، پس اس کے لئے اس (اللہ تعالیٰ) کے پاس اجر و ثواب ہے۔ نیز ۴/۱۲۵

اگرچہ ہمارے محاورے میں "احسان" کے معنی کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے ہیں لیکن یہاں جس احسان کا ذکر ہے وہ وہی حقیقت ہے جو خود حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی (الاحسان) اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ

Marfat.com

تکن تراہ فانہ یراک" یعنی احسان اس کا نام ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو، اگرچہ تم اس کو نہیں دیکھ سکتے لیکن وہ تو تم کو دیکھ ہی رہا ہے"۔

ایک دوسری روایت میں بجائے "تعبد" کے "تخشی" کا لفظ بھی ہے، یعنی احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو"۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر عبادت اور اس کے حکم کی اطاعت و فرمانبرداری اس طرح کی جائے اور اس کے مواخذہ سے اس طرح ڈرا جائے گویا کہ وہ ہمارے سامنے ہے اور ہماری ہر حرکت و سکون کو دیکھ رہا ہے غرضکہ احسان سلوک و تصوف اور تزکیۂ نفس کا خلاصہ ہے

بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ حدیث جبرئیل حجۃ الوداع کے بعد کی ہے اور آپ کی عمر شریف کے آخری ایام میں پیش آئی اسی لئے اس میں تمام شریعت کا خلاصہ موجود ہے۔

حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کا جسقدر بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ جس دین کی تعلیم تیئیس ۲۳ سال کے عرصے میں مکمل ہوئی تھی اس کی رحمت جوش میں آئی تو اس نے چاہا کہ اس کو چند سوالات و جوابات کے ذریعے مزید واضح کرادے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے مکمل دین کا خلاصہ بیان کرکے صحابہ کرامؓ کے علم کی تکمیل کردی جائے اور ان کو اس امانت کا امین بنادیا جائے"۔ (از معارف الحدیث ج ۱ ص ۶ تا ۷ خلاصہ)

جیسا کہ "احسان" کا مضمون شروع کرتے ہی عرض کیا جاچکا ہے کہ "ہمارے محاورے میں احسان کے معنی کسی کے ساتھ سلوک کرنے کے ہیں لہٰذا اس باب سے متعلق بھی چند احادیث ملاحظہ ہوں

(۲۲۴) حضرت انسؓ اور حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان) ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے، پس اللہ تعالیٰ کو اپنی ساری مخلوق میں زیادہ محبت ان بندوں سے ہے جو اس کی عیال (مخلوق) کے ساتھ احسان کریں"۔

(از معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۲۷)

(۲۲۵) حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا

Marfat.com

وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا اَنْ لَّا تَظْلِمُوْا

(رواہ الترمذی) تم دوسروں کی دیکھا دیکھی کام کرنے والے نہ بنو، کہتے ہو کہ اگر اور لوگ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے، اور اگر دوسرے لوگ ظلم کا رویہ اختیار کریں گے تو ہم بھی ویسا ہی کریں گے۔ بلکہ اپنے دلوں کو اس پر پختہ کرو کہ اگر لوگ احسان کریں تب بھی تم ان کے ساتھ احسان کرو، اور اگر لوگ (تمہارے ساتھ) بدسلوکی کریں تو بھی تم ظلم اور برائی کا رویہ اختیار کرو (بلکہ احسان ہی کرو) (معارف الحدیث ج ۲ ص ۱۲۸)

(۲۲۹) حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا يُحَقِّرَنَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ اَخَاهُ بِوَجْهٍ طَلِقٍ وَاِذَا اشْتَرَيْتَ لَحْمًا اَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَكْثِرْ مَرَقَتَهٗ وَاغْرِفْ لِجَارِكَ مِنْهُ (رواہ الترمذی)

تم میں سے کوئی احسان کی کسی صورت اور کسی چیز کو بھی حقیر نہ جانے پس اگر اپنے بھائی کو دینے کے لئے کچھ بھی نہ پائے تو اتنا ہی کرے کہ خندہ پیشانی کے ساتھ اس سے ملاقات کرے اور جب تم گوشت خریدو یا ہانڈی پکاؤ تو اس میں شوربا بڑھا دیا کرو پھر چمچہ بھر کر اس میں سے اپنے پڑوسی کے لئے بھی نکال لیا کرو۔ (جامع ترمذی) معارف الحدیث ج ۴ ص ۱۳۱)

ارکانِ اسلام

(۲۳۰) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (رواہ البخاری و مسلم)

اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الٰہ (معبود) عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں (۲) دوسرے (پورے آداب و حقوق کی رعایت کے ساتھ) نماز قائم کرنا (۳) تیسرے زکوٰۃ ادا کرنا۔ (۴) چوتھے حج کرنا۔ (۵) پانچویں رمضان کے روزے رکھنا۔

(واضح رہے کہ اسلام کے فرائض ان پانچ کے علاوہ بھی ہیں جیسے جہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ لیکن جو اہمیت اور خصوصیت ان پانچ کو حاصل ہے وہ اوروں کو نہیں۔ (از معارف الحدیث ج ۱ ص ۳۵)

Marfat.com

(۲۲۸) حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: یَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ (رواہ مسلم) جو کوئی شہادت دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ کی آگ حرام کردی (معارف ج۱ ص۱۱)

(دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت پورے اسلام کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے جس نے یہ شہادت دل سے قبول کرلی اس نے پورے اسلام کو اپنا دین بنالیا۔)

مسلم اور مومن کی تعریف (۲۲۹) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ (رواہ الترمذی والنسائی) مسلم وہ ہے جس کی زبان درازیوں اور دست درازیوں سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس کی طرف سے اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں لوگوں کو کوئی خوف وخطرہ نہ ہو (معارف الحدیث ج۱ ص۳۹)

اسلام کی خوبی (۲۳۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ (رواہ الترمذی) آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار باتوں سے پرہیز کرے۔ (برہان السنۃ ج۱ ص۲۱۱)

ایمان

ایمان کی ستر شاخیں (۲۳۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ (رواہ البخاری ومسلم) ایمان کی ستر سے کچھ اوپر شاخیں ہیں ان میں سب سے افضل لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا قائل ہوتا ہے اور ادنیٰ درجہ اذیت دینے والی چیزوں کا راستے سے ہٹا دینا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (معارف ص۲۸)

(۲۳۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ

Marfat.com

مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ (رواہ البخاری ومسلم) کہ ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس میں یہ تین باتیں پائی جائیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی محبت اس کو تمام ماسوا سے زیادہ ہو دوسرے یہ کہ جس آدمی سے بھی اس کو محبت ہو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو تیسرے یہ کہ ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اتنی نفرت وابذیت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔ (معارف الحدیث ج ۱ ص ۴۵)

اللہ تعالیٰ اسی بات کو قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (بقرہ ۲۱)

(۲۳۳) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ (رواہ مسلم) جو کوئی تم میں سے کوئی بری (خلاف شرع) بات دیکھے تو اس پر لازم ہے کہ اگر طاقت رکھتا ہو تو اس کو اپنے ہاتھ سے بدلنے (مٹانے) کی کوشش کرے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو پھر اپنی زبان سے اس کو بدلنے کی کوشش کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔" (معارف الحدیث ج ۱ ص ۴۵)

(۲۳۴) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا ہو اور اس میں یہ ارشاد نہ فرمایا ہو کہ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) جس میں امانت کی خصلت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس میں عہد کی پابندی نہیں اس میں دین نہیں۔" (معارف الحدیث ج ۱ ص ۴۶)

ایمان میں سب سے مضبوط عمل

(۲۳۵) حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ ایمان میں سب سے مضبوط عمل کونسا ہے؟ ہم نے عرض کیا نماز۔ فرمایا بیشک نماز کا تو کیا کہنا ہے لیکن اس کا دائرہ دوسرا ہے۔ ہم نے عرض کیا تو پھر روزہ ہے۔ آپؐ نے اس پر بھی یہی فرمایا یہاں تک کہ ہم نے جہاد کہا تو اس پر بھی آپؐ نے وہی ارشاد فرمایا اس کے بعد فرمایا اَوْثَقُ عُرَى الْاِيْمَانِ الْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْمُعَادَاةُ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ (طبرانی) سب سے مضبوط عمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے دوستی اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے دشمنی کی جائے اور اسی کے نام پر محبت اور اسی کے نام پر بغض رکھا جائے۔ (ترجمان السنہ ج ۱ ص ۲۵۰)

Marfat.com

طہارت

حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ (توبہ ۱۰۸/۹) "اس میں (ایسے) لوگ ہیں جو پاک صاف رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والے (لوگوں) سے محبت کرتا ہے۔"

طہارت جزوِ ایمان ہے (۲۳۶) حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ وَ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَايِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا (رواہ مسلم) "طہارت و پاکیزگی جزوِ ایمان ہے اور کلمہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" میزانِ عمل کو بھر دیتا ہے اور "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ" آسمان و زمین کو بھر دیتے ہیں۔ اور نماز نور ہے، اور صدقہ دلیل و برہان ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں یا تو حجت ہے یا تمہارے خلاف ہے۔ ہر آدمی صبح کو اٹھتا ہے تو اپنی جان کا سودا کرتا ہے پھر یا تو اس کو نجات دلاتا ہے یا اس کو ہلاک کر دیتا ہے (یعنی انسان اپنی زندگی اگر اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی میں گذار رہا ہے تو خود کو دوزخ سے نجات دلا رہا ہے ورنہ دوزخ کی تیاری کر رہا ہے۔" (معارف الحدیث ج ۱ ص ۴۰)

قضائے حاجت (۲۳۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ اُعَلِّمُكُمْ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَاَمَرَ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ وَّنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهٰى اَنْ يَّسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ (رواہ ابن ماجہ والدارمی) "میں تم لوگوں کے لئے اپنی اولاد کی طرح مثل باپ کے ہوں میں تم کو سکھاتا ہوں کہ جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ بیٹھو، نہ اس کی طرف پشت کرو۔ اور آپ نے تین پتھروں (ڈھیلوں) کے استعمال کرنے کا حکم دیا اور لید

Marfat.com

اور ہڈی سے استنجا کرنے کو منع فرمایا، نیز داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کو منع فرمایا۔ (معارف ج ۳ ص)

وضو (۲۳۸) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ (رواہ مسلم)۔ جب کوئی مسلمان بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے اور اس پر پانی ڈالتا ہے تو پانی کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس کی آنکھ سے ہوئے تھے، بعد ازاں جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو تمام گناہ اس کے ہاتھوں سے دھل جاتے ہیں جو اس کے ہاتھوں سے ہوئے، اس کے بعد جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ پاؤں سے خارج ہو جاتے ہیں جو اس کے پاؤں سے ہوئے اور جن (گناہوں) کے لئے اس کے پاؤں استعمال ہوئے، حتیٰ کہ وضو سے فارغ ہونے کے ساتھ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔" (معارف الحدیث ج ۳ ص ۱۶)

(۲۳۹) حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُهَا مِنْ أَيِّهَا شَاءَ (رواہ مسلم) جو کوئی تم میں سے وضو کرے اور پورے آداب کے ساتھ مکمل وضو کرے پھر وضو کے بعد کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ تو یقیناً اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (معارف الحدیث ج ۳ ص ۱۷)

مسواک (۲۴۰) حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہیں (۱) حیا (۲) خوشبو لگانا۔ (۳) مسواک کرنا۔ (۴) نکاح کرنا۔ (جامع ترمذی) (معارف الحدیث ج ۳ ص ۳۹)

Marfat.com

مسواک کی فضیلت (۲۴۱) حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا جَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ اُحْفِیَ مُقَدَّمَ فِیَّ (رواہ احمد) جبرئیل علیہ السلام جب بھی میرے پاس آئے ہر مرتبہ انھوں نے مجھ سے مسواک کے لئے ضرور کہا (اس تاکید سے) خطرہ ہے کہ میں اپنے منہ کے اگلے حصے کو گھس ڈالوں۔ (معارف الحدیث ج ۳ ص ۲۵)

غسل (۲۴۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاءَ فَغَسَلَ یَدَیْهِ ثُمَّ یُفْرِغُ بِیَمِیْنِهٖ عَلٰی شِمَالِهٖ فَیَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ یَاْخُذُ الْمَاءَ فَیُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِیْ اُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰی اِذَا رَاٰی اَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلٰثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ (رواہ البخاری و مسلم و اللفظ لمسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت فرماتے تو سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر بائیں ہاتھ سے مقامِ استنجا کو دھوتے اور داہنے ہاتھ سے اس پر پانی ڈالتے پھر اسی طرح وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے تھے، پھر پانی لے کر بالوں کی جڑوں میں انگلیاں ڈال کر وہاں پانی پہنچاتے، یہاں تک کہ جب آپ کو یقین ہو جاتا کہ آپ نے سب جگہ پوری طرح پانی پہنچا لیا تو دونوں ہاتھ بھر بھر کر تین مرتبہ اپنے سر کے اوپر پانی ڈالتے تھے اس کے بعد سارے جسم پر پانی بہاتے تھے پھر دونوں پاؤں دھوتے تھے (معارف الحدیث ج ۳ ص ۵۹)

(۲۴۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ (رواہ البخاری و مسلم) کہ تم میں سے جب کوئی جمعہ (کی نماز کے لئے) آئے تو اس کو چاہیے کہ غسل کر کے آئے (معارف الحدیث ج ۳ ص ۶۲)

(۲۴۴) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! جب جمعہ کا یہ دن ہوا کرے تو تم غسل کیا کرو اور جو اچھا خوشبودار تیل اور جو بہتر خوشبو جس کو دستیاب ہو وہ لگا لیا کرے۔ (معارف الحدیث ج ۳ ص ۶۳)

Marfat.com

تیمم

حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ تیمم سے متعلق ارشاد فرماتا ہے: وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (سورۃ النساء ۴۳/۴) اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی شخص رفعِ حاجت کے بعد آیا ہو، یا تم نے اپنی بیبیوں سے قربت کی ہو اور تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو (یعنی زمین پر ہاتھ مار کر) اپنے چہروں کا اور ہاتھوں کا مسح کر لیا کرو، بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔" (نیز سورۂ مائدہ ۶/۵)

(۲۴۵) حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن الخطابؓ کی خدمت میں آیا اور اس نے مسئلہ پوچھا کہ مجھے غسل کی حاجت ہو گئی ہے اور پانی مجھے ملا نہیں (تو کیا کروں؟) حضرت عمارؓ نے (جو وہاں موجود تھے) حضرت عمرؓ سے کہا، کیا آپ کو یاد نہیں کہ ایک مرتبہ میں اور آپ سفر میں تھے (اور ہم دونوں کو غسل کی حاجت ہو گئی تھی) تو آپ نے تو اس حالت میں نماز پڑھی نہیں اور میں نے یہ کیا کہ میں زمین پر خوب لوٹا پوٹا (میں سمجھتا تھا کہ جنابت والے کے لئے تیمم بھی سارے جسم کا ہوگا) جب ہم سفر سے واپس آئے تو میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا يَكْفِيْكَ هٰذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ (رواہ البخاری ومسلم نحوہ) تمہارے لئے بس اتنا کرنا کافی تھا، یہ کہہ کر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور ان کو پھونکا (تاکہ جو مٹی لگ گئی ہے وہ جھڑ جائے) پھر آپؐ نے دونوں ہاتھوں کو چہرے پر اور ہاتھوں پر پھیر لیا۔ (معارف الحدیث ج ۳ ص ۶۸)

(۲۴۶) حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْيُمِسَّهٗ بَشَرَتَهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد) کہ پاک مٹی مسلمان کا سامانِ طہارت ہے اگرچہ دس سال تک پانی نہ ملے پس جب پانی مل جائے تو چاہیے کہ اس کو بدن پر ڈالے (یعنی اس سے وضو یا غسل کرے، کیونکہ یہ بہت اچھا ہے۔" (معارف الحدیث ج ۳ ص ۶۹)

Marfat.com

اذان

(۲۴۷) حضرت ابو محذورہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اذان پڑھنا سکھایا، چنانچہ مجھ سے فرمایا کہہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح حَیَّ عَلَی الْفَلَاح اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(صحیح مسلم) (معارف الحدیث ج ۳ ص ۳۴)

(۲۴۸) حضرت ابو محذورہؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان سکھائی جس کے انیس کلمے اور اقامت کے سترہ کلمے۔ (ترمذی، مسند احمد، سنن ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

مسجد میں داخل ہوتے اور باہر آتے کی دعا

(۲۴۹) حضرت ابو اسید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہونے لگے تو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (اے اللہ! میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں تو میرے لئے اس کا فیصلہ کردے۔ (صحیح مسلم)

(معارف ج ۳ ص ۵۷)

مساجد کی تعمیر اور صفائی کا حکم

(۲۵۰) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلّوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ ان کی صفائی کا اور خوشبو کے استعمال کا اہتمام کیا جائے۔ (سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، ابن ماجہ) (معارف ج ۳ ص ۶۱)

مساجد کو شاندار بنانے کی ممانعت

(۲۵۱) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا اُمِرْتُ بِتَشْیِیْدِ الْمَسَاجِدِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَتُزَخْرِفُنَّھَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی (رواہ ابو داؤد) مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسجدوں کو بلند اور شاندار بنانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ (راوی حدیث عبداللہ بن عباسؓ نے بطور پیشین گوئی فرمایا) یقیناً تم لوگ اپنی مسجدوں کی آرائش و زیبائش اسی طرح کرنے لگو گے جس طرح یہود اور نصاریٰ نے اپنی عبادت گاہوں میں کی ہے۔ (معارف الحدیث ج ۳ ص ۶۳)

Marfat.com

صلوٰۃ (نماز)

حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۔ (البقرہ ۴۳/۳) "اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔" (یعنی باجماعت نماز ادا کرو) نیز (۷۷/۲۲) علاوہ ازیں اقیموا الصلوٰۃ کا جملہ قرآن مجید میں بکثرت آیا ہے۔

عقائد کی درستگی کے بعد بدنی عبادتوں میں نماز سب سے افضل عبادت ہے، اور ایمان کے بعد اسلام کا دوسرا رکنِ اعظم ہے۔ نماز ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام فرضِ عین ہے اور اس کا چھوڑ دینا حرام اور بہت بڑا گناہ ہے۔

اوقاتِ نماز (۱) فجر (صبح کی نماز کا وقت) صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور سورج کا کنارہ طلوع ہونے سے ایک لحظہ پہلے تک رہتا ہے، جب آفتاب کا ذرا سا بھی کنارہ نکل آیا تو فجر کا وقت ختم ہو گیا ← صبح صادق اس سفیدی کو کہتے ہیں جو مشرق کی جانب جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے سورج نکلنے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے آسمان کے کنارے پر چوڑائی میں پھیلتی جاتی ہے پھر سارے آسمان پر تیزی سے پھیل جاتی ہے اور زمین پر اُجالا ہو جاتا ہے اور صبح کاذب اس سفیدی کو کہتے ہیں جو صبح صادق سے پہلے آسمان کے بیچ میں شرقاً غرباً ایک ستون کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ سفیدی تاریک ہو جاتی ہے پھر صبح صادق پھوٹتی ہے۔

(۲) ظہر (جمعہ کی نماز کا وقت) ۔ زوالِ آفتاب (سورج ڈھلنے) سے شروع ہو جاتا ہے اور ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دوگنا ہو جانے سے پہلے تک رہتا ہے۔

(۳) نمازِ عصر کا وقت ۔ جب ہر چیز کا سایہ اصلی سائے کے علاوہ دوگنا ہو جائے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج غروب ہونے سے لحظہ بھر پہلے تک رہتا ہے۔

(۴) نمازِ مغرب کا وقت ۔ سورج غروب ہو جانے پر مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور شفق کے غائب ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔ مغرب کی طرف آسمان پر سرخی کو شفق کہتے ہیں۔

Marfat.com

(۵) نمازِ عشا اور وتر کا وقت شفق غائب ہو جانے کے بعد عشا کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔

عیدین کی نماز کا وقت: سورج طلوع ہونے کے بعد ایک نیزہ بلند ہو جانے پر شروع ہو جاتا ہے اور زوالِ آفتاب تک رہتا ہے۔" (از عمدۃ الفقہ کتاب الصلوٰۃ ص۴۲)

نماز ترک کرنے کا گناہ (۲۵۲) حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ (رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ) کہ ہمارے اور اسلام قبول کرنے والے عام لوگوں کے درمیان نماز کا عہد و میثاق ہے پس جو کوئی نماز چھوڑ دے گا تو گویا اس نے اسلام کی راہ چھوڑ کر کافرانہ طریقہ اختیار کر لیا۔ (معارف الحدیث ج۳ ص۲۰۹)

نماز کی ادائیگی پر وعدۂ مغفرت (۲۵۳) حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَهٗ عَلَی اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ (رواہ احمد وابوداؤد) پانچ وقت کی نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس نے ان کے لئے اچھی طرح وضو کیا اور صحیح وقت پر ان کو ادا کیا اور رکوع و سجود بھی اچھی طرح خشوع خضوع کے ساتھ ادا کئے تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کا پختہ وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دیگا اور جس نے ایسا نہیں کیا اور نمازوں میں کوتاہی کی تو اس کے لئے کوئی وعدہ نہیں خواہ اس کو بخش دے یا سزا دے۔" (از معارف الحدیث ج۳ ص۵)

قضا نماز کا کفارہ (۲۵۴) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ یُّصَلِّیَهَا اِذَا ذَكَرَهَا (بخاری و مسلم) جو کوئی نماز کو بھول گیا یا نماز کے وقت سوتا رہ گیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے یا سو کر اٹھے اسی وقت پڑھ لے۔ (معارف الحدیث ج۳ ص۳۰)

Marfat.com

تحیۃ المسجد (۲۵۵) حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ (بخاری و مسلم) جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس کو چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے۔ (معارف ج ۲ ص ۵۸)

جماعت کی اہمیت (۲۵۶) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَیْسَ صَلٰوۃٌ اَثْقَلَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَیُقِیْمَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا یَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ اٰخُذَ شُعْلًا مِّنْ نَّارٍ فَاُحَرِّقَ عَلٰی مَنْ لَّا یَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوۃِ بَعْدُ (رواہ البخاری و مسلم) کہ منافقوں پر کوئی نماز بھی فجر و عشا سے زیادہ بھاری نہیں ہے، اور اگر وہ جانتے کہ ان دونوں میں کس قدر اجر و ثواب ہے اور کتنی برکتیں ہیں تو وہ ان نمازوں میں بھی حاضر ہوا کرتے اگرچہ ان کو گھٹنوں کے بل گھسٹ کے آنا پڑتا (یعنی اگر کسی بیماری کی وجہ سے وہ چل کر آنا ممکن نہ ہوتو گھٹنوں کے بل گھسٹ گھسٹ کر آتے۔ آپؐ نے مزید ارشاد فرمایا:) میرا دل چاہتا ہے کہ (کسی دن) میں مؤذن کو حکم دوں کہ وہ جماعت کے لئے اقامت کہے، پھر میں کسی شخص کو حکم دوں کہ (میری جگہ) وہ لوگوں کی امامت کرے اور میں آگ کے شعلے ہاتھ میں لوں اور ان لوگوں پر (ان کے گھروں میں آگ لگادوں) جو اذان سننے کے بعد بھی نماز میں شرکت کے لئے گھروں سے نہیں نکلتے۔" (از معارف الحدیث ج ۳ ص ۷۴)

نماز باجماعت کی فضیلت (۲۵۷) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً (رواہ البخاری و مسلم) باجماعت نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔" (معارف الحدیث ج ۳ ص ۷۷)

مؤکدہ سنتیں (۲۵۸) ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بُنِیَ لَهٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَهَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ (رواہ الترمذی)

Marfat.com

کہ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں (علاوہ فرض نمازوں کے) پڑھے اس کے لئے جنت میں ایک گھر تیار کیا جائے گا (ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یہ ہے) چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔" (اتحاف الخیرۃ ج ۳ ص ۱۸۰)۔

فجر کی سنت (۲۵۹) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔ (رواہ الترمذی)، "جس کسی نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اس کو چاہئے کہ وہ سورج نکلنے کے بعد اس کو پڑھ لے (ترک نہ کرے)۔" (معارف الحدیث ج ۳ ص ۱۸۵)

تہجد وتر (۲۶۰) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ۔ (رواہ مسلم) "جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ آخری رات میں نہ اٹھ سکے گا تو اس کو چاہئے کہ رات کے شروع ہی میں (عشاء کے ساتھ) وتر پڑھ لے اور جس کو یہ امید ہو کہ وہ آخر شب میں اٹھ جائے گا تو اس کو چاہئے کہ وہ آخر شب ہی میں وتر پڑھے اس لئے کہ اس وقت کی نماز میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں اور وہ وقت فضیلت کا ہے۔" (معارف ج ۳ ص ۱۹۶)

جمعہ کے دن کی فضیلت (۲۶۱) حضرت اوس بن اوس ثقفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ قَالَ يَقُولُونَ بَلِيتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ (رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والدارمی والبیہقی فی الدعوات الکبیر)

جمعہ کا دن افضل ترین دنوں میں سے ہے اسی دن آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی، اسی دن قیامت کا صور پھونکا جائے گا اور اسی میں موت اور فنائی بیہوشی اور بے حسی ساری مخلوق پر طاری ہوگی۔ لہٰذا تم لوگ جمعہ کے دن مجھ پر درود کی

Marfat.com

کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے اور پیش ہوتا رہے گا صحابہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش ہوگا آپ کا جسدِ اطہر تو قبر میں ریزہ ریزہ ہو چکا ہوگا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے (یعنی موت کے بعد بھی ان کے اجسام قبروں میں بالکل محفوظ رہتے ہیں)۔ (معارف الحدیث ج ۳، ۲۳۳)

عیدین کی نماز (۲۶۲) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَءُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرُ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ۔ (رواہ البخاری ومسلم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لے جاتے تھے، سب سے پہلے آپؐ نماز پڑھاتے تھے پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف رخ کر کے خطبہ کے لئے کھڑے ہوتے تھے اور لوگ بدستور بیٹھے رہتے تھے پھر آپؐ ان کو خطبہ اور وعظ و نصیحت فرماتے تھے اور احکام دیتے تھے، اور اگر آپ کا ارادہ کوئی لشکر یا دستہ تیار کر کے کسی طرف روانہ کرنے کا ہوتا تو آپ (عیدین کی نماز اور خطبہ کے بعد) اس کو بھی روانہ فرماتے تھے یا کسی خاص چیز کے بارے میں آپ کو حکم دینا ہوتا تو وہ بھی فرما دیتے تھے، پھر آپؐ عیدگاہ سے واپس آجاتے تھے۔" (معارف الحدیث ج ۳، ۲۵۳)

نمازِ تہجد کی فضیلت اللہ تبارک و تعالیٰ قرآنِ کریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "نمازِ تہجد" کا حکم فرماتے ہوئے "مقامِ محمود" کی خوشخبری سناتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل ۷۹/۱۷) (اے نبیؐ) رات کے کچھ حصے میں (قرآن کریم پڑھنے کی غرض سے) خواب سے بیدار ہو کر نمازِ تہجد پڑھا کرو یہ تمہارے لئے تمہارے رب کا عطیہ ہے عنقریب کہ تمہارا رب تم کو "مقامِ محمود" میں کھڑا کرے"۔

(۲۶۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ الصَّلٰوةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ (رواہ مسلم) کہ فرض نماز کے بعد سب سے افضل درمیانِ رات کی نماز ہے (یعنی تہجد) (از معارف ج ۳، ۲۰۵)

Marfat.com

(۲۶۴) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز تہجد میں اسقدر طویل) قیام فرمایا کہ حَتّٰی تَوَرَّمَتْ قَدَمَاہُ فَقِیْلَ لَہٗ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا - (رواہ البخاری و مسلم) - آپؐ کے قدم مبارک متورم ہو گئے، تب آپؐ سے عرض کیا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ آپؐ کی اگلی پچھلی ساری تقصیریں معاف کر چکا ہے (جیسا کہ قرآنِ کریم کی سورۂ فتح پ۲۶ میں ارشاد ہے) آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا میں زیادہ شکر کرنے والا بندہ نہ بنوں

(معارف الحدیث ج۳ ص۲۰۷)

صلوٰۃ التسبیح (۲۶۵) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب سے فرمایا: یَا عَبَّاسُ یَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِیْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُخْبِرُكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ قَدِیْمَهٗ وَحَدِیْثَهٗ خَطَاَهٗ وَعَمَدَهٗ صَغِیْرَهٗ وَكَبِیْرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَءُ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِیْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَهْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیَهَا فِیْ كُلِّ یَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمُرِكَ مَرَّةً - (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والبیہقی فی الدعوات الکبیر و روی الترمذی عن ابی رافع نحوہ)-

Marfat.com

اے عباسؓ، اے میرے محترم چچا! کیا میں آپ کی خدمت میں ایک گراں، قدر عطیہ اور ایک قیمتی تحفہ پیش کروں؟ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں؟ کیا میں آپ کے دس کام اور آپ کی دس خدمتیں کر دوں (یعنی آپ کو ایک ایسا عمل بتاؤں جس سے آپ کو دس عظیم الشان فائدے حاصل ہوں، وہ ایسا عمل ہے کہ) جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرما دے گا اگلے بھی اور پچھلے بھی، پرانے بھی اور نئے بھی، بھول چوک سے ہونے والے بھی اور دانستہ ہونے والے بھی، صغیرہ بھی اور کبیرہ بھی، ڈھکے چھپے بھی اور علانیہ ہونے والے بھی۔ (وہ عمل صلوۃ التسبیح ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں، پھر جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ مرتبہ یہ پڑھیں:-

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی یہی کلمہ دس مرتبہ پڑھیں پھر رکوع سے اُٹھ کر قومہ میں بھی یہی کلمہ دس مرتبہ پڑھیں، پھر سجدہ میں چلے جائیں اور اس میں بھی یہی کلمہ دس مرتبہ پڑھیں پھر سجدے سے اُٹھ کر جلسہ میں یہی کلمہ دس مرتبہ پڑھیں پھر دوسرے سجدے میں بھی یہی کلمہ دس مرتبہ پڑھیں، پھر دوسرے سجدے کے بعد بھی (کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر) یہی کلمہ دس مرتبہ پڑھیں۔ چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں اور اسی ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمہ پچھتر مرتبہ پڑھیں ـــــ (میرے چچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں، اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں۔ اور اگر آپ سے یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک مرتبہ ہی پڑھ لیں۔" (معارف الحدیث ج ۳ ص ۲۳۰)۔

(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بکثرت نفل نمازیں، دعائیں اور اذکار منقول ہیں لیکن صلوۃ التسبیح جو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر اور تسبیح و تحمید سے معمور ہے وہ سب پر فوقیت رکھتی ہے اور اس کے فضائل بھی ماشاء اللہ بہت زیادہ ہیں۔)

Marfat.com

صوم (روزہ)

توحید و رسالت کی شہادت کے بعد نماز اسلام کا دوسرا رکن اور روزہ تیسرا رکن ہے۔ اس کے متعلق حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ ۱۸۳/۲)

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی اُمتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی پرہیزگار بن جاؤ۔ اب اس سے متعلق چند احادیث شریفہ ملاحظہ ہوں:۔

فضائل روزہ

(۲۶۶) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ (رواہ البخاری و مسلم) کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ابوابِ جنت کی بجائے "ابوابِ رحمت" کا لفظ ہے۔ (معارف الحدیث ج ۴ ص ۶۱)

(۲۶۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ وَاِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ (رواہ البخاری و مسلم)۔ کہ آدمی کے اچھے عمل کا ثواب دس گنے سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ روزہ اس عام قانون سے مستثنیٰ ہے وہ بندہ کی طرف سے خاص میرے لئے ایک تحفہ ہے اور میں ہی اس کا اجر و ثواب دوں گا، میرا بندہ میری رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی خواہش نفس

Marfat.com

اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت، اور دوسری اپنے مالک و مولیٰ کی بارگاہ میں حضوری اور شرفِ باریابی کے وقت۔ اور قسم ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے نیز روزہ ڈھال ہے، اور تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو چاہیے کہ وہ بیہودہ اور فحش باتوں سے پرہیز کرے اور شور و شغب نہ کرے اور اگر کوئی اس سے گالی گلوچ کرے یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ (از معارف الحدیث ج ۴ ص ۶۵)

شبِ قدر کی دعا (۲۶۸) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے بتایئے اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کونسی رات شبِ قدر ہے تو میں اس رات میں اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگوں؟ آپؐ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ (اے میرے اللہ! بیشک تو بہت معاف کرنے والا اور بڑا کرم فرمانے والا ہے اور معاف کر دینا تجھے پسند ہے پس تو میری خطائیں معاف فرما۔ اس حدیث کی بنا پر اکثر حضرات کا یہ معمول ہے کہ وہ رمضان کی راتوں میں اور خاص طور پر آخری عشرہ کی راتوں میں اس دعا کا بہت اہتمام کرتے ہیں۔) (از معارف الحدیث ج ۴ ص ۷۷)

اعتکاف (۲۶۹) ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ۔ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے، وفات تک آپ کا یہی معمول رہا۔ آپ کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات اہتمام سے اعتکاف کرتی رہیں (صحیح بخاری و صحیح مسلم) (از معارف الحدیث ج ۴ ص ۷۹)

شوال کے چھ روزے (۲۷۰) حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّھْرِ (رواہ مسلم) کہ جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال میں چھ نفلی روزے رکھے تو اس کا یہ عمل ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہوگا۔ (از معارف الحدیث ج ۴ ص ۱۱۹)

Marfat.com

زکوٰۃ و صدقات

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں حضرت اسمٰعیلؑ کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:
وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ (سورۂ مریم ۵۵/۱۹) اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔ علاوہ ازیں بھی بکثرت آیاتِ مبارکہ زکوٰۃ کی تاکید میں وارد ہوئی ہیں اور ارکانِ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔

سال پر زکوٰۃ (۲۷۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ فِيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ (رواہ الترمذی) جس کسی کو کسی راہ سے بھی مال حاصل ہو تو اس پر اس کی زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں ہوگی جبتک اس مال پر سال نہ گذر جائے۔" (معارف الحدیث ج۴ ص۸)

زیورات پر زکوٰۃ (۲۷۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون اپنی لڑکی کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور اس لڑکی کے ہاتھوں میں سونے کے موٹے اور بھاری کنگن تھے آپؐ نے اُس سے فرمایا آتُعْطِيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا؟ قَالَتْ لَا۔ قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سِوَارَيْنِ مِنَ النَّارِ فَخَلَعَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ (رواہ ابوداؤد وغیرہ ومن اصحاب السنن) کہ کیا تم اس کنگنوں کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس نے عرض کیا کہ میں ان کی زکوٰۃ تو نہیں دیتی۔ آپؐ نے فرمایا تو کیا تمہارے لئے یہ بات خوشی کی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ تم کو کنگنوں کی (زکوٰۃ نہ دینے کی) وجہ سے قیامت کے دن آگ کے کنگن پہنائے؟ (یہ سنکر) اس خاتون نے دونوں کنگن ہاتھوں سے اُتار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیئے اور عرض کیا کہ اب یہ اللہ اور اس کے رسول کے ہیں۔" معارف ج۴ ص۱۰

پیشگی زکوٰۃ دے سکتے ہیں (۲۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ (رواہ ابوداؤد وغیرہ) کہ حضرت عباسؓ نے پیشگی اپنی زکوٰۃ ادا کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپؐ نے ان کو اجازت دیدی (معارف ج۴ ص۱۱)

Marfat.com

مالدار کے لئے زکوٰۃ جائز نہیں

(۲۷۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ مالدار اور تندرست وتوانا کو زکوٰۃ حلال نہیں ہے۔ رواہ الترمذی ابوداؤد (انوار ج ۴ ص ۱۴)

زکوٰۃ و صدقات سادات کے لئے جائز نہیں۔

(۲۷۵) عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ (رواہ مسلم)۔ صدقات (زکوٰۃ) لوگوں کے مال و دولت کا میل کچیل ہیں وہ محمدؐ و آل محمدؐ کے لئے حلال نہیں۔ (معارف ج ۴ ص ۱۶)

صدقے کی برکت

(۲۷۶) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ (رواہ مسلم) صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں آتی (بلکہ اضافہ ہوتا ہے) اور قصور معاف کر دینے سے آدمی نیچا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو سربلند کر دیتا ہے اور اس کی عزت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا راستہ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو رفعت اور بالاتری بخشے گا۔ (معارف ج ۴ ص ۴۲) ۱۶

اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

(۲۷۷) حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً۔ (رواہ البخاری و مسلم) جب کوئی صاحب ایمان بندہ اپنے اہل و عیال پر ثواب کی نیت سے (مال) خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے حق میں صدقہ ہوگا۔" (معارف الحدیث ج ۴ ص ۵۱)

اعزا پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

(۲۷۸) حضرت سلیمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ (رواہ احمد والترمذی والنسائی وغیرہ)۔ کسی اجنبی مسکین کو کچھ دینا صرف صدقہ ہے اور اپنے کسی عزیز قریب غریب کو اللہ واسطے کچھ دینے میں دو طرح کا ثواب ہے ایک یہ کہ وہ صدقہ ہے اور دوسرے یہ کہ وہ صلہ رحمی ہے جو بجائے خود بڑی نیکی ہے۔" (معارف ج ۴ ص ۵۴)

Marfat.com

حج

حج کی فرضیت حج اسلام کا پانچواں رکن ہے چنانچہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۝ (آل عمران ع ۱۲) اور اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا ان لوگوں پر فرض ہے جو راستہ کے مصارف کی استطاعت رکھتے ہوں۔"

حج کرنے کی تاکید (۲۷۹) حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تابعوا بین الحج والعمرۃ فانہما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذہب والفضۃ لیس للحجۃ المبرورۃ ثواب الا الجنۃ (رواہ الترمذی والنسائی) پے در پے حج کیا کرو۔ حج اور عمرہ دونوں فقر و محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا بدلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔" (معارف الحدیث ج ۴ ص ۱۵۰)

(۲۸۰) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَهُ (رواہ احمد) — جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اس کے اپنے گھر میں پہنچنے سے پہلے اس کو سلام کرو اور مصافحہ کرو اور اس سے مغفرت کی دعا کے لئے کہو کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا فیصلہ ہو چکا ہے (اس لئے اس کی دعا کے قبول ہونے کی خاص توقع ہے)

(معارف الحدیث ج ۴ ص ۱۵۲)

حج نہ کرنے کی وعید (۲۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَلِلّٰهِ

Marfat.com

عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا (رواہ الترمذی) جس کے پاس سفرِ حج کا سامان موجود ہو اور اس کو سواری بھی میسر ہو جو بیت اللہ تک پہنچا سکے پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا ان لوگوں پر فرض ہے جو راستہ کے مصارف کی استطاعت رکھتے ہوں۔" (معارف ج ۴ ص ۱۴۶)

مواقیت (۲۸۲) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔ (رواہ البخاری ومسلم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کو اہلِ مدینہ کا میقات مقرر کیا، اور جحفہ کو اہلِ شام کا، اور قرن المنازل کو اہلِ نجد کا، اور یلملم کو اہلِ یمن کا۔ پس یہ چاروں مقامات خود وہاں کے رہنے والوں کے لئے میقات ہیں اور ان سب لوگوں کے لئے بھی جو دوسرے علاقوں سے ان مقامات پر ہوتے ہوئے آئیں جن کا ارادہ حج یا عمرہ ادا کرنے کا ہو، پس جو لوگ ان مقامات کے اندر رہتے ہوں (یعنی ان مقامات سے مکہ معظمہ کی طرف رہتے ہوں) تو وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھیں گے اور یہ قاعدہ اسی طرح چلے گا یہاں تک کہ خاص مکہ کے رہنے والے مکہ معظمہ ہی سے احرام باندھیں گے۔" (معارف الحدیث ج ۴ ص ۱۵۴)

احرام کا لباس (۲۸۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ محرم (حج یا عمرہ کرنے والا) کون کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْمَخَارِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ (رواہ [illegible])

Marfat.com

کہ وہ (حالتِ احرام میں) نہ تو قمیص پہنے، نہ سر پر عمامہ باندھے، نہ شلوار پاجامہ پہنے، اور نہ پاؤں میں موزے پہنے، سوائے اس کے کہ کسی کے پاس پہننے کے لئے چپل یا جوتا نہ ہو تو وہ مجبوراً پاؤں کی حفاظت کے لئے موزے پہن لے اور ان کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر جوتا سا بنا لے۔ (نیز فرمایا) کہ ایسا بھی کوئی کپڑا نہ پہنے جس کو زعفران یا ورس لگا ہو۔" (معارف ج ۴ ص ۱۵۶)

تلبیہ احرام (۲۸۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا کہ آپ کے سر کے بال جمے ہوئے تھے اور آپ اس طرح تلبیہ پڑھ رہے تھے: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ "میں حاضر ہوں، اے اللہ میں تیرے (حضور میں) حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں (تیرے حضور میں) حاضر ہوں، بیشک ہر طرح کی تعریف اور انعام تیرا ہی ہے۔ اور ساری کائنات میں فرمانروائی بھی تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔" بس آپ یہی کلماتِ تلبیہ میں (بلند آواز سے) پڑھتے تھے ان میں کسی اور الفاظ کا اضافہ نہیں فرماتے تھے۔" (معارف الحدیث ج ۴ ص ۱۵۹)

(حج کا بیان بہت طویل ہے اور اس پر بکثرت کتابیں شائع ہو چکی ہیں لیکن مختصر طور پر عرض ہے کہ جب حج یا عمرہ کا ارادہ ہو تو غسل کر کے میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ شریف میں داخل ہوں اور طواف کریں ممکن ہو تو حجر اسود کو بوسہ دیں پھر بیت اللہ شریف کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان ملتزم پر دعا کریں پھر مقامِ ابراہیم پر نفل پڑھ کر زمزم شریف نوش کریں ۔۔۔ زمزم نوش کرنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ سعی کے لئے جانے سے پہلے آویں مرتبہ حجر اسود کا بوسہ دیں یا استلام کریں پھر باب الصفا کی طرف سے مسجد حرام سے باہر آئیں ورنہ ہر دروازے سے باہر آسکتے ہیں، پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں اور دعا پڑھیں اور جوتے میں دایاں پاؤں داخل کریں پھر صفا کے قریب پہنچ کر اس کے اوپر چڑھتے وقت دعا پڑھیں پھر صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگے تو قبلہ رو کھڑے ہو کر دل میں سعی کی نیت کریں اور زبان سے بھی دعا کریں، تکبیر، تہلیل اور حمد و ثنا تین مرتبہ پڑھیں اور بھی جو اذکار اور دعائیں پڑھنا چاہیں پڑھیں، پھر صفا مروہ سے اترتے وقت

Marfat.com

بھی دعا کریں **میلین اخضرین** کے درمیان تیز رفتاری سے چلیں اور دعا کریں۔ پھر دوسرے میل سے نکل کر درمیانی رفتار سے چلیں اور دعا کریں **کلمہ تمجید** یا کوئی اور دعا پڑھیں پھر مروہ پر پہنچکر بلندی پر چڑھتے ہوئے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ پڑھتے رہیں اور جب اوپر پہنچ جائیں تو قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر حمد و ثنا، درود شریف اور ذکر کریں جس طرح صفا پر کیا تھا۔ نیز صفا سے مروہ تک سعی کا ایک چکر ہوا۔ پھر اسی طرح مروہ سے آتے ذکر اور دعا کرتے ہوئے چلیں اور سات چکر پورے کریں، ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔ پھر وہاں سے باہر آئیں اور دعائیں مانگیں پھر سر منڈوائیں۔ حلق کرانے کے شروع میں بھی تکبیر کہیں اور آخر میں بھی۔

۸ ذی الحجہ کو منیٰ روانہ ہو جائیں اور وہاں رہیں

پھر ذی الحجہ کی صبح عرفات کیلئے روانہ ہو جائیں۔ پھر وہاں عرفات کی مسجد میں ظہر و عصر کی نمازیں ایک ہی وقت میں ادا کی جاتی ہیں پھر امام خطبہ پڑھتا ہے وہ سننا لازم ہے پھر مغرب کی نماز سے قبل عرفات سے مزدلفہ روانہ ہو جائیں اور مزدلفہ میں نماز مغرب و عشا ادا کر کے رات کو وہیں قیام کریں پھر ۱۰ ذی الحجہ کی صبح کو منیٰ روانہ ہو جائیں وہاں سب سے پہلے جمرۃ العقبیٰ کی رمی کر کے قربانی کریں پھر سر کے بال منڈوائیں اور احرام اتار دیں اور غسل کر کے طواف زیارت کے لئے بیت اللہ شریف حاضر ہوں پھر طوافِ زیارت کے بعد منیٰ آجائیں پھر دوسرے یا تیسرے روز جمرات کی رمی کر کے حرم شریف میں آجائیں اور بیت اللہ شریف کے طواف کی سعادت حاصل کرتے بعد ازاں مدینہ منورہ حاضر ہو کر روضۂ شریف پر درود و سلام پیش کر کے چالیس ۴۰ نمازیں ادا کر کے وطن واپس آجائیں

Marfat.com

(انفال ۳۳/۸ و آل عمران ۱۳۵/۳)

توبہ واستغفار

حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہے کہ جب اُن سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کی تلافی کے لئے توبہ و استغفار کا نسخہ بھی تجویز فرما دیا اور اس کو قرآن کریم میں بار بار دہرایا ہے لہٰذا ہم کو ہر گناہ اور لغزش پر سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے۔ چونکہ امام بخاری نے جس باب کے تحت استغفار کا باب شروع کیا ہے عاجز بھی اُن کی تقلید میں اسی عنوان سے بحث شروع کرتا ہے۔

حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا (سورۂ نوح ۷۱/۱۰ تا ۱۲) اپنے رب سے مغفرت طلب کرو، بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے جو تم پر آسمان سے (رحمت کی) بارش برسائے گا اور تم کو اموال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغات اور نہریں جاری کر دے گا۔ نیز اسی بنا پر بعض بزرگوں نے استغفار کے بکثرت خواص تحریر فرمائے ہیں۔

(۲۸۵) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ تم کہو: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَّوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ (بخاری شریف): یعنی اے میرے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر ہوں جس قدر ممکن ہے، جو کچھ میں نے کیا اس کی برائی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اور ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھ کو عطا کی ہیں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں پس مجھے بخش دے تیرے سوا گناہوں کا بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یہ کلمات صدق دل سے کہے اور شام ہونے سے پہلے اسی دن مر گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے یہ کلمات صدق دل سے رات میں کہے اور صبح ہونے سے پہلے مر گیا تو وہ جنتی ہے۔ (بخاری حدیث ۶۳۰۶ باب ۳۹ کتاب دعوات) نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اللہ سے دن میں ستر مرتبہ سے بھی زائد استغفار کرتا ہوں

(بخاری شریف حدیث ۶۳۰۷)

Marfat.com

حقوقُ العباد

چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت میں تمام انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے احکام موجود ہیں جن کا ایک شعبہ "حقوق العباد" بھی ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ کی چند احادیثِ شریفہ ملاحظہ ہوں:-

والدین کے حقوق (۲۸۶) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ فَاَدْنَاكَ۔ (رواہ البخاری و مسلم)۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھ پر خدمت اور حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا تمہاری ماں کا، میں پھر کہتا ہوں کہ تمہاری ماں کا، میں پھر کہتا ہوں کہ تمہاری ماں کا، اس کے بعد تمہارے باپ کا حق ہے، اس کے بعد جو تمہارے قریبی رشتہ دار ہوں، پھر جو اُن کے بعد قریبی رشتہ دار ہوں۔" (معارف الحدیث ج ۶ ص ۲۹)

جنت ماں کے قدموں میں (۲۸۷) حضرت معاویہ بن جاہمہؓ سے روایت ہے کہ میرے والد جاہمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا۔ (رواہ احمد والنسائی) "اے اللہ کے رسول! میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے اور میں آپ سے اس بارے میں مشورے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔" آپؐ نے اُن سے پوچھا "کیا تمہاری ماں (زندہ) ہیں؟" انھوں نے کہا "جی ہاں" آپؐ نے فرمایا تو پھر اُن ہی کی خدمت میں رہو، ان کے قدموں میں تمہاری جنت ہے۔ (معارف ج ۶ ص ۳۲)

والدین کے انتقال کے بعد اُن کی خدمت (۲۸۸) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) کیا ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی شخص کے ماں باپ کا یا

Marfat.com

دونوں میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جاتا ہے اور اولاد زندگی میں اُن کی نافرمان رہتی ہے لیکن یہ اولاد اُن کے انتقال کے بعد (سچے دل سے) اُن کے لئے اللہ تعالیٰ سے خیر و رحمت کی دعا اور مغفرت و بخشش کی استدعا کرتی رہتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس نافرمان اولاد کو فرمانبردار قرار دیدیتا ہے (اور وہ ماں باپ کی نافرمانی کے عذاب سے بچ جاتی ہے)۔ (معارف ج ۶ ص ۴۰)

شوہر کا حق (۲۸۹) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ زَوْجُهَا وَأَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ أُمُّهُ (رواہ الحاکم فی المستدرک) عورت پر سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر سب سے بڑا حق اس کی ماں کا ہے"۔ (معارف الحدیث ج ۶ ص ۵۰)

پڑوسی کا حق (۲۹۰) حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَازَالَ جِبْرَئِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ (رواہ البخاری و مسلم)۔ (اللہ تعالیٰ کے قاصد) جبرئیلؑ پڑوسی کے حق میں مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) برابر وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگا کہ وہ اس کو وارث قرار دیدیں گے"۔ (معارف الحدیث ج ۶ ص ۶۷)

(۲۹۱) حضرت ابو شریحؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ (رواہ مسلم) وہ آدمی جنت میں داخل نہ ہوسکے گا جس کی شرارتوں سے اور ایذا رسانیوں سے اس کے پڑوسی امن میں نہ ہوں (معارف ج ۶ ص ۷۱)

یتیم کی سرپرستی (۲۹۲) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ يَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ (رواہ احمد والترمذی) کہ جس شخص نے کسی یتیم کے سر پر صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے ہاتھ پھیرا تو سر کے جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پڑا تو ہر بال کے حساب سے اس کی نیکیاں ثابت ہوں گی اور جس نے اپنے پاس رہنے والی کسی یتیم بچی یا یتیم بچے کے ساتھ بہتر سلوک کیا تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب ہوں گے اور آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔ (معارف ج ۶ ص ۸۰)

Marfat.com

مسلمان پر مسلمان کا حق (۲۹۳) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ایک مضبوط عمارت کا سا ہے اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط رکھتا ہے، پھر آپؐ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ملا کر دکھایا۔ (معارف ج ۶ ع ۱۰۲)

(۲۹۴) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (رواہ البخاری و مسلم)۔ "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک سچا مؤمن نہیں ہو سکتا جبتک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو" (ازمعارف الحدیث ج ۶ ع ۸۳)

محتاجوں کی خدمت (۲۹۵) حضرت عبداللہؓ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ كَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (رواہ البخاری و مسلم) ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (اسلئے) نہ تو خود کسی پر ظلم و زیادتی کرے اور نہ دوسروں کا مظلوم بننے کے لئے اس کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائے۔ اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کی تکلیف و مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے اس کی کسی مصیبت کو دور کر دیگا اور جو کوئی کسی مسلمان کی پردہ داری کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ داری کرے گا۔" (ازمعارف الحدیث ج ۶ ع ۸۳)

Marfat.com

آخرت

"اس باب میں علاماتِ قیامت سے متعلق پیشین گوئیاں اور کفر و شرک والے فتنوں کی یلغار خصوصاً فتنۂ دجال، حضرت عیسیٰؑ کا نزول اور دجال کا قتل، پھر یاجوج ماجوج کا خروج اور حضرت عیسیٰؑ کی بددعا سے ان کا خاتمہ۔ بعد ازاں اسلام کا عروج پھر حضرت عیسیٰؑ کا انتقال اور کفر و شرک کا زور، اور قیامت کا وقوع اور جنت و دوزخ کا تذکرہ ہے۔"

علاماتِ قیامت

(۲۹۶) حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف حیران ہو کر نظریں اٹھائیں پھر فرمایا: هٰذَا اَوَانٌ يُخْتَلَسُ فِيهِ الْعِلْمُ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ (رواہ الترمذی) —— یہی وہ وقت ہوگا جب علم سینوں سے نکال لیا جائے گا حتیٰ کہ علم نبوت میں سے بھی کچھ نہ رہے گا۔ (ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۱۵۱۷)

(۲۹۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ مِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ (رواہ البخاری) —— لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کسی کو یہ بحث نہ رہے گی کہ جو مال وہ لے رہا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔ (ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۱۵۱۹ ص ۳۲۵)

اللہ تعالیٰ کی پناہ

اسلام کا نام ہی نام (۲۹۸) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يُوشِكُ اَنْ يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) — وہ زمانہ دور نہیں جبکہ اسلام کا

Marfat.com

صرف نام ہی نام رہ جائے گا، اور قرآنِ کریم کے صرف نقوش ہی نقوش نظر آئیں گے، ان کی مسجدیں آباد نظر آئیں گی مگر ہدایت کے لحاظ سے بیکار ہوں گی، اس وقت کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والوں میں سب سے بدتر ہوں گے، فتنے اُن ہی میں سے اٹھیں گے پھر لوٹ کر اُن ہی میں چلے جائیں گے۔" (از ترجمان السنہ ج ۴ ص ۳۲۳ ح ۱۵۱۶)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان فتنوں سے پہلے نیکیاں کرلو جو اندھیری رات کی طرح تاریک ہوں گے (یعنی حق و باطل کی تمیز نہ رہے گی) ایک شخص صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائیگا اور جو شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا اور اپنے دین کو تھوڑے سے مال پر فروخت کر دیگا۔ (ایضاً ح ۱۵۲۸)

مسلمانوں کی پستی اور گمراہ فرقوں کی بیخ کنی

(۲۹۹) حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔ (رواہ ابوداؤد والبیہقی فی دلائل النبوۃ) ۔ کہ عنقریب گمراہ کن فرقے تمہارے مقابلے کے لئے اور تمہاری شان مٹانے کے لئے جمع ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گے جس طرح کھانا کھانے والوں کی جماعت جمع ہوتی ہے اور ایک دوسرے کو کھانے کے پیالے کی طرف بلاتی ہے۔ کہ اس میں سے کھائیں۔ یہ بات سن کر کسی نے کہا کیا ان کا ہم پر حملہ کرنا ہماری کمی کی وجہ سے ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس زمانے میں تم بہت کثرت سے ہوگے لیکن تم غثاء کی مانند ہوگے یعنی جس طرح سیلاب کے اوپر جھاگ ہوتا ہے کہ کثرت کے باوجود قوت و شجاعت نہ رہے گی اور یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہاری ہیبت و عظمت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وَھن (کمزوری و سستی) ڈال دیگا، دل کی کمزوری اور کم ہمتی کی وجہ دنیا کی محبت اور موت سے کراہیت کرنا ہے، پھر تم نہ جہاد کر سکو گے اور نہ ہی اپنی قوت کا مظاہرہ کر سکو گے۔" (از جواہر الحدیث ص ۱۷ ح ۱۸۰)

Marfat.com

یہود و نصاریٰ کی پیروی

(۳۰۰) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ آلْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ فَمَنْ (متفق علیہ): ضرور بالضرور تم لوگ پیروی کرو گے اُن لوگوں کے طریقوں کی جو تم سے پہلے ہیں بالشت بہ بالشت اور ہاتھ بہ ہاتھ، یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے بل میں داخل ہوں گے تو تم بھی اُن کی پیروی میں گوہ کے بل میں داخل ہو گے۔ صحابہؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا وہ لوگ یہود و نصاریٰ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اور کون ہو سکتے ہیں" (جواہر الحدیث ۱۷۲)

(۳۰۱) حضرت ابو الطفیل حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت ہم قیامت سے متعلق گفتگو کر رہے تھے، آپؐ نے فرمایا کیا گفتگو کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ قیامت کے متعلق باتیں کر رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا: اِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ۔ (اخرجہ مسلم ص ۳۹۲ وعن ثالثہ نحوہ اخرجہ الصبوانی والحاکم وواقفہ الذہبی علی تصحیحہ)۔

قیامت اس وقت تک ہرگز نہیں آسکتی جبتک کہ اس سے پہلے تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو: دھواں[۱]، دجال[۲]، دابۃ الارض[۳]، مغرب کی جانب سے آگ کا طلوع[۴]، عیسیٰ بن مریمؑ[۵] کا نزول، یاجوج و ماجوج[۶] کا خروج، تین خسف[۷]، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں[۸] اور تیسرا جزیرہ عرب میں[۹]، اور سب سے آخر میں وہ آگ جو یمن سے ظاہر ہو گی اور تمام انسانوں کو دھکا دیکر محشر تک لے جائے گی"

(ماثر جہان الستہ ج ۳ ص ۵۷ ح ۱۲۵۹)

Marfat.com

(۳۰۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ (متفق علیہ) ـــــ بیشک قیامت کی نشانیوں میں سے لوگوں میں سے علم کا اُٹھا لیا جانا ہے اور ان کے درمیان جہالت کا زیادہ ہونا، زنا کی کثرت، اور شراب نوشی زیادہ ہونا، مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت حتیٰ کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک مرد ہوگا۔"

(از جواہر الحدیث ج ۲ ص ۱۹۸)

(۳۰۳) حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَتُخْبِرُهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ (رواہ الترمذی) ـــــ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی تا آنکہ درندے آدمیوں سے بات کریں گے، اور کوڑے کا سرا اور جوتے کا تسمہ اُس سے باتیں کرے گا اور اس کی ران اُس کو خبر دے گی کہ جو کچھ اس کی گھر والی نے اُس کے پیچھے کیا ہوگا۔" (از جواہر الحدیث ج ۲ ص ۲۰۷)

(۳۰۴) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَالَ فِى الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ ـــ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ۔ (رواہ مسلم) ـــــ جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا قیامت قائم نہ ہوگی ـــــ اور اسی حدیث کو بعض راویوں نے اس طرح نقل کیا ہے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی کسی ایسے شخص پر جو اللہ اللہ کہتا ہو۔"

(از معارف الحدیث ج ۱ ص ۸۲)

(۳۰۵) حضرت مرداس اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک لوگ ایک ایک کر کے اٹھتے جائیں گے اور بد کردار لوگ رہ جائیں گے جو جَو کی بھوسی اور کھجور کے چورے کی طرح بیکار ہوں گے اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی پروا نہ ہوگی۔" (از ترجمان السنہ ج ۴ ص ۱۵۲۶)

Marfat.com

دجّال

(۳۰۶) حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے یَقُوْلُ مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اَمْرٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ (رواہ مسلم) — کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت آنے تک دجال سے زیادہ بڑا اور کوئی فتنہ نہیں ہے۔ (از ترجمان السنہ ج ۴ ص ۴۰۶ — ۱۶۰۵)

(۳۰۷) حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْرٰی جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَہٗ جَنَّۃٌ وَنَارٌ فَنَارُہٗ جَنَّۃٌ وَجَنَّتُہٗ نَارٌ (رواہ مسلم) — دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کے جسم پر بہت گھنے بال ہوں گے اور اس کے ساتھ اس کی جنت اور دوزخ بھی ہوگی لیکن جو اس کی جنت نظر آئیگی دراصل وہ دوزخ ہوگی اور جو دوزخ نظر آئے گی وہ اصل میں جنت ہوگی۔ (لہٰذا جس کو وہ جنت دے گا وہ دوزخی ہوگا اور جس کو وہ اپنی دوزخ میں ڈالے گا وہ جنتی ہوگا (ایضاً ج ۴ ص ۴۰۶ — ۱۶۰۶)

(۳۰۸) حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ دجال سے متعلق جتنے سوالات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے ہیں اتنے کسی اور شخص نے نہیں کئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ دجال بھلا تم کو کیا نقصان پہنچائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ تو یہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی (یعنی قحط کی حالت میں وہ کافی سامان ہوگا)۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ حقیر اور ذلیل تر ہے کہ اس کو یہ ساز و سامان دے (جو بھی ہوگا اس کی حقیقت شعبدہ بازی اور نظر بندی سے زیادہ نہ ہوگی جیسی کہ ساحرین فرعون کی رسیوں کی تھی)

(از ترجمان السنہ ج ۴ ص ۱۶۲۲)

(۳۰۹) حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی، جو کچھ آپ

Marfat.com

منجملہ اس کے یہ تھا یَاتِی الدَّجَّالُ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْہِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَۃِ فَیَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَۃَ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ یَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَھُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِیَارِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَہٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ ھٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ ھَلْ تَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ فَیَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ فِیْکَ اَشَدَّ بَصِیْرَۃً مِّنِّیْ الْیَوْمَ فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَّقْتُلَہٗ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ۔ (صحیح بخاری کتاب الفتن حدیث ۱۳۴۳ باب ۱۱۳)

کہ آپؐ نے فرمایا کہ دجال اس حال میں آئے گا کہ اُس پر مدینہ کے راستوں میں داخل ہونا حرام ہوگا، وہ کسی ایسی شور زمین میں اُترے گا جو مدینہ کے متصل ہوگی، وہاں ایک شخص اس کے پاس جائے گا اور وہ لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر شخص ہوگا وہ (دجال سے) کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان فرما چکے ہیں۔ دجال اپنے ساتھیوں سے کہے گا کہ بتاؤ اگر میں اس شخص کو قتل کر دوں پھر اس کو زندہ کر دوں تو کیا اس معاملے کے باوجود (میری خدائی میں) شک کرو گے؟ لوگ کہیں گے نہیں۔ چنانچہ وہ اس کو قتل کر دے گا اور پھر زندہ کر دے گا۔ وہ (نیک بخت) کہے گا کہ خدا کی قسم میں آج تیرے متعلق پہلے کی نسبت بہت زیادہ بصیرت رکھتا ہوں (کہ تو واقعی دجال ہے) دجال پھر اس کو قتل کرنا چاہے گا لیکن اس کو قدرت نہ ہوگی (یعنی وہ اس کو قتل نہ کر سکے گا) (بخاری شریف)

نیز بعض احادیث شریفہ سے واضح ہے کہ دجال نہ مدینہ منورہ میں داخل ہو سکے گا نہ ہی مکہ معظمہ میں۔ (بخاری شریف ۱۲۶۱)

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

گزشتہ اوراق میں "دجال" کا مختصر تذکرہ کیا جا چکا ہے، پیشِ نظر حدیث شریف میں بھی اگرچہ دجال کا تذکرہ ہے لیکن اس کو حذف کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور دجال کا قتل اور اس کے بعد کے حالات درج کر دیے گئے۔ نیز حدیث شریف چونکہ طویل ہے اس لئے صرف ترجمہ پیش کیا جاتا ہے:۔

(۳۱۰) حضرت نواس بن سمعان سے روایت ہے (کہ دجال اپنی شعبدہ بازیوں میں مشغول ہو گا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو نزول فرمائے گا وہ دمشق (کی مسجد) کے مشرقی سفید مینارہ پر اتریں گے اور دو ورس زعفرانی رنگ کی چادریں اوڑھے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے، سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے ٹپکتے معلوم ہوں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو یا لوں میں چاندی کے سے موتی گرتے محسوس ہوں گے جس کافر کو ان کا سانس لگ جائے گا وہ زندہ نہ رہ سکے گا، اور ان کے سانس کا اثر اتنے فاصلے تک پڑے گا جہاں تک کہ ان کی نظر جائے گی، وہ دجال کا پیچھا کریں گے اور باب لُد (بیت المقدس میں ایک مقام) پر اس کو پکڑ لیں گے اور یہاں اس کو قتل کر دیں گے، اس کے قتل سے فارغ ہو کر عیسیٰ علیہ السلام پھر اُن لوگوں کے پاس آئیں گے جو اس کے فتنے سے بچ رہے ہوں گے ان کو تسلی و تشفی دیں گے اور جنت میں ان کے مراتب کا حال بیان فرمائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی آئے گی کہ اب میری ایک ایسی مخلوق نکلنے والی ہے جس کے مقابلے کی کسی میں طاقت نہیں لہٰذا تم میرے بندوں کو کوہِ طور کی طرف لے جا کر جمع کر دو، پھر یاجوج و ماجوج ہر پست زمین سے نکل پڑیں گے، پہلے ان کا گذر طبریہ کے (مقام کا نام) پانی پر ہو گا وہ اس کو پی کر اس طرح ختم کر دیں گے کہ جب ان کا آخری گروہ اُدھر سے گذرے گا تو یوں کہے گا کہ کیا کبھی یہاں پانی تھا، پھر بیت المقدس کے خمر پہاڑ پر جب وہ پہنچیں گے تو اپنی قوت کے گھمنڈ میں کہیں گے کہ اب ہم زمین والوں کو تو

Marfat.com

ختم کر چکے اور اب آسمان والوں کا بھی کام تمام کر دیں گے اور اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے، قدرت ان کے تیروں کو خون آلودہ کر کے واپس کر دے گی۔ ادھر حضرت عیسیٰؑ اور ان کی جماعت کوہ طور میں محصور ہو گی یہانتک کہ بیل کا سر آج قیمتی ہو جائے گا جیسا کہ آج تمہارے نزدیک سو دینار ہیں۔ اس تنگی کی حالت میں عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت سب مل کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں گے جن کی دعا سے اُن کی گردنوں میں پھوڑے نکل آئیں گے اور وہ سب کے سب ایک دم اس طرح پھول پھٹ کر مر جائیں گے جیسا کہ ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوہِ طور سے اُتر کر آئیں گے تو زمین پر کہیں بالشت بھر جگہ نہ ہو گی جہاں اُن کے سڑے ہوئے گوشت کی بدبو اور چربی کا اثر نہ ہو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی جماعت پھر اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ وزاری کرے گی تو اللہ تعالیٰ اس قسم کے جانور بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح لمبی ہوں گی وہ ان کو اُٹھا کر جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا ڈال دیں گے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ مقام نہیل میں پھینک دیں گے۔ پھر مسلمان ان کے تیر و کمان اور ترکشوں سے سات سال تک آگ جلاتے رہیں گے، اور آسمان سے اس زور کی بارش برسے گی کہ کوئی بستی ایسی نہ رہے گی اور جنگل میں کوئی خیمہ ایسا نہ بچے گا جس میں بارش نہ ہو یہانتک کہ تمام زمین میں پانی کی نالیوں کی طرح پانی ہی پانی ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دے گا کہ اپنے پھل اور اپنی سب برکتیں ظاہر کر دے تو ایسی برکت ظاہر ہو گی کہ ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھر جائے گا اور اس کا چھلکا ان کے سایہ کے لئے کافی ہو گا اور اونٹنی کے ایک تھن کے دودھ میں اتنی برکت ہو گی کہ ایک اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کے لئے کافی ہو گا اور ایک دودھ والی گائے ایک قبیلہ کو اور ایک دودھ والی بکری ایک چھوٹے خاندان کو کافی ہو گی۔ مخلوقِ خدا اسی فراغت و بیخی کی حالت میں ہو گی کہ ایک ایسی ہوا چلے گی جس سے مسلمانوں کے بغلوں میں پھوڑے نکل آئیں گے جس کی وجہ سے وہ مر جائیں گے اور بدترین قسم کے انسان باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح منظرِ عام پر زنا کرتے پھریں گے پھر انہی پر قیامت قائم ہو جائے گی۔ (مسلم شریف)

اس روایت میں جو حصہ مقام نہیل کے بعد سے سات سال تک تیر و کمان جلانے کا ہے وہ امام ترمذی کا روایت کردہ ہے۔ (از ترجمان السنۃ جلد سوم ص ۵۸۰ ۔ ۱۲۶۸)

Marfat.com

(۳۱۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى۔ وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ۔ (رواہ ابوداؤد) ــــ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں، وہ ضرور اتریں گے جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا کہ وہ درمیانہ قد سرخ و سفید رنگ کے، اور دو زعفرانی رنگ کی چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے، اُن پر وہ شگفتگی اور تازگی ہوگی کہ یوں معلوم ہوگا کہ ابھی کے سر مبارک سے پانی کے قطرے اب ٹپکے اگرچہ ان پر پانی کی نمی بھی نہ ہوگی، وہ اسلام کے لئے لوگوں سے جنگ کریں گے، صلیب کو توڑ کر چورا کر دیں گے، سوروں کو قتل کر دیں گے، جزیہ کی رسم اٹھا دیں گے، ان کے دور میں اللہ تعالیٰ تمام مذاہب ختم کر دیگا اور صرف ایک مذہب "اسلام" باقی رہ جائے گا اور ان کے دست مبارک پر اللہ تعالیٰ دجال کو قتل کرے گا چالیس سال تک وہ زمین پر زندہ رہیں گے پھر ازاں اُن کی وفات ہوگی اور مسلمان نماز جنازہ ادا کریں گے۔" (از ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۱۲۷۳)

(۳۱۲) حضرت عیسیٰؑ کی شادی اور اولاد حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ بن مریمؑ زمین پر اتریں گے اور نکاح کریں گے اور ان کے اولاد ہوگی۔ (مشکوٰۃ) (از ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۱۲۷۶)

(۳۱۳) حضرت عیسیٰؑ کی قبر مبارک حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا خیال ہوتا ہے شاید میں آپ کے بعد تک زندہ رہوں گی تو آپ مجھ کو اس کی اجازت دیں کہ میں آپ کے پہلو میں دفن ہوں، آپؐ نے فرمایا میں اس کی بھلا کیسے اجازت دے سکتا ہوں یہاں تو صرف میری قبر اور ابوبکرؓ و عمرؓ کی قبریں اور عیسیٰ علیہ السلام کی قبر مقدر ہے۔ (اخرجہ ابن عساکر) (از ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۱۲۷۹)

Marfat.com

عالمِ برزخ (عالمِ قبر)

(چونکہ پیشِ نظر حدیث شریف بہت طویل ہے اس لئے صرف اس کا ترجمہ درج تحریر کیا جاتا ہے اگر کسی صاحب کو اس کی اصل دیکھنی ہو تو مولانا محمد منظور نعمانی کی معارف الحدیث ج اول ۱۷۷ ملاحظہ فرمائیں)

(۳۱۴) حضرت براء بن عازب سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے (قبر کے ثواب و عذاب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ (مومن جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو) اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اس کو بٹھاتے ہیں پھر اُس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا رب "اللہ تعالیٰ" ہے۔ پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین "اسلام" ہے۔ پھر پوچھتے ہیں کہ یہ شخص جو تمہارے پاس کھڑا تھا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اُن کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ وہ فرشتے کہتے ہیں کہ تم کو یہ بات کس نے بتائی؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی تھی۔ (اس کی وجہ سے میں سمجھ گیا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں) تو میں ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ) مومن بندہ کا یہی جواب ہے جس کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ: (اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی سچی بات کی برکت سے دنیا اور آخرت میں ثابت رکھے گا) (سورہ ابراہیم ۲۷/۱۴) (یعنی دنیا کی گمراہی سے اور اس کے نتیجے میں آنے والے عذاب سے محفوظ رہیں گے)۔ (ان سوالات و جوابات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) ایک منادی دینے والا آسمان سے ندا دیتا ہے کہ میرے بندے نے ٹھیک بات کہی لہٰذا صحیح جوابات دیئے لہٰذا اس کے لئے جنت کا فرش کرو اور اس کو جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دو چنانچہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس سے

Marfat.com

جنت کی خوشگوار ہوائیں اور خوشبو میں آتی ہیں اور جنت میں اس کے لئے منتہائے نظر تک کشادگی کر دی جاتی ہے۔

اس کے بعد کافر کی موت کا ذکر کیا اور فرمایا (مرنے کے بعد اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور اس کے پاس بھی دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر فرشتے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ یہ شخص جو تمہارے اندر (بحیثیت نبی کے) مبعوث ہوا تھا تمہارا اس کے اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ وہ پھر بھی یہی کہتا ہے، ہائے ہائے میں کچھ نہیں جانتا۔ (اس سوال و جواب کے بعد) آسمان سے ندا دینے والا پکارے گا کہ اس نے جھوٹ کہا (کیونکہ وہ توحید اور اسلام سب کا منکر تھا) پس ندا آئے گی کہ اس کے لئے دوزخ کا فرش کر دو اور دوزخ کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دو، (چنانچہ یہ سب کر دیا جائے گا) ــــ آپؐ فرماتے ہیں کہ اس کو یہ ابر دوزخ کی گرمی اور دوزخ کی لپٹیں اور جلانے اور جھلسانے والی ہوائیں اس کے پاس آتی رہیں گی اور اس کی قبر اس پر تنگ کر دی جائے گی جس کی وجہ سے اس کی پسلیاں اِدھر سے اُدھر ہو جائیں گی پھر اس کو عذاب دینے کے لئے ایک ایسا فرشتہ اس پر مسلط کر دیا جائے گا جو کچھ نہ دیکھے گا نہ سنے گا اور اس کے پاس لوہے کی ایک ایسی مونگری ہوگی کہ اس کی ضرب اگر کسی پہاڑ پر لگا دی جائے تو وہ بھی مٹی کا ڈھیر ہو جائے، وہ فرشتہ اس مونگری سے اس پر ایک ضرب لگائے گا جس کی تکلیف سے وہ اس طرح چیخے گا جس کو جن و انس کے علاوہ سب سنیں گے جو مشرق و مغرب کے درمیان ہیں اس ضرب سے وہ خاک ہو جائے گا، پھر اس میں روح ڈالی جائے گی (اور یہ سلسلہ جاری رہے گا) (رواہ احمد و ابوداؤد) (از معارف الحدیث ج ۱ ص ۷۶)

(۳۱۵) حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں اس آزمائش کا ذکر فرمایا جس میں مرنے والا مبتلا ہوتا ہے تو جب آپؐ نے اس کا ذکر فرمایا تو خوف و دہشت سے سب مسلمان چیخ اُٹھے اور ایک کہرام مچ گیا۔ (بخاری شریف) (از معارف الحدیث ج ۱ ص ۷۷)

Marfat.com

قیامت

(۳۱۶) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ، وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔ (رواہ احمد والترمذی)

جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کا منظر وہ اس طرح دیکھے گویا کہ وہ سب کچھ اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے تو اس کو چاہیے کہ (قرآنِ کریم کی اذا الشمس کورت ۸۱ اور اذا السماء انفطرت ۸۲ اور اذا السماء انشقت ۸۴ پڑھے۔ (از معارف الحدیث ج ۱ ص ۸۷)

(نیز قرآن کریم کی مندرجہ ذیل سورتوں کی آیاتِ شریفہ میں بھی قیامت کا تذکرہ موجود ہے۔ مثلاً سورۂ بقرہ آیت ۴۸/۲، سورۂ انبیاء ۱۰۴/۲۱، الحج ۲/۲۲، الفرقان ۲۵ و ۲۶/۲۵، الزمر ۶۸/۳۹، الحاقۃ ۱۳ تا ۱۹، المعارج ۸ تا ۱۱)

(۳۱۷) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: كَيْفَ أَنْعَمُ صَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ وَفَى جَبْهَتِهِ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ، فَنَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔ (رواہ الترمذی) ——— میں کیونکر خوش اور بے غم ہو کر رہ سکتا ہوں جبکہ واقعہ یہ ہے کہ صور پھونکنے والا فرشتہ صور کو اپنے منہ میں لئے ہوئے ہے اور اپنا کان اس نے لگا رکھا ہے اور اس کی پیشانی خمیدہ اور جھکی ہوئی ہے اور انتظار کر رہا ہے کہ کب اس کو صور پھونکنے کا حکم ہو اور وہ پھونک دے۔ (اس واقعہ کے علم کے بعد میں اس دنیا میں کس طرح اطمینان اور خوشی سے رہ سکتا ہوں)۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ (جب معاملہ اتنا خطرناک ہے) تو ہم کیا کریں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پڑھتے رہا کرو۔

(از معارف الحدیث ج ۱ ص ۸۵)

Marfat.com

(۳۱۸) حضرت مقدادؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ ارشاد فرماتے تھے یَقُوْلُ تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْھُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِھِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّکُوْنُ اِلٰی حِقْوَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یُّلْجِمُھُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَّشَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ اِلٰی فِیْہِ (رواہ مسلم) —— کہ قیامت کے دن سورج مخلوق سے بہت قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ کوئی اُن سے صرف ایک میل کے بقدر رہ جائے گا اور (اس کی گرمی سے) لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینہ پسینہ ہو جائیں گے پس بعض وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک آئے گا اور بعض کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا پسینہ ان کے کولھوں کے اوپر تک اور وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے منہ میں جا رہا ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دہنِ مبارک کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا (کہ ان کا پسینہ یہاں تک ہوگا) (از معارف الحدیث ج ۱ ص ۸۹)

(۳۱۹) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثَلٰثَۃَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاۃً وَصِنْفًا رُکْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰی وُجُوْھِھِمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یَمْشُوْنَ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ؟ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاھُمْ عَلٰی اَقْدَامِھِمْ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَھُمْ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَمَا اِنَّھُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْھِھِمْ کُلَّ حَدَبٍ وَشَوْکٍ (رواہ الترمذی) کہ قیامت کے دن تمام آدمی تین گروہوں میں اُٹھائے جائیں گے۔ ایک قسم پیدل چلنے والوں کی، دوسری قسم سوار، اور تیسری قسم منہ کے بل چلنے والوں کی ہوگی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ یہ منہ کے بل کس طرح چل سکیں گے؟ آپؐ نے فرمایا جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو پاؤں کے بل چلایا وہ اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ ان کو منہ کے بل چلائے۔ یعنی یہ اپنے منہ کے ذریعے ہی ہر پیلے اور ہر کانٹے سے بچیں گے۔ (معارف الحدیث ج ۱ ص ۹۰) (نیز سورۂ واقعہ میں بھی تین گروہ کا ذکر کیا ہے)

جنّت

جنّت اور دوزخ کی اصل حقیقت تو وہاں جا کر ہی معلوم ہوگی لیکن ...(۱)
یہاں جنّت کے دلکش مناظر اور خوبیاں بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان
نیک اعمال بجا لا کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرے تاکہ حصولِ جنّت
آسان ہو جائے اور بُرے اعمال سے پرہیز کر کے دوزخ سے چھٹکارا حاصل ہو سکے۔

جنّت اور اس کی نعمتیں (۳۲۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ (رواہ البخاری و مسلم) ۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کے دل میں کبھی ان کا خطرہ گذرا ہوگا (اور اگر تم اس کی تصدیق چاہتے ہو تو) قرآن کریم کی یہ آیت پڑھو: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ (السجدہ ۱۷/۳۲) (کوئی شخص ان نعمتوں کو نہیں جانتا (جو ان نیک بندوں کے لئے) چھپا کر اور محفوظ کر کے رکھی گئی ہیں جن میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہے)۔ (از معارف الحدیث ج ۱ ص ۱۱۸)

(۳۲۱) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ یَاْکُلُوْنَ فِیْهَا وَیَشْرَبُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ کَرَشْحِ الْمِسْكِ یُلْهَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ (رواہ مسلم) کہ اہلِ جنّت، جنّت میں کھائیں گے بھی، اور پئیں گے بھی لیکن نہ تھوک آئے گا اور نہ پیشاب پاخانہ آئے گا اور نہ ان کی ناک سے ریزش بہے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا پھر کھانے (پینے) کا کیا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا کہ ڈکار اور پسینے کی طرح (خارج ہو جایا کرے گا)۔

Marfat.com

اور اہلِ جنّت کی زبانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح اس طرح جاری ہو گی جس طرح تمہارا سانس جاری رہتا ہے۔" (اتحاف الحدیث ج ۱ ص ۱۲۲)

(۳۲۲) حضرت حکیم بن معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ (رواہ الترمذی والدارمی) ــــ جنّت میں پانی کا دریا، شہد کا دریا، دودھ کا دریا اور شراب کا دریا ہے، پھر مسلمانوں کے جنت میں جانے کے بعد دریاؤں سے نہریں نکلیں گی جو ہر مسلمان کی قیام گاہ میں پہنچیں گی ــ (جیسا کہ قرآن کریم میں ہے مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِیْهَا اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی وَلَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ (سورہ محمد ۱۵/۴۷) اس جنت کا احوال جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے (ایسی ہے کہ) اس میں پانی کی نہریں ہیں جس کے پانی میں بدبو نہیں ہوتی، اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ خراب نہیں ہوتا، اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے میں مزیدار ہیں اور صاف و شفاف شہد کی نہریں ہیں، اور ان کے لئے وہاں سب طرح کے میوے (پھل) ہیں، اور سب سے بڑھ کر ان کے رب کی طرف سے بخشش ہے۔) (الجواہر الحدیث ص ۳۰)

(۳۲۳) حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِیْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ (متفق علیہ) ــــ میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوا پس اس میں جو لوگ داخل ہو چکے ہیں ان میں زیادہ وہ لوگ تھے جو دنیا میں مساکین تھے۔ اور بخت (قسمت) والے، دولتمند مالدار اور حکومت کرنے والے میدانِ قیامت میں حساب کے لئے رُکے ہوئے تھے۔ ہاں اصحاب النار کا تو دوزخ میں جانے کا حکم دیدیا اور ان کو جہنم کی طرف دھکیل دیا گیا۔ پھر میں جہنم کے دروازے پر

Marfat.com

کھڑا ہوا تو میں نے اس میں دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والی زیادہ تر عورتیں ہیں کیونکہ ایمان والے دو قسم ہیں ایک محبوس اور دوسرے غیر محبوس اور انجام سب کا بہشت ہوگا اور کافر بیک قلم دوزخ میں جائیں گے۔" (از جواہر الحدیث ۵۲)

(۳۲۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔ (رواہ مسلم)۔ بیشک فقرائے مہاجرین قیامت کے دن مالدار مہاجرین سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔" (از جواہر الحدیث ۵۴)

(۳۲۵) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (متفق علیہ)۔ میری امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ ٹوٹکے کریں گے اور نہ برا شگون لیں گے اور (صرف) اپنے رب پر توکل کریں گے (جواہر

شفاعت

(چونکہ پیش نظر حدیث شریف بہت طویل ہے اس لئے صرف ترجمہ پیش کیا جاتا ہے)

(۳۲۶) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا (اور سب اول و آخر لوگ میدانِ حشر میں جمع ہوں گے) تو لوگوں میں سخت اضطراب و بے چینی کی کیفیت ہوگی پس وہ لوگ حضرت آدمؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اپنے رب سے ہماری شفاعت کر دیجئے۔ آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں اس کام کے لائق اور اس مرتبہ کا نہیں پس تم کو چاہئے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ پس یہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے وہ بھی فرما دیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں تم کو موسیٰ علیہ السلام کے پاس جانا چاہئے وہ اللہ تعالیٰ کے کلیم ہیں شاید وہ تمہارا کام کر سکیں۔ پس یہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی

Marfat.com

خدمت میں حاضر ہوں گے (اور اپنی عرض پیش کریں گے) وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں تم کو عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جانا چاہئے وہ روح اور کلمۃ اللہ ہیں پس تم ان کی خدمت میں جاؤ شاید وہ تمہارے لئے حق تعالیٰ سے عرض کرنے کی جرأت کر سکیں۔ پس یہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی درخواست پیش کریں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے کہ میں اس کام کا اور اس مرتبہ کا اہل نہیں ہوں تم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا چاہئے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور مجھ سے شفاعت کے لئے کہیں گے پس میں کہوں گا کہ ہاں میں ہی اس کام کے لئے ہوں۔ پس میں اپنے رب کی بارگاہِ خاص میں حاضری کی اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت مل جائے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی کچھ خاص تعریفیں اپنی حمد کے لئے الہام فرمائے گا (جو اس وقت مجھے معلوم نہیں) اس وقت میں ان ہی الہامی محامد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کروں گا اور اس کے آگے سجدے میں گر جاؤں گا (پھر کافی دیر کے بعد) اللہ تعالیٰ آپ سے فرمائے گا: اے محمدؐ سر اٹھاؤ اور جو کہنا چاہتے ہو کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور جو مانگنا ہو مانگو تم کو دیا جائے گا اور جس کی سفارش کرنا چاہو کرو تمہاری بات مانی جائے گی۔ پھر میں عرض کروں گا:۔ اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ پس مجھ سے کہا جائے گا چلو اور جس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان ہو اس کو نکال لاؤ۔ پس میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ ۔۔۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ کرم کی طرف واپس آؤں گا اور پھر ان ہی الہامی محامد کے ذریعے اس کی حمد و ثنا کروں گا اور اس کے آگے پھر سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمدؐ! سر اٹھاؤ اور جو کچھ کہنا چاہتے ہو کہو، تمہاری بات سنی جائے گی اور جو مانگنا ہو مانگو تم کو دیا جائے گا اور جس کی سفارش کرنا چاہتے ہو کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ تو میں عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ تو مجھ سے کہا جائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ برابر

ایمان ہو اُس کو بھی نکال لو۔ رسول اللہ صلی اللہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا ـــــ بعد ازاں پھر اللہ تعالیٰ بارگاہِ کرم کی طرف واپس آؤنگا اور ان ہی الہامی محامد کے ذریعے اس کی حمد و ثنا کروں گا اور اس کے آگے پھر سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر مجھ سے فرمایا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور جو کچھ کہنا چاہتے ہو کہو تمہاری بات سُنی جائے گی اور جو مانگنا چاہو مانگو تم کو دیا جائے گا اور جس کی سفارش کرنا چاہتے ہو کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی ـــــ پس میں عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت میری امت! پس مجھ سے فرمایا جائے گا جس کے دل میں رائی سے کمتر بھی ایمان ہو اس کو نکال لاؤ۔ پس میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا ـــــ بعد ازاں چوتھی مرتبہ پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی بارگاہ کرم کی طرف لوٹ کر آؤں گا اور ان ہی الہامی محامد کے ذریعے اس کی حمد و ثنا کروں گا اور اس کے آگے سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر مجھ سے فرمایا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہنا چاہتے ہو کہو تمہاری بات سُنی جائے گی اور جو مانگنا چاہتے ہو مانگو تم کو دیا جائے گا اور جس کی سفارش کرنا چاہتے ہو کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی پس میں عرض کروں گا کہ اے رب! مجھے ان سب کے حق میں اجازت دیجئے جنھوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا ہو (نکال لاؤں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ کام تمہارا نہیں ہے لیکن میری عزت و جلال اور میری عزت و کبریائی کی قسم میں خود ان سب کو دوزخ سے نکال لوں گا جنھوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا ہوگا۔ (رواہ بخاری و مسلم)

(از معارف الحدیث ج ۱ ص ۱۰۹)

(۳۲۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِہٖ اَوْ نَفْسِہٖ (رواہ البخاری) کہ قیامت کے دن میری شفاعت سے وہی بہرہ مند ہوں گے جنھوں نے خلوصِ قلب اور نفس سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا ہوگا۔"

(از معارف الحدیث ج ۱ ص ۱۱۲)

Marfat.com

(۳۲۸) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں سے وہ سب لوگ نکال لئے جائیں گے جنھوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور جن کے دل میں جَو کے برابر بھی بھلائی تھی، پھر وہ لوگ نکال لئے جائیں گے جنھوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور ان کے دل میں گیہوں کے دانے کے برابر بھلائی تھی، بعد ازاں وہ لوگ بھی نکال لئے جائیں گے جنھوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور ان کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی تھی"۔ (رواہ البخاری و مسلم) ۔ (از معارف الحدیث ج ۱ ص ۱۹)

(۳۲۹) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میں اس آدمی کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں جائے گا، وہ ایک مرد ہوگا اپنے پیٹ اور ہاتھوں پر چلتا ہوا دوزخ سے باہر آئے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس سے ارشاد فرمائے گا۔ جا جنت میں داخل ہو جا، پس وہ بہشت میں جائے گا تو اس کے خیال میں یہ ڈالا جائے گا کہ بہشت لوگوں سے پُر ہو گئی ہے اور اس میں جگہ نہیں ہے۔ یہ شخص پھر عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تو جنت کو پُر پاتا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جا اور بہشت میں داخل ہو جا تیرے لئے دنیا کی برابر یا اس سے دس گنا جگہ ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو تو بادشاہ ہے (ابن مسعودؓ کہتے ہیں) کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ اس بات پر اس قدر ہنسے کہ آپ کے اندر رونی دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے۔ اور اس مرد سے جس کو دنیا سے دس گنا کہا گیا کہا جائے گا کہ یہ سب سے کم درجے کا جنتی ہے یا جنت کی منزلوں میں سب سے کم تر اس کی منزل ہو گی"۔ (متفق علیہ) (از جواہر الحدیث ۲۵۰)

(۳۳۰) مرنے کے بعد شرمندگی) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں جس کو مرنے کے بعد ندامت و شرمندگی نہ ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا ندامت کی کیا وجہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا اگر وہ مرنے والا نیکوکار ہے تو اس وجہ سے شرمندہ ہو گا کہ اس نے اور زیادہ نیکیاں کیوں نہیں کیں، اور اگر بدکار ہے تو اس لئے شرمندہ ہو گا کہ اس نے اپنے نفس کو برائیوں سے کیوں نہ روکا۔ (ترمذی) (از معارف الحدیث ج ۱ ص ۹۱)

Marfat.com

جنّت میں حق تعالیٰ کی دائمی رضا

(۳۳۱) حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَالَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ ؟ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا (رواہ البخاری ومسلم) — (جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو) اللہ تعالیٰ ان کو مخاطب کر کے فرمائے گا کہ اے اہلِ جنت! وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں، تیری بارگاہِ قدس میں حاضر ہیں اور ساری خیر اور ہر بھلائی تیرے ہی قبضے میں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان بندوں سے فرمائے گا تم خوش ہو؟ اہلِ جنت عرض کریں گے اے ہمارے رب! جب تو نے ہمیں یہاں وہ کچھ نصیب فرمایا ہے جو اپنی کسی مخلوق کو نہیں عطا کیا تو پھر ہم کیوں راضی اور خوش نہ ہوں گے — بعد ازاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تم کو ان سب سے اعلیٰ و افضل ایک اور چیز نہ دوں؟ وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! وہ کیا چیز ہے جو اس جنت اور اس کی نعمتوں سے بھی افضل ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا میں تم کو اپنی دائمی اور ابدی رضامندی اور خوشنودی کا تحفہ دیتا ہوں اس کے بعد اب میں کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا — (بیشک اللہ تعالیٰ کی "رضا" جنت اور اس کی ساری نعمتوں سے بہت ہی اعلیٰ و بالا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ (سورہ توبہ ۷۲/۹) اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی سب سے بڑھ کر ہے) الغرض اس سے بھی بڑھ کر "دیدارِ الٰہی" ہے۔

(از معارف الحدیث ج ۱ ص ۱۳۵)

Marfat.com

جنت میں دیدارِ الٰہی

(۳۳۲) حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا هَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ؟ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ۔ (رواہ مسلم) کیا آپ نے اپنے رب کو (شب معراج میں بالمشافہ) دیکھا تھا؟ آپ نے فرمایا نور تھا کیسے دیکھتا۔ (از ترجمان السنۃ ج ۱ ص ۱۴)

(۳۳۳) حضرت جابرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: بَیْنَمَا اَھْلُ الْجَنَّۃِ فِیْ نَعِیْمِھِمْ اِذْ سَطَعَ لَھُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُءُوْسَھُمْ فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَیْھِمْ مِنْ فَوْقِھِمْ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ قَالَ وَ ذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ فَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ فَلَا یَلْتَفِتُوْنَ اِلٰی شَیْءٍ مِّنْ نَّعِیْمِھِمْ مَادَامُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ حَتّٰی یَحْتَجِبَ عَنْھُمْ وَیَبْقٰی نُوْرُہٗ۔ (رواہ ابن ماجہ) ــــ کہ جب جنتی جنت کی نعمتوں میں مشغول ہوں گے تو اچانک ان کے سامنے ایک نور ظاہر ہوگا وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے کہ رب العالمین اُن پر جلوہ افروز ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہوگا اے اہل جنت "السلام علیکم"۔ قرآن کریم کی آیت سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (یٰسین ۵۸/۳۶) (ان کے مہربان رب کی طرف سے سلام کہا جائے گا کا مطلب یہی ہے) وہ اِن کو دیکھے گا اور یہ اس کا دیدار کریں گے (اور دیدارِ الٰہی میں ایسے مستغرق ہو جائیں گے) کہ جبتک ادھر نظر رہے گی جنت کی کسی نعمت کی طرف التفات نہ کریں گے یہانتک کہ دیدار کا سلسلہ ختم ہو جائے گا اور صرف نور باقی رہ جائے گا۔ (از ترجمان السنۃ ج ۱ ص ۱۵)۔

(۳۳۴) حضرت صہیب رومیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی تُرِیْدُوْنَ شَیْئًا اَزِیْدُکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَیِّضْ وُجُوْھَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ وَ تُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَیَرْفَعُ الْحِجَابَ فَیَنْظُرُوْنَ اِلٰی وَجْہِ اللّٰہِ فَمَا

Marfat.com

اُعْطُوا شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰی رَبِّھِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ (رواہ مسلم) جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرمائے گا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو ایک چیز مزید عطا کروں؟ وہ (اہلِ جنت) عرض کریں گے: تو نے ہمارے چہرے روشن کئے اور دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل کیا (اس کے بعد اور کیا چیز ہو سکتی ہے جس کی ہم خواہش کریں) آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ اہلِ جنت کے جواب کے بعد یکایک حجاب اٹھ جائے گا (یعنی ان کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا جائیگا) پھر وہ روئے حق اور جمالِ الٰہی کو بے پردہ دیکھیں گے اور ان کا یہ حال ہوگا (اور وہ محسوس کریں گے) کہ جو کچھ ان کو اب تک ملا تھا ان سب سے زیادہ محبوب اور پیاری چیز ان کے لئے یہی "دیدار کی نعمت ہے" یہ بیان فرما کر آپؐ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ (یونس ۲۶/۱۰) جن لوگوں نے (دنیا میں) اچھی عبادت والی زندگی گزاری ان کے لئے اچھی جگہ ہے (یعنی جنت اور ما فیہا) اس پر مزید ایک نعمت (یعنی دیدارِ الٰہی) (از معارف الحدیث ج ۱ ص ۱۲۶)

(اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات پر یقین کرتے ہوئے سمجھ لینا چاہیے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور رحمت سے ہماری آنکھوں میں ایک ایسی طاقت اور توانائی عطا فرمائے گا کہ حق تعالیٰ شانہٗ کے جمال و کمال کے نظارہ کی (ابدی) دولت حاصل کر سکیں گے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے: وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ ۝ (القیمۃ ۷۵/۲۲و۲۳) اس دن اہلِ جنت کے چہرے تر و تازہ اور خوش و خرم ہوں گے اور اپنے رب کے نظارہ میں مشغول ہوں گے)۔

نیز یہ بھی آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو۔ اور تم کو اس کے دیدار میں مطلقاً زحمت نہ ہوگی

Marfat.com

حوضِ کوثر

جنّت کی نعمتوں میں ایک نعمت کوثر بھی ہے

قرآن کی ایک سورۃ کا نام ہی "کوثر" ہے جس کی پہلی آیت اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (۱۰۸/۱)
(بیشک ہم نے تم کو کوثر عطا کی) اس کا پانی نہایت سفید و شفاف اور بہت لذیذ و شیریں ہے
جو شخص ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی۔

(۳۳۵) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ اِذَا اَنَا بِنَہَرٍ حَافَتَاہُ قِبَابُ الدُّرِّ
اَلْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا ھٰذَا یَا جِبْرَئِیْلُ؟ قَالَ ھٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَ
رَبُّکَ فَاِذَا طِیْنُہٗ مِسْکٌ اَذْفَرُ (رواہ البخاری) ——— اس اثنا میں کہ میں
جنّت میں چلا جا رہا تھا میرا گذر ایک (عجیب و غریب) نہر پر ہوا اس کے دونوں جانب
"درِ مجوف" (یعنی اندر سے خالی کئے ہوئے موتیوں) سے تیار کئے ہوئے قبّے تھے میں نے جبرئیلؑ سے
پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ جبرئیلؑ نے بتایا کہ وہ کوثر ہے جو آپؐ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ میں نے
دیکھا کہ اس کی مٹی (جو اس کی تہ میں تھی) وہ نہایت خوشبو والے مشک کی طرح تھی)۔

(از معارف الحدیث ج ۱۷ ص ۱۰۲)

(۳۳۶) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میرے حوض کی مسافت ایک مہینے کی ہے اور اس کے زاویے (گوشے) بالکل برابر ہیں
(وہ مربع ہے اس کا طول و عرض یکساں ہے) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوشبو
مشک سے بھی بہتر ہے، اور اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں (یعنی حوض کے کوزے
بھی بے شمار اور حسین و چمکدار ہیں) جو اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاس میں مبتلا نہ ہوگا۔

(از معارف الحدیث ج ۱ ص ۱۰۳)

Marfat.com

دوزخ

(۳۳۷) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِبْکُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِیْعُوْا فَتَبَاکُوْا فَاِنَّ اَھْلَ النَّارِ یَبْکُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی تَسِیْلَ دُمُوْعُھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ کَاَنَّھَا جَدَاوِلُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِیْلُ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحُ الْعُیُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُجْرِیَتْ فِیْھَا لَجَرَتْ (رواہ فی شرح السنۃ) ——— "اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور گریہ کرو، اور اگر تم رو نہیں سکتے تو خود کو رونے والی صورت بنالو اور (دوزخ کے) ان حال کا ذکر اور تصور کرو جن سے رونا آجائے اور دل میں رقت پیدا ہو جائے کیونکہ دوزخی دوزخ کے عذاب کی وجہ سے اسقدر روئیں گے کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر ایسے بہیں گے گویا کہ وہ چھوٹی نالیاں ہیں یہانتک کہ جب ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون بہنے لگے گا پس وہ خون ان کی آنکھوں کو زخمی کر دے گا۔ اگر ان کے آنسوؤں میں جو ہر وقت بہتے ہوں گے کشتیاں چلائی جائیں تو وہ اس میں چل پڑیں گے۔ (از جواہر الحدیث ۳۲۷)

(۳۳۸) حضرت سمرہ بن جندبؓ (مشہور بصری صحابی ہیں حسن بصریؒ اور ابن سیرین ان سے روایت کرتے ہیں) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قَالَ مِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی حُجْزَتِہٖ وَمِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی ثَرْقُوَتِہٖ (رواہ مسلم) ——— بعضے دوزخی ایسے ہوں گے جن کے ٹخنوں تک دوزخ کی آگ ہوگی اور بعض کی ران تک دوزخ کی آگ ہوگی اور بعض وہ ہوں گے جن کی پنڈلیوں تک (ناف تک) آگ ہوگی اور بعض ایسے بھی ہوں گے جن کی ہنسلی (گردن تک) آگ ہوگی۔" (از جواہر الحدیث ۳۱۴ ص ۳۰۸)

(۳۳۹) حضرت عبداللہ بن الحارثؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ فِی النَّارِ حَیَّاتٍ کَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ

Marfat.com

اِحْدٰهُنَّ السَّعْتَهُ لِيَجِدُ حُمُوْتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُؤْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ السَّعْتَهُ لِيَجِدُ حُمُوْتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔ (رواہ احمد) ——— دوزخ کی آگ میں طاقتور اونٹ کی طرح بہت سے سانپ ہوں گے جب ان میں سے کوئی سانپ کسی کو کاٹ لے گا تو دوزخی اس کے درد کی شدت چالیس سال تک اپنے اندر پائے گا، نیز دوزخ کی آگ میں بچھو بھی ہیں جو پالان رکھے ہوئے خچروں کی مانند ہیں جب وہ کسی (دوزخی) کو کاٹے گا تو وہ اس کے درد کی شدت کو چالیس سال تک اپنے اندر پائے گا۔ (از جواہر الحدیث ص ۳۳۲)

(۳۴۰) حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا۔ (رواہ البخاری و مسلم) ——— کہ دوزخیوں میں سب سے زیادہ ہلکے عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کی چپلیں اور ان چپلوں کے تسمے آگ کے ہوں گے، ان کی گرمی سے اس کا دماغ کھولے گا اور جوش مارے گا جس طرح چولھے پر دیگچی کھولتی ہے اور اس میں جوش آتا ہے۔ وہ خیال کرے گا کہ کوئی شخص اس سے زیادہ سخت عذاب میں نہیں ہے حالانکہ وہ دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا ہے

(از معارف الحدیث ج ۱ ص ۱۳۰)

Marfat.com

حضرت مولانا سیّد زوّار حسین شاہ صاحبؒ کی جملہ تالیفات

عمدۃ السلوک: تصوف پر بہترین اور جامع تالیف، سائز متوسط، صفحات ۳۶۸ - ہر دو حصہ یکجا مجلد

عمدۃ الفقہ: فقہ پر بہترین تالیف۔ کتاب الایمان وکتاب الطہارۃ - بڑا سائز

〃 〃 کتاب الصلوٰۃ - بڑا سائز

〃 〃 کتاب الزکوٰۃ وکتاب الصوم - بڑا سائز

〃 〃 کتاب الحج - بڑا سائز۔ صفحات ۷۳۶ -

زبدۃ الفقہ: خلاصہ عمدۃ الفقہ - عوام کیلئے بہترین کتاب - کتاب الایمان وکتاب الطہارۃ - سائز متوسط، صفحات ۱۲۸

〃 〃 کتاب الصلوٰۃ - متوسط سائز۔ صفحات ۲۵۶ -

〃 〃 کتاب الزکوٰۃ وکتاب الصوم، صفحات ۱۲۸ -

〃 〃 کتاب الحج

حضرت مجدّد الفِ ثانیؒ: حضرت مجدد الفِ ثانیؒ کی زندگی کے ہر گوشہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، صفحات ۸۳۲

انوارِ معصومیہ: حضرت خواجہ محمد معصومؒ کی جامع سوانح اور حضرت مجددؒ کی اولاد در اولاد کے حالات -

حیاتِ سعیدیہ: حضرت خواجہ محمد سعید قریشیؒ احمد پوری کی سوانح حیات۔ صفحات ۲۵۶ -

طریقۂ حج اور دعائیں: حج اور زیارات کی جامع دعائیں اور طریقۂ حج۔ صفحات ۳۲۰

گلدستۂ مناجات: عربی فارسی اور اُردو منظوم مناجات کا مجموعہ۔ صفحات ۳۲

حضرت شاہ صاحب موصوف کے ترجمے

مبدأ و معاد: حضرت مجدد الفِ ثانیؒ کا مشہور رسالہ فارسی مع اردو ترجمہ۔ صفحات ۲۲۴

معارفِ لدنیہ 〃 〃 〃 〃 〃 ۱۹۲

مکتوباتِ معصومیہ: حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے مکتوبات کا اردو ترجمہ، دفتر اول، صفحات ۴۴۸

〃 〃 دفتر دوم، صفحات ۲۸۸

〃 〃 دفتر سوم، صفحات ۳۳۶

ادارۂ مجددیہ، ایچ $\frac{2}{5}$، ناظم آباد ۳، کراچی

Marfat.com